



# انشائی ماہرو

شیخ عبدالرشید

ادارۂ تحقیقات پاکستان، دانشگاه پنجاب، لاہور۔

انشای ماهرو

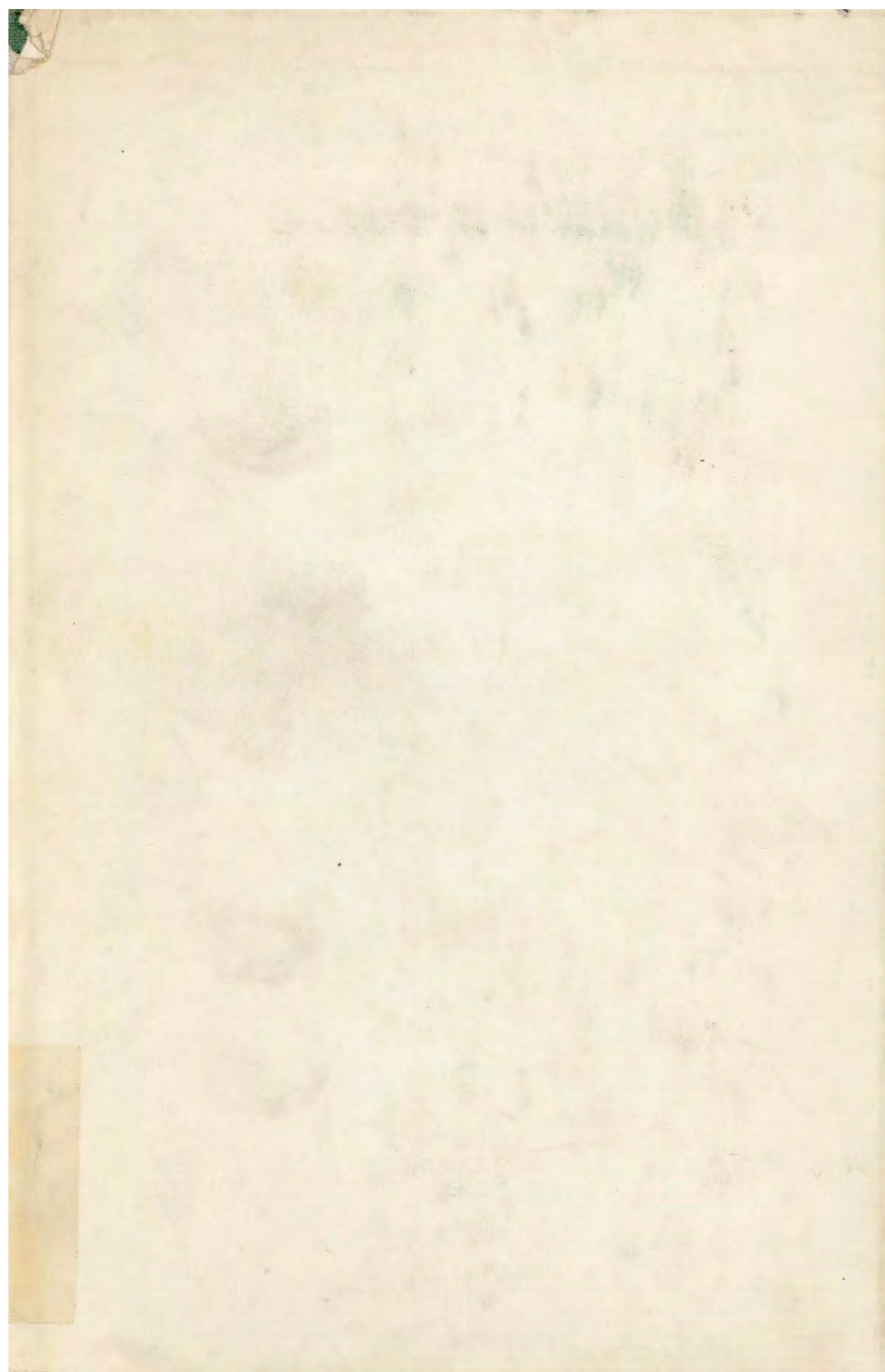
شیخ عبدالرشید

محدث

۵۶

۱

اداره ۲۳ پستان



# انشای ماہرو

(منشآت عین الدین عین الملک عبداللہ بن ماہرو)

با تصحیح و مقدمہ

پرفسور شیخ عبدالرشید

رئیس قسمت تاریخ ، دانشگاه پنجاب ، لاہور ۔

و

بنظر ثانی و اہتمام

دکتر محمد بشیر حسین

ایم ۔ اے ۔ فارسی و اردو (پنجاب) ، دکترای زبان و ادبیات فارسی (تہران) ۔

ادارۂ تحقیقات پاکستان ، دانشگاه پنجاب ، لاہور ۔

التشارات اداره تحقیقات پاکستان  
شماره - ۱  
(جمله حقوق این کتاب محفوظ است)

چاپ اول : اکتبر ، ۱۹۶۵م -

بہاء ۱۵ روپیہ

مطبع : سن ایم کمرشل آؤٹ پریس ، ۴۱ - چیمبرلین روڈ ،  
لاہور -

## فهرست مندرجات

شماره	نام مکتوب الیه	صفحه
	تعارف از ڈاکٹر شیخ محمد اکرام	الف ، ب ...
۱-	منشور بجهت تفویض اقلیم سند بر مجلس عالی خان اعظم و خاقان معظم اعظم هایون فتح خان	۲ ...
۲-	منشور برای تفویض شغل وزارت از حضرت خدایگان بجانب مسند عالی اعظم هایون [فتح خان]	۸ ...
۳-	منشور بجهت تفویض نیابت اقطاع ملتان بجانب بنده درگاه اعلیٰ [عین الملک]	۱۱ ...
۴-	منشور برای مقرر داشت سید السادات سید محمد معجونی	۱۲ ...
۵-	منشور به جهت تفویض خانقاه به شیخ زاده ابوبکر یزدی	۱۳ ...
۶-	مثال بجانب اعمه و سادات و مشایخ و خانات و ملوک و رعایای ملک لکهنوی	۱۵ ...
۷-	منشور بجهت شغل دادیگی خطه ملتان	۱۷ ...
۸-	مثال به یکی از امراء بجهت سر لشکری اقلیم سند	۱۹ ...
۹-	مثال بجهت تفویض نیابت اقطاع عالم آباد ، یکی از امراء	۲۱ ...
۱۰-	مثال بجهت تمشیات لکهن رای مقدم تلواره	۲۲ ...
۱۱-	مثال بجهت دانگی همرواه و قبول واه بجانب بابدوجهه مقدم	۲۳ ...
۱۲-	عهدنامه برای ملوک پیشگاه ، امراء نامدار و خوانین بارگاه	۲۴ ...
۱۳-	عرضداشت از زبان ملک الشرق شهاب الدوله طغ قریبگ مقطع بدایون متضمن تعزیت سلطان شهید و تهنیت جلوس محمد شاه	۲۵ ...
۱۴-	عرضداشت در جواب فتحنامه جاج نگر که بجانب بنده درگاه اعلیٰ صادر بود	۲۷ ...
۱۵-	مکتوب بجانب شیخ الشیوخ عالم صدرالحق والدین محمد اسماعیل در آنچه شیخ الاسلامی ممالک بدو مفوض شده	۳۵ ...
۱۶-	عرضداشت در باب تقرر اوقاف عرصه ملتان بحضرت اعلیٰ	۳۷ ...

شماره	نام مکتوب الیه	صفحه
۱۷	مکتوب بجانب شیخ شیوخ الاسلام صدر الدین مجد در باب اعانت اولاد ملک قطب الدین مرحوم	۳۹ ...
۱۸	مکتوب بجانب وافر کرامت ملک المشایخ رضی الحق والدین	۴۱
۱۹	مکتوب بجانب ملک المشایخ والاولیاء رضی الحق والدین	۴۲ ...
۲۰	مکتوب بملک المشایخ رضی الحق والدین	۴۷ ...
۲۱	مکتوب بجانب ملک المشایخ رضی الحق والدین	۴۹ ...
۲۲	مکتوب به سید السادات جلال الحق والدین احمد بخاری	۵۱ ...
۲۳	مکتوب به شیخ حسن سر برهنه در اشتقاق حسن متضمن اعانت همشیر و اتباع ملک قطب الدین مرحوم	۵۵ ...
۲۴	مکتوب بجانب قاضی منهاج الدولة واندین عبدالله مقتدر	۵۶ ...
۲۵	مکتوب بجانب صدر صدور جهان جلال الحق والدین متضمن اجوبه و تمهید معذرت	۵۷ ...
۲۶	مکتوب بجانب سید القضاة معز الدولة والدین حاکم قصبه اچیه	۵۸
۲۷	مکتوب بجانب قاضی رکن الدین نیر سر دفتر دار	۶۰ ...
۲۸	مکتوب بجانب قضاة تهنایسر	۶۱ ...
۲۹	مکتوب بجانب مولانا شمس الدین متوکل مشتمل بر ترتیب چهار عین هر یکی بمعنی دیگر	۶۴ ...
۳۰	مکتوب بجانب مولانا شمس الدین متوکل متضمن روایات فقه	۶۸
۳۱	مکتوب بجانب مولانا شهاب الملة والدین مهامی متضمن اسراف	۷۳ ...
۳۲	مکتوب بجانب مولانا شهاب الملة والدین مهامی	۸۰ ...
۳۳	مکتوب بجانب سید العلماء رفیع الدولة والدین متصرف مطبخ خاص	۸۲
۳۴	مکتوب بجانب سید السادات یحیی گردیزی متضمن مطالبه	۸۳ ...
۳۵	مکتوب بجانب سید السادات اعز الملة والدین پسر سید قطب الدین مرحوم ناظر دولت سرای	۸۷ ...
۳۶	مکتوب بجانب ملک الامراء ناصر الحق والدین مقطع لاهور از برای طلب نسخه مقامات	۸۹ ...
۳۷	مکتوب بجانب ملک ناصر الحق والدین بعد رسیدن نسخه مقامات	۹۰
۳۸	مکتوب بجانب ملک ناصر الحق والدین در صنعت ذو رعایت	۹۱ ...

شماره	نام مکتوب الیه	صفحه
۳۹-	مکتوب بجانب مجلس عالی خان کبیر اعظم ظفر دام عالیاً	۹۲ ...
۴۰-	مکتوب بجانب خان اعظم ظفر خان متضمن معذرت	۹۳ ...
۴۱-	مکتوب بجانب خان اعظم ظفر خان	۹۴ ...
۴۲-	مکتوب بجانب ملک ملوک الشرق والوزراء افتخار الملك فريد	...
۴۵-	الدولة والدين صاحب ديوان استيفاء ممالك	۹۵ ...
۴۳-	مکتوب بجانب ملک ملوک الشرق و الوزراء صاحب ديوان	۹۷ ...
۴۴-	مکتوب بجانب ملک ملوک الشرق و الوزراء صاحب ديوان	۹۸ ...
۴۵-	مکتوب بجانب ملک ملوک الشرق و الوزراء افتخار الملك	۹۹ ...
۴۶-	مکتوب بجانب ملک الشرق افتخار الملك صاحب ديوان	۱۰۰ ...
۴۷-	مکتوب بجانب ملک ملوک الشرق داور الملك	۱۰۳ ...
۴۸-	مکتوب بجانب ملک الشرق شمس الدولة والدين محمود بك	۱۰۵ ...
۴۹-	مکتوب بجانب ملک الشرق و الوزراء شمس الدولة محمود بك	۱۰۶ ...
۵۰-	مکتوب بجانب ملک الشرق و الوزراء شمس الدولة والدين	۱۰۷ ...
۵۱-	مکتوب بجانب ملک الامراء معروف به سيد الحجاب	۱۰۹ ...
۵۲-	مکتوب بجانب ملک الامراء سيد الحجاب معروف به وحيد قريشى	۱۱۰ ...
۵۳-	مکتوب بجانب ملک الامراء سيد الحجاب معروف به وحيد قريشى	۱۱۲ ...
۵۴-	مکتوب بجانب ملک الامراء برهان الدولة والدين الغ قتلغ (خان)	...
۱۱۳	خاص حاجب	...
۵۵-	بنام ملک الامراء برهان الدولة والدين خاص حاجب	۱۱۵ ...
۵۶-	مکتوب بجانب ملک الامراء عمدة الملك حاجى دبير	۱۱۷ ...
۵۷-	مکتوب بجانب ملک الامراء عمدة الملك حاجى دبير	۱۱۸ ...
۵۸-	مکتوب بجانب ملک الكتاب عمدة الملك حاجى دبير	۱۲۱ ...
۵۹-	مکتوب بملک الامراء نور الدولة والدين حاکم خطه ملتان	۱۲۲ ...
۶۰-	مکتوب بملک الامراء نور الدولة والدين حاکم خطه ملتان	۱۲۵ ...
۶۱-	مکتوب بجانب انوار الدولة والدين ايضاً	۱۲۶ ...
۶۲-	مکتوب بجانب ملک الامراء نور الدولة والدين حاکم ملتان	۱۲۷ ...
۶۳-	مکتوب بجانب ملک الشرق والوزراء تاج الدولة والدين	۱۲۹ ...



شماره	نام مکتوب الیه	صفحه
۶۴-	مکتوب بجانب ملک الشرق والوزراء تاج الدولة والدين	۱۳۰ ...
۶۵-	مکتوب بجانب ملک الامراء صاحب ديوان ناظر ممالك	۱۳۱ ...
۶۶-	مکتوب بجانب ملک الامراء نصير الدين محمود بك و ملک	...
...	شرف الدين شاهين و قاضى ركن سر دفتر دار	۱۳۲ ...
۶۷-	مکتوب بجانب ملک الامراء ملک کمال الدين جاجرمى	۱۳۶ ...
۶۸-	مکتوب بجانب ملک کمال الدين حاجى جاجرمى	۱۴۱ ...
۶۹-	مکتوب بجانب ملک الامراء ملک کمال الدين جاجرمى	۱۴۵ ...
۷۰-	مکتوب بجانب فرزند عزيز عماد الدين	۱۴۶ ...
۷۱-	مکتوب بجانب فرزند عماد الدين	۱۴۸ ...
۷۲-	مکتوب بجانب فرزند عماد الدولة والدين عبدالرحمان	۱۵۰ ...
۷۳-	مکتوب بجانب فرزندان عزيز يعنى عماد الدين ، عميدالدين	...
...	و كريم الدين	۱۵۲ ...
۷۴-	مکتوب بجانب فرزند عميدالدين و فرزند كريم الدين	۱۵۳ ...
۷۵-	مکتوب بجانب ملک الامراء فرزند بهاء الدولة والدين	۱۵۵ ...
۷۶-	مکتوب بجانب ملک بهاء الدولة والدين	۱۵۷ ...
۷۷-	مکتوب بنام فرزند بهاء الدولة والدين	۱۵۹ ...
۷۸-	مکتوب بنام فريد الدولة والدين و فتح الله شب نويس	۱۶۰ ...
۷۹-	مکتوب بجانب ملک مخير الدين تاج الملة والدين	۱۶۲ ...
۸۰-	مکتوب بجانب ملک الشرق نصر الدولة والدين مردان دولت يار	۱۶۳ ...
۸۱-	مکتوب بجانب فريد الدولة والدين شب نويس	۱۶۴ ...
۸۲-	مکتوب بجانب خلف الملوك پسر عادل ملک خاصه نويس	۱۶۶ ...
۸۳-	مکتوب بجانب شرف الامراء نظام الدولة والدين مقطع اجودهن	۱۶۸ ...
۸۴-	مکتوب بجانب ملک الامراء احمد شرف کاتب مشرف	۱۶۸ ...
۸۵-	مکتوب بجانب ملک نظام الدولة والدين احمد عمدة الملك	۱۷۰ ...
۸۶-	مکتوب بجانب حسن الدولة والدين	۱۷۱ ...
۸۷-	مکتوب بجانب ملک الشرق بهاء الحق والدين قادرى	۱۷۲ ...
۸۸-	مکتوب بجانب ملک کبير امير طغاجى	۱۷۴ ...

شماره	نام مکتوب الیه	صفحه
۸۹-	مکتوب بجانب ملک الامراء تاج الدین محمد حاجی علم بک خاص	۱۷۵
۹۰-	مکتوب بجانب فخر شادی ... ..	۱۷۵
۹۱-	مکتوب بجانب مسند عالی اعظم هایون خواجہ جهان ... ..	۱۷۷
۹۲-	مکتوب بجانب امیر الامراء ملک فخر الدین ... ..	۱۷۷
۹۳-	مکتوب بجانب برادر فخر الدولة والدین ... ..	۱۷۸
۹۴-	مکتوب بجانب خواجہ نظام الدولة والدین ... ..	۱۷۹
۹۵-	مکتوب بجانب برادر عزیز معز الدولة والدین ... ..	۱۸۰
۹۶-	مکتوب بجانب شمس الدولة والدین خواجہ محمد تاج ... ..	۱۸۱
۹۷-	مکتوب بجانب کارکنان اچھے ... ..	۱۸۳
۹۸-	مکتوب بجانب شہاب ... ..	۱۸۳
۹۹-	پروانہ ہالکان ... ..	۱۸۶
۱۰۰-	مکتوب بجانب سید السادات کبیر الحق والدین ... ..	۱۸۹
۱۰۱-	مکتوب بجانب علاء الدین علی بک ... ..	۱۹۰
۱۰۲-	مکتوب بہ فرزند کریم الدین ... ..	۱۹۱
۱۰۳-	مکتوب در تمہیت حاجی دبیر بمحصول خطاب عمدة الملک ... ..	۱۹۲
۱۰۴-	مکتوب بجانب عمدة الملک ... ..	۱۹۳
۱۰۵-	مکتوب بجانب ملک معظم ماجد الدولة والدین ملک رکن الدین ... ..	۱۹۵
۱۰۶-	(مکتوب الیہ نا معلوم) ... ..	۱۹۶
۱۰۷-	مکتوب بملک نصیر الدین ... ..	۱۹۷
۱۰۸-	مکتوب بملک فخر الدین ... ..	۱۹۸
۱۰۹-	مکتوب الیہ نا معلوم ... ..	۱۹۹
۱۱۰-	مکتوب بنام کبیر الدین فضل اللہ ... ..	۲۰۰
۱۱۱-	مکتوب بنام قمر الدین ... ..	۲۰۱
۱۱۲-	مکتوب بنام قمر الدین ... ..	۲۰۲
۱۱۳-	مکتوب بنام ابوالحسن لطیف الدین ... ..	۲۰۳
۱۱۴-	مکتوب بنام کمال تاج ... ..	۲۰۴

شماره	نام مکتوب الیه	صفحه
۱۱۵-	مکتوب بنام سعد الدین ابراهیم صاحب دیوان ...	۲۰۶ ...
۱۱۶-	مکتوب بجانب خلف الصدور والکرام ملک خوند شه عراق ...	۲۰۷ ...
۱۱۷-	مکتوب بجانب خواجه مجد الدولة والدين ...	۲۰۸ ...
۱۱۸-	مکتوب بجانب بدیع الزمان اعنی امیر حسن ملتانی عرف کهندری ...	۲۱۰ ...
۱۱۹-	مکتوب بجانب خیر الدین قرنفل ...	۲۱۱ ...
۱۲۰-	مکتوب بجهت احمد و یسین پسران ملک شاهو ...	۲۱۲ ...
۱۲۱-	مکتوب خطاب به رعایا ...	۲۱۳ ...
۱۲۲-	مکتوب بجانب ملک الشرق شرف الملک ...	۲۱۴ ...
۱۲۳-	ایضاً بملک الشرق ...	۲۱۵ ...
۱۲۴-	بجانب ملک فخر الدین و ملک شیخ الله و ملک بهاء الدین ...	۲۱۶ ...
۱۲۵-	مکتوب بنام مولانا شهاب الملة والدين ...	۲۱۷ ...
۱۲۶-	مکتوب بنام مولانا بهاء الدین ...	۲۱۸ ...
۱۲۷-	مکتوب بنام علامه سید اعز الدین ...	۲۱۹ ...
۱۲۸-	مکتوب بجانب سید اعز الدین ...	۲۲۰ ...
۱۲۹-	مکتوب بجانب صاحب دیوان ریاست سعد الدولة ابراهیم ...	۲۲۲ ...
۱۳۰-	مکتوب بجانب سید شمس الدین چهچو ...	۲۲۴ ...
۱۳۱-	مکتوب بجانب سید شمس الدین چهچو ...	۲۲۵ ...
۱۳۲-	مکتوب بجانب سید شمس الدین یحیی' ، عرف چهچو ...	۲۲۷ ...
۱۳۳-	مکتوب بجانب سعد الملة والدين ...	۲۲۹ ...
۱۳۴-	(مکتوب الیه نا معلوم)	۲۲۹ ...
۲۴۳	صورت خطا و صواب	۲۴۳ ...
1—54	مقدمه (انگلیسی) از مصحح	۲۴۳ ...

## تعارف

زیر نظر کتاب ادارہ تحقیقات پاکستان ، دانشگاه پنجاب لاہور کے سلسلہ نشریات کی پہلی کڑی ہے ۔ قارئین کرام اس حقیقت سے باخبر ہیں کہ برصغیر ہند و پاکستان کی علمی ، ادبی اور ثقافتی تاریخ سے متعلق ادب پاروں کے بہت سے ایسے جواہر دنیا کے کتب خانوں میں محفوظ بلکہ دفن ہیں جو ابھی تک زیور طباعت سے محروم ہیں ۔ ان میں سے ادارہ تحقیقات پاکستان نے ایسے مخطوطات کو پہلے منظر عام پر لانے کا بیڑا اٹھایا ہے جن کا تعلق مغربی پاکستان سے ہو اور ان سے تاریخی معلومات بھی فراہم ہوتی ہوں ۔ ان مقاصد کے پیش نظر ادارے نے انشای ماہرو کو اشاعت کے لئے منتخب کیا ۔

عین الملک عین الدین عبداللہ بن ماہرو کے مکتوبات پر مشتمل یہ کتاب کئی لحاظ سے غیر معمولی اہمیت کی مالک ہے ۔ سب سے پہلے یہ کہ مصنف [ متوفی بعد از ۶۳۷ھ = ۱۲۶۲ء ] کا تعلق مغربی پاکستان (ملتان) سے ہے اور وہ اپنے دور میں ملتان کی سب سے بڑی شخصیت (گورنر) رہ چکا ہے ۔ دوسرے ان مکتوبات سے نہ صرف تاریخی اور جغرافیائی معلومات حاصل ہوتی ہیں بلکہ ایک ایسے قدیمی دور کے تہذیب و تمدن اور ثقافتی حالات کا بھی اندازہ ہوتا ہے جسکے متعلق معلومات حاصل کرنے کے معاصر ذرائع بہت تھوڑے ہیں ۔ اس کے علاوہ کتاب کا ادبی پایہ بھی بہت بلند ہے چنانچہ حضرت امیر خسرو اور سراج عقیف ایسی معاصر علمی ہستیوں نے اپنی تصانیف میں عین الملک ماہرو کے بلند علمی و ادبی مقام اور اس کے ان شاہکاروں کا ذکر بڑے مؤثر اور سنجیدہ الفاظ میں کیا ہے ۔ پور لطف کی بات یہ کہ اس گرانہما موقی کا دنیا

میں ایک ہی نسخہ ہے جو ایشیائک سوسائٹی آف بنگال کے کتبخانے میں محفوظ ہے ۔

ان امور کے پیش نظر مناسب معلوم ہوا کہ اس کتاب کو شایع کر کے تاریخی و جغرافیائی ، تہذیبی و ثقافتی اور علمی و ادبی ذوق کی تشنگی کو دور کیا جائے ۔

یہاں یہ عرض کر دینا ضروری ہے کہ اس سے پیشتر بھی پروفیسر شیخ عبدالرشید نے اس کتاب کی تصحیح کر کے مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے شایع کرنیکا اہتمام کیا تھا لیکن تقسیم ہندوستان کے وقت سات آٹھ نسخوں کے سوا سارا مطبوعہ ذخیرہ حالات کی نذر ہو گیا ۔ گویا کتاب طبع تو ضرور ہوئی مگر شایع نہ ہو سکی اور بقول غالب چھپی اور چھپ گئی ۔ اس لئے ادارے نے پھر سے اس کتاب کو زیادہ صحت کے ساتھ مرتب کرنے اور خاص اہتمام کے ساتھ شایع کرنیکا عزم بالجزم کیا جو بجمد اللہ پروفیسر موصوف کی محنت اور توجہ سے اب پورا ہو رہا ہے ۔ اس سلسلے میں ادارے کے ریسرچ آفیسر ڈاکٹر محمد بشیر حسین کی ان تھک کوششیں قابل داد ہیں جنہوں نے نہ صرف متن پر نظر ثانی کی بلکہ دن رات وقف کر کے اس کی طباعت و اشاعت کو پایہ تکمیل تک پہنچایا ۔

محمد اکرام

صدر مجلس انتظامیہ ،

ادارہ تحقیقات پاکستان ، دانشگاہ پنجاب ،

لاہور ۔



## انشای ماهرو

ماهرو که سخن دانی بر درش جاریست عین انتظار برای اقتباس انوار فوائد و التقاط نخب فراید بره گذر (۱) "اباحث عن کل من قل و جل و استسقی الوابل والطل"، نهاده چنین میگوید که چون بامداد خاطر رکیک رسائل و مکاتبات بر ارباب موالات و اصحاب مصافات متضمن اشتیاق و نزاع و تعطش والتیاع و سایر اغراض در قلم می آوردم و اعیان افاضل و افاضل اعیان و فارسان میدان بلاغت و مبارزان معارک براعت بعین امعان و دیده اتقان آن مسودات را مرموق و ملحوظ می کردند بر بناء "و عین الرضا عن کل عیب کليلة"، بتحصین و آفرین مبالغه می فرمودند و نسخه این رسائل اقتراح می نمودند -

از جهت آنکه من مایه خویش در باب این منزلت و پایه خود درین ایجاز و اطناب نمی دانستم چه اصناف معائب و انواع مثالب ماده و صورت آن را شامل می دیدم "کل امرأ اعرف توسم قدحه"، جمع آن بخاطر خود راه نمی دادم، در اول نسخه می گرفتم و در آخر تعلیقی نمی کردم، چون مراجعت اصحاب از حد مدافعت در گذشت باعتذار بایستادم و برای استعفاء ازین کار هر چند کلام حکماء "من ألف کتاباً أو صنف شعراً فقد استهدف"، یاد دادم چهره اسعاف و انجاح من بزیور اجابت مزین نشد و حکم خداوندان که امثال او امر ایشان فرض عین و عین فرض بود بران انضمام یافت و صور اقالت ازین مقالت در حجاب "فلما لم یسعف من الاقاله"، و به نقاب "ولا اعفی من المقالة"، مستحجب ماند، بضرورت کمر انقیاد و مطاوعت و منطقه امثال بقدر استطاعت بر میان جان استوار کردم و بنده وار بایراد این کلمات بر مضمون بیت:

فلبيت دعوته تلبية المطيع و بذلت في مطاوعته جهده المستطيع  
مبادرت نمودم و بر مقتضای آنکه خلاف رأی بزرگان خطاء محض بود ،  
صواب چنان روی داد که بعد از امثال امر اینان از غث و سمین و  
ردی و یمین که موالید سخت و نرم زاده (۱) طبع کمین است اگرچه بنات  
منشات آوان شباب ، سبب قلت اهتمام جمع در حجاب طول ایام بگوشه  
نسیا منسیا افتاده بود ، بحکم امر ارباب و داد که رجوع ازان مصالحت  
نمود ، درین مجموعه ایراد کردم -

اگر نظر کیمیا اثر اهل هنر بر مس عبارت این کمترین افتد سکه  
این انشا بروز بازار کرم ایشان درست و رایج آید و اگر این متمنی بار  
نخواند و این موهات مهجور ماند و شائع نشود خود چیزی بر موقع  
بود ، بیت :

بکوشش ز بخشش توان شاد بود چو بخشش نباشد ز کوشش چه سود  
والمسئول من الله عز و جل ان يعصمنا من الخطاء والخلل في القول  
والعمل إنه الموفق للسداد والهادي إلى الرشاد -

### (۱)

این منشور بجهت تفویض اقام سند بر مجلس عالی خان اعظم و خاقان معظم  
اعظم هایون فتح خان - لا زال عالیاً و علی الکرام والیا - صادر شده -

الله اعلى و حمده اولى . چون مالک الملک تعالى و تقدس که منشور  
جلال او بتوقيع "تؤتی الملک من تشاء"، موشح و محلی و فرمان واجب  
الامثال او بطغراء غراء "بیده ملکوت کل شیء"، مزین و مجلی است ،  
تاج جهانبانی بر فرق هایون ما نهاد و تیغ کشور ستانی که مؤید بتائید  
آسمانی است به قبضه اقتدار ما داد و ما را از جمیع مکونات و جمهور  
موجودات برگزید و رقم "السلطان ظل الله یاوی إلیه کل ملهوف"، بر  
صفحات روزگار ما کشید و بصفت نصفت و سیرت معدلت موفق گردانید  
و برای ایثار اوامر ما ندای "اطیعوا الله و اطیعوا الرسول واولی الامر  
منکم"، بگوش هوش عالمیان رسانید و مورد انصاف ما را از شائبه جور و

اعتساف مصفی کرد و قصیده دولت ما را بشاه بیت کرم مقفی گردانید تا برای استدات ابن کرم موفور واستقاعت این نعم نا محصور زبان بجلیه حمد محلی می داریم و شکر حق و حق شکر که از قوت بشری بیرون و از طاقت انسانی افزون است بقدر استطاعت بجا می آریم و بر وعده "لئن شکرتم لا زیدنکم"، و میعاد "الشاکر یتحق المزیذ"، ازدیاد نعم را منتظر و مترقب می باشیم و بر صحائف حسن نیت و صفائح نقاء طویت نقش "الشفقة علی خلق الله"، می نگاریم و چنان می خواهیم از کافه رعایا و عامه برایا که در ظل ظلیل رأفت ما آسوده و اهل بغی و فساد و ظلم و عناد بیایمال دمار ستوه گردند تا مطیع و عاصی و اذتاب و نواصی و دانی و قاصی بر حسب کردار بر سنت کردگار (۱) جزای اعمال خود یابند "ان احسنتم احسنتم لانفسکم وإن اسأتم فلها"، بدین موجب رغبت نیکوکاران بر اطاعت و فرمان برداری و مطاوعت نیکوکاری می افزاید و بد کرداران را از پاس سیاست پادشاهان ما اعتبار و انتباه و اندحار و انزجار حاصل می آید و چون این قوانین که مبدء ارکان جهاننداری و مؤکد بنیان شهر یاری است استمرار یابد بلاد و امصار و قری بشضاعف عمارت پذیرد و جهان نصارت و طراوت روضه رضوان گیرد و همه همت پادشاهانه و نهمت خسروانه ما بران مقصور و مصروف است که در اقطار و انحاء و اکثاف و ارجاء صیت عدل و احسان ما شایع و مفیض شود -

الحق چهره این مراد جز بآئینه معاونت فرزندان شائسته که سرمایه لطف الهی و واسطه عقد پادشاهی اند جال نناید. بر سوابق این مقدمات اقلیم ولایت سند که اعظم بلاد است بفرزندی که "اکرموا اولادکم"، و نور حدقه پادشاهی و نور حدیقه شاهنشاهی و دره تاج سلطنت و غره جبهه مملکت و ساعد ملک و ملت و بازوی دین و دولت اعنی ناصر الحق والدين المؤید من السماء المظفر علی صفوف الاعداء اعظم هایون فتح خان، لا زال عالیاً و علی الکرام والیاً، مفوض فرمودیم و زمام حل و عقد و عزل و نصب و قبض و بسط و منع و اعطاء بقبضه شہامت و بنان حزامت او سپردیم و بر سبیل تذکار وصیت می فرمائیم تا



در عنفوان شباب و ریعان عیش اسباب و غلواى سلطنت و تائید مملکت چون در کمال قدرت خود نظر کند از عجزیکه مستلزم بنیت انسانی است یاد گیرد و خوف و خشیت باری جل و علی نصب عین خود دارد و تقوی و پرهیزگاری و حسن معامله و نیکوکاری شعار ایام دولت و دثار اعوام حشمت خود سازد و امارت دنیا که دولت فانی است دران حسن عمل چنان پیش گیرد که بدان وسیلت بنعیم ملک جاودانی که "و إذا رأیت ثم رأیت نعیماً و ملکاً کبیراً، صفت اوست برسد و قلم تقدیر بر منشور نهاد او توقیع "اهل المعروف فی الدنیا اهل المعروف فی الآخرة"، کشد و در تعمیر بلاد و ترفیه عباد و اعانت در باره عموم رعایای خراج گزار (۱) و عنایت بجمهور برآیای فرمان بردار بذل مجهود و مصروف دارد و دقیقه ای از دقائق این کار فرونگذارد و اقتنای تقوی و نیکوکاری و ادخار ثنای جمیل و پرهیزگاری زاد معنی داند و آثار "التعظیم لامر الله هی الشفقة علی خلق الله"، که اخلاق عالم ازان روشن و گیتی از انوار آن مزین گردد از مساعی مشکوره ظاهر گرداند و سر معنی "کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتة"، بگوش هوش خود و امرای ولایت که بجناب عالی نسبت فرزندی دارند امروز فرو (۲) خواند نا فردا از تبعه ندامت و عتبه ملامت مصون مانده عدل و احسان و فضل و امتنان که نیکنامی دنیا بدان منوط و رستگاری آخرت بدان مربوط است فرض عین و عین فرض شمرد چه مر و لاه را هیچ عبادتی ستوده تر از عدل و احسان و هیچ سیرتی پسندیده تر از فضل و امتنان (۳) نیست زیرا که نصب اصحاب امت برای آنست که فواید و عواید مساعی جمیل ایشان بهمگنان از وضع و شریف و قوی و ضعیف برسد، و این نوع تعذری تمام دارد و بی واسطه این خصال حمیده دست ندهد. چنانچه در باب رعایت رعایا اندرز فرموده، هم در باره طبقات حشم و طوایف خدم که جاه جنج ملک و ملت و حفظه بیضه دین و دولت اند زیادت وصیت می فرمائیم که ذات ملک بدین دو پای قویم و مستقیم است "لا ملک الا بالعسکر (۴)

۱- در اصل: گذار -

۲- در اصل: فرود -

۳- در اصل: احسان -

۴- در اصل: بالر جال -

ولا عسکر (۱) الا بالمال ولا مال الا بالرعية ولا رعية الا بالعدل والسياسة، و تکریم اولاد رسول و تفخیم احقاد بتول که از "عادات السادات سادات العادات"، (۲) است سعادت عظمی و دولت کبری تصور کند و این ذریعه را برای شفاعت سید البشر و شفیع روز محشر سبب قوی و موجب منجی داند و نقش مودت ایشان بنگار "إلا المودة فی القربی"، بر صفحه حسن نیت و صحیفه (۳) نقای طویت نگارد، و آن را سعادت دارین پندارد و چنان باید که علماء که ورثه انبیاء و حمله علوم انبیاء و امنای خدا و اصفیای مصطفی اند بعین عنایت و فرط رعایت او ملحوظ و محفوظ باشند و به خاک پای مشائخ و صلحاء که اقطاب دین و اوتاد زمین و اصحاب عزیمت و ارباب طریقت اند و از عالم ناسوت بملک لاهوت ترقی نموده و از مقاسات مجاهده بانس مشاهده رسیده تبرک نمایند و در ترفیه حال و تطیب مال و توسیع ارزاق هر یک ازین طبقه کرام که بهترین انام اند اتفاق تیسر و توفیر فرمایند و تفضیل اهل غزو و جهاد که فضیلت ایشان بفحوائی "فضل الله المجاهدين باموالهم وانفسهم علی القاعدین درجۃ"، معلوم و مقرر و مفهوم و مصور است بر سنت الهی بتقدیم برسانند و اعطاء ارزاق مقاتلان و ذراری ایشان که در بیت خراج اهل و انصار جمیع طبقات را به تیغ جهان گشای کفیل اند و دیار اسلام بحایت اینان محمی و مصون و ثغور و اماکن بعیده پیاس ایشان مأمونست اهم داند چه تیره شب حوادث، صبح مراد از تجلی انوار تیغ اینان یافت و رأی را بر شجاعت مقدم داند، شعر:

الرأی قبل شجاعة الشجعان هو اول و هی المحل الثانی

و اگر خصم چیره رای بمهاونه پیش آید تقبل آن بقول "و ان جنحوا للسلم فاجنح لها"، کند و درین خود را تهاون و اذلال نداند و در بذل و اعطاء و جود و سخا بر مقتضاء بیت:

نه بذلی که طوفان بر آرد ز مال نه صرفی که تنگی در آرد بحال  
از صرفه تفریط و افراط اجتناب نماید و سوی منهج "خیر الامور وسطها"،

۱- در اصل: رجال -

۲- در اصل: سادات عادات عادات سادات -

۳- در اصل: صحیفه -

گراید - قال عز من قائل "والذین اذا انفقوا لم یسرفوا ولم یقتروا وکان بین ذلک قواما، و ترجیح موازین جمع بر مقادیر خرج مصاحبت داند تا کار ملک بر او آسان شود و اگر چیزی ذخیره کند به نیت نوائب و انتظام جمهور روا باشد و در حلم و عفو که طریقه ستوده انبیاست باقصی الغایة و ابعده النهایة بکوشد تا در زمره "والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس، پیشوا و انگشت نما گردد، اما بر نهی که جهت صلابت نامرعی نماند، کما قال الله تعالی: "ولا تاخذکم بهما رأفة فی دین الله، وکما قال الشاعر:

لا خیر فی حلم اذا لم یکن له      بواد ریحمی صفوة ان یکدرا  
و در حد فرمان سیاست از هواجس نفسانی و نزغات شیطانی محترز و مجتنب باشد و جان آدمی که در ثمن و علق مرضیه است و جز از دریای ایجاد و تکوین حضرت رب العالمین بیرون نیاید، از هلک و تلف مصون و محروم شناسد و در زمان فوران سخط و غضب چیزی که تلافی و عوض آن در زمان رضا از حیز قدرت بشری و امکان طاقت انسانی بپرون باشد نشاید و باز با اینهمه طائفه که به بغی و طغیان و تمرد و عصیان تمادی نمایند، در قمع و قلع ایشان صلاح دین و دولت و خیر ملک و ملت تصور کند، و در کسر قوت و منعت ایشان بر مقتضای بیت:

مخالقان تو موران بدند، مار شدند      بر آور از سر موران مار گشته دمار  
مده ز مار نشان، بیش روزگار مبر      که ازدها شود از روزگار آخر مار  
مبادرت نماید و اگر بحر می جانی و مذنبی خاطی بامهال و اعتذار و اذیال استغفار تشبث و تمسک کند بر حسب آنکه، بیت:

چون بگنہ معترف آید کسی عفو نکو تر ز سیاست بسی  
امان و عفو خود را بر قبضه زمام شرع نگاهبان و پاسبان ایشان دارد  
و زمام کار دیوان وزارت بر دست کفاة وزراء (۱) که به رزانت رای مشهور و متانت عقل مشکل گشای مذکور و بامانت مشار الیه و بدیانت متفق علیه باشند بسپارد، تا عروس مراد از آئینه مطلوب جمال نماید، چه جمع اموال بادخار (۲) نیکنامی بیواسطه محاسن تدبیر کفاة وزراء (۱) که بحلیه

۱- در اصل: کفاة و وزراء -

۲- در اصل: باذخائر -

امانت و کفایت محلی و نیز در دیانت و صیانت متجلی باشند دست ندهد -  
 مع ذلک چون بدین جمله نصب فرموده باشد استطلاع احوال ایشان در  
 ذمه همت واجب و لازم داند ، تا از هر که امانت و کفایت و صیانت  
 احوال بی خیانت و پرورش رعایا و صیت نیکنامی محسوس و مکشوف شود ،  
 او را بمنزیت انعام محظوظ و بوفور عواطف و مکارم و فرط عوارف و  
 مراحم محفوف دارد و عنان عنایت بر صوب او معطوف گرداند و از  
 طبقه ای که خیانت و مدهانت و تخریب بلاد و تعذیب عباد معائنہ افتند ،  
 در صرف و عزل آن تائی جائز ندارد ، و بر اندازه جرایم ایشان تبکیت و  
 تعریک نماید ، تا همگنان بر منهج راست کاری و سداد و جاده کوتاه  
 دستی و رشاد برغبت استقامت کنند و از خیانت و عدوان بسوی امانت  
 و انابت گرایند ، و دهاقین و بزرگران را که حمله ارزاق بنی آدم اند  
 بر قضیه ”التمسوا الرزق من خبایا الارض“ ، از بدکار و ستیز کار متغلبه  
 محفوظ دارد و باصحاب دیوان خود بفرماید تا مال معامله بحسن مجامله  
 بوقت بستانند ، و میفرمائیم تا در امور عظام که در حیز مشیت باشد با  
 خرد مندان کار دیده و در غور عواقب امور بتجارب ایام رسیده ، مشورت  
 کند و این را بر مقتضای ”وشاورهم فی الامر فاذا عزمت فتوکل علی الله“ ،  
 مبارک تصور فرماید -

هر که در واقعات با عتلا نکند مشورت بصدق و سداد

گرچه رأیش چو خور بود روشن ننماید رهش بسوی مراد

و طائفه ای [را] که در موقف خدمت بحسن اخلاص و عبودیت قیام نمایند ،  
 بعین رأفت و نظر شفقت مرموق دارد و مکافات خدمت ایشان را از لطف  
 فرونگذارد ، و بآنان که به بدخدمتی استمرار نمایند و از اصرار بسوی  
 اعتذار نه گرایند به تبعیت و معیت با خود نه گرداند ، چه در نهاد ملک  
 هیچ چیزی قاذح تر ازین نیست که یکی در نیک خدمتی قیام ورزد و او  
 از لطائف مرحمت محروم ماند و دیگری در بدخدمتی مصر و مستبد باشد  
 و تدارک آن بدو نرسد ، بیت :

هر کجا داغ بایدش فرمود چون تو مرهم نمی ، ندارد سود

سبیل امراء و کبراء و رایان و راجگان و مقدمان و سایر سکان اقلیم

سند آنکه برین مرحمت که در باب ایشان مبذول فرمودیم و این اقطاع را بایالت آن فرزند مخصوص گردانیدیم ، شفقت کمال دانند و بدین موجب بدعاء دولت قاهره "ثبت الله اركانها و مهد بنیانها"، ثبات نمایند و مثال این فرزند را بمائل فرمان ما دانند تا باجمال و ارضا مخصوص گردند بمشیت الله تعالی و عونہ -

## (۲)

این منشور برای تفویض شغل وزارت از حضرت  
خدايگان بجانب مسند عالی اعظم همایون صادر شد -

حمد بیحد و مدح بیعد مر آن خدای را تعالی و تقدس که سبحانه کرم او بر عالمیان منہم و متوالی است و ذات پاکش از موازرت وزیر و معاونت مشیر بری و متعالی ، و صلوات و تحف تحیات نثار حضرت سید کائنات و سید موجودات محمد مصطفیٰ علیه افضل الصلوات و اکمل التحیات که سلطان انبیاء و برهان اصفیاست ، و منشور جلال او بتوقيع "وما ارسلناک الا رحمة للعالمین"، مزین و بجلی ، و بر آل و عترت او که پناه حوزه اسلام و حاة بیضه انام اند ، باد -

اما بعد عواطف و عوارف نامتناهی الهی که در باره ما شایع و مفیض است ازان پایه در گذشته است که بواسطه بیان منتشر و وسیلت بنان در صورت تحریر و حیز تقریر در آید و بدستگیری افکار ادنی شکر آن اندکی از بسیار و یکی از هزار فرا نماید ، و افضل نعم و اجمل کرم ایزد سبحانه و تعالی آنست که ابواب سیاست جهانبانی و مفاتیح تائید آسمانی بر ما گشاده است و جهانیان را در ظل مدود ما که "السلطان ظل الله فی العالمین"، عبارت ازان است ، جای داده و ما را رأی صائب و فکر ثاقب در تمهید قواعد جهاننداری و تنقید مصالح شهرریاری ارزانی داشته ، و رقم معرفت سر معنی ' و شاورهم فی الامر'، بر صحیفه ضمیر ما نگاشته ، و بر ادوات و آلات کمالات که دریاست امور دین و ملک است واقف و عارف گردانیده ، و ما را از حسیض ضعف فطرت باوج مقتدرت سلطنت رسانیده ، و با آن که انبیاء صلوات الله علیهم اجمعین با کمال ذات و جلال صفات از حضرت عزت جلت قدرته و علت کلمته مزید التماس کردند ،

کما قال عز من قائل "واجعل لی وزیراً من اهلی"، ما را از سرا پرده الطاف غیبی و تنقی اسرار لاریبی برادری درخور این مسند برای تقویت و مدد روزی کرد، چه مقرر است که اعراس بلاد ممالک بی کفایت دستور که در جلباب وزارت گوی مسابقت از وزرای سابق می ریود، و در زمان تحدی و آوان تصدی در مبادرت ید بیضا می نمود و نقش اخلاص ما بر صفحه دل خود گماشته، و ظاهر و باطن خود را در نیک خواهی ملک ما مصروف داشته تا طراوت و نضارت بگیرد، جال نناید و عقود عساکر قاهره و معاهد جنود ظاهره که نگاهبان حوزه ملک و ملت و محافظان بیضه دین و دولت اند بی معاونت وزیر که رای رزین را بذات او افتخار و عقل متین را بسده منبع او مأوی و قرار است، انتظام نیاید، و خزاین موفوره و دفائن نامحصوره جز بواسطه صاحب مثل آن نداشتند برای (۱) [اعتلای] دین محمدی و اسعاد سواعد ملک احمدی، [امکان نپذیرد] و مع ذلک از سخن مسموع و اسپان تنگ بسته با قلاده زر مرصع مجلس عالی را بلند کردیم (۲) و هر چند ذات کامل صفات او مستغنی از وصایاست بر سبیل احضار می فرمائیم که اتاوات و جبایات اموال بفکر ثاقب خود بگشاید، و علوم جلیه و خفیه این امر نازک که برای ذات وزارت است، اکتساب نماید، چه قیام مصالح سلطنت بتوفیر اموال منوط و صلاح امور مملکت بشمیر بیت المال مربوط است - کما قال عز من قائل "اموالکم الی جعل الله لکم قیاما"، و نیز بدلائل عقل و بشواهد خرد مصور است که اطراد احوال و انتساق اعمال در ادخار اموال است و این معنی آنگاه دست دهد که ارباب کفایت را که بصیانت متفق علیه، و اصحاب کیاست را که بامانت مشار الیه باشند، بالطف عمیم بنوازند و [در] مراتب و درجات ایشان ترقی فرمایند و عمله [را] که بسمت خیانت موسوم و بوصمت مداهنت موصوم باشند، در معاملات تداخل ندهند، و نگاه دارند تا همگنان بر جاده قویم امانت، و منهج مستقیم صیانت استقامت نمایند، و خائنان از سبب عدم اعتاد بضرورت سوی امانت گرایند. چون این معنی تمشیت پذیرد، عروس

۱، ۲ - مفهوم عبارات: "صاحب - - - برای"، و "مع ذلک - - - بلند کردیم"،  
مغشوش است -

حصول تقویت مطلوب از تنق غیب جبال نماید و نواب را اندرز کند تا مورد عذب اتاوات و جبایات را از شوائب خیانت مصفی دارند ، و از عقل مرشد خود رقیبی بر حال ایشان نگارد تا احراز فضیلت "قوآ انفسکم و اهلیکم ناراً" بدست آرد ، و می فرمائیم تا عدل و نصفت پیرایه<sup>۱</sup> حال خود سازد ، و متغلبان را بر زیردستان که ودایع آفریدگار اند ، استیلا ندهد ، چه بیت :

مملکت از عدل شود استوار کار تو از عدل تو گیرد قرار

و اگر ظالمی (۱) را بسهو [صاحب] منصب گردانیده باشد ، در صرف و عزل او تأمل و تانی را مجال ندهد "فان الظلم مرتعه وخیم" تا ظلم که عادی ذمیم و سیرتی وخیم است شیوع و استمرار نیابد ، و می فرمائیم تا باهل رأی و تدبیر که عقل رهنمای در تیره شب حوادث دلیلی ظاهر و مرشدی باهر است ، مشاورت فرماید ، و از طبقه ای که بشائبه<sup>۲</sup> جهل منسوب باشند منهل عذب مشاورت صافی دارد ، و در محل مشورت اگر چیزی خلاف نفع ملک تصور کند ، آن را بحسن عبارت و لطف استعارت بتواضع تمام و ادب بسیار پیش امیر (۲) اعظم خان باز نماید که مؤثر آید ، و هر چند مراحم فراوان و مکارم بی پایان در اعلاء مدارج دولت و ارتفاع معارج حشمت معائنه کند بمسکنت و اضطراب پیش آید ، و از نخوت و استکبار و غرور و پندار اجتناب نماید ، و در زمان غضب زمام تمالک و تماسک فرونگذارد و قضیه<sup>۳</sup> "العفو عند القدرة" نصب عین دارد ، و حلم و اعفاء را که از خصال پسندیده و خلال حمیده است ، پیرایه<sup>۴</sup> ذات خود داند و می فرمائیم که اولاد مصطفی و احفاد مرتضی را که منشور نهاد ایشان بتوقیع "إنی تارک فیکم الثقلین کتاب الله و عترتی" موشح است ، مؤقر و مکرم و مفخر و معظم دارد و در تحری مرضات ایشان که سبب نیل درجات امت باقصی الغایه و ابعد النهایه بکوشد ، و این خصلت محمود را بحضرت رب العالمین و جناب سید المرسلین [وسیله<sup>۵</sup>] حمیده و ذریعه<sup>۶</sup> نهات (۲) شمارد ، و تبجیل جانب مشائخ کرام که مقربان حضرت

۱- در اصل : جاسه -

۲- در اصل : سریر -

۳- در اصل : ذریعه التحیات ، که سهو کاتب است -

علام اند ، و ظلمت حوادث روزگار و طواریق لیل و نهار بادعیه متبرکه ایشان منکشف است سبب ترقی درجات دارین تصور کند، و ائمه و اجله فقهاء که بشرف خطاب "علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل"، مشرف اند، و دین قویم و صراط مستقیم بدستیاری ایشان برپاست ، بر حسب استحقاق ادرارات مدر دارد - و اعلاء معالم شریعت و احیاء مراسم طریقت را سبب علو درجات شارد -

سبیل خانان کبار و ملوک ستوده آثار و مقطعان و ولات و طرفداران و منظوران درگاه و مشهوران بارگاه و کفایه وزراء (۱) و دهاته کبراء (۲) و طبقات خلق علی اختلاف درجاتهم آنکه مسند عالی کبیر مؤید و مظفر و منصور و مجاهد و مرابط و مقسط و ضابط و اریحی را مالک رقاب دانند و پروانه اشارات او را ماثل و مضاهی فرمانهای ما انگارند و ازان تجاوز جائز نشمرند ، تا به اجلال و ارتضاء مقرون گردند ، بمشیة الله تعالی و عونہ -

### (۳)

این منشور که بجهت تفویض نیابت اقطاع ملتان بجانب بنده درگاه اعلی صادر شده بود بتلم آمد -

بذل کرامت و صرف عنایت [را] درباره بندگان مخلص که صنع دولت و برکشیده حضرت ما اند و اصطناع امرای کبار و وزرای نامدار را که بوصلت علم و دیانت بمقام امانت رسیده ، بواسطه حسن اعتقاد در مرکز اعتاد جای یافته و بمتانت رأی و رزانت عقل مشکل گشای مشار الیه و متفق علیه اند ، (۳) سبب انتظام امور ملک و ملت و موجب التیام مصالح دین و دولت تصور کرده ایم ، و مزیت تربیت ، در باب اعیان درگاه که حدقه ملک بتوتیای کفایت ایشان رزیده و حدیقه دین بر شرحه دیانت ایشان نصرت یافته ، فرض عین و عین فرض می دانیم -

۱- در اصل : کفایه و وزراء -

۲- در اصل : دهاته و کبراء -

۳- در اصل : ایشان را سبب - - - -



بر بناء این مقدمات ملک الشرق و الوزراء عین الملک عین الدولة و الدین قانع الکفرة و المشرکین ، قاطع الفجرة و المتمردين ، معدن الفضائل ، جامع السیف و القلم ، والی العلم و العلم ، سپهدار ایران ، دستور آفاق عبدالله ماهر و مکنه الله را که بحلیه<sup>۱</sup> معالی شاهقه بحلی (۱) ، و در مضار صرامت و شهامت سابق و بحلی است بعین عنایت ملحوظ گردانیدیم و بر مقتضاء "اعط القوس باربایها" در جمیع امور و مصالح ولایت و حشم شق ملتان از حل و عقد و قبض و بسط و نصب و عزل و منع و اعطاء او را اذن دادیم تا بحکم مشاهده و برآی صائب و رویت ثاقب خویش کارها [را] به پرداخت رساند و بدین استظهار در تعمیر بلاد و ترفیه عباد و پرورش کافه<sup>۲</sup> رعایا و عامه<sup>۳</sup> برایا که در دنیا بران موصی و موکولم و در عقبی ازان مخاطب و مسئول خواهم بود چنانکه از علم و درایت و عقل و کفایت او مقتضاء باشد ، بذل محمود باقامت رساند و عدل و احسان و فضل و امتنان را که مبدء ارکان جهاننداری و مؤسس بنیان شهریاری است برای ادراک معنی "ان الله یأمر بالعدل والاحسان" ، شعار و دثار خود سازد -

سبیل ملوک و امراء که دران شق نامزد و داخل اند ، و مقطعان و کارکنان و رایان --- و لشکران و سائر سکن آن دیار او را چنانچه در فرمان اعلیٰ مسطور است منقاد باشند تا بمحمدت و ارتضاء مقرون گردند ، بمشیة الله تعالی و عونہ -

(۴)

این منشور برای مقرر داشت سید السادات  
صنیع العباد سید محمد معجونی به قلم آمد -

خوب ترین عادت از عادات پسندیده خسروان دیندار و بزرگترین  
سیرتی از سیر حمیده شهریاران شرع شعار که عنان عنایت بر صوب آن

معطوف و زبان مهت بذکر آن مشغوف بود ، و دعائم شهر یاری بمیامن آن استوار ، و قوایم جهان داری ببرکات آن پایدار گردد ، و صحیفه مفخر سلاطین دین پناه بواسطه آن مزین شود و نیکنامی عاجل و ثواب آجل که دولت عظمی و سعادت کبری است بدان حاصل آید ، آنست که صحائف اعتقاد را بنقش "الشفقة علی خلق الله" نگاشته و مؤنت معاش و انتعاش عالمیان بحسن عنایت برداشته شود و وضع و شریف و قوی و ضعیف ، علی تفاوت درجاتهم و اختلاف طبقاتهم بحظ وافر و نصیب او فر مستفیض و محظوظ گردند - خصوصاً سادات کرام که منشور نهاد ایشان بتوقیع "لیذهب عنکم الرجس اهل البیت و یطهرکم تطهیراً" محلی و مجلی است ، تا چون علویت و شرف سیادت بایشان و اتفاق بذرجه "ویؤثرون علی انفسهم ولو کان بهم خصاصة" رسیده ، عبادت آفریدگار و طاعت پروردگار را چنان شعار خود ساخته که سر معنی "وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون" ، مکشفه شده است -

بر حسب این مقدمات و مقتضیات این کلمات سید السادات ، منبع السعادات ، افتخار آل رسول شرف دودمان بتول اعنی سید محمد معجونی را که بکرامت "ان اکرمکم عند الله اتقاکم" ، مکرم و کسوت فطرتش بانتساب حضرت نبوی مطرز و معلم است ، بوفور عنایت و فرط اعانت مخصوص فرمودیم و خانقاه سید مذکور و چاه های سواد شهر نهر واله که سید محمد مذکور در وجه وقف خانقاه مذکور داشت و درقرنها از تصرف او رفته و ملک الشرق والوزراء افتخار الملک جامع السیف والقلم ، والی العلم والعلم ، صاحب دیوان استیفای ممالک فرید الدولة والدین اعنی حسین امیر میران نکنه الله تعالی خانقاه و چاه ها بر سید مذکور مقرر داشته ، هم بران جمله مقرر داشتیم -

سبیل ولایة و ثواب و کارکنان حال و استقبال غرضه گجرات آن که خانقاه و چاه های مذکور بموجب مکتوب ملک الشرق والوزراء بر سید محمد مذکور مقرر و معین شناسند و در تصرف او و کسان او بازگذارند ، و حکم فرمان را بامتنان و انقیاد تلقی نمایند تا بمحمدت و ارتضاء مقرون گردند ، بمشیه الله تعالی و عونہ -

## (۵)

این منشور جهت تفویض خانقاه به شیخ زاده ابوبکر یزدی در قلم آمد -

سنن پسندیده سلاطین روی زمین و پادشاهان (۱) سکندر جبین ، که سبب انتظام امور ملک و ملت و موجب التیام مصالح دین و دولت است و عقد مملکت بوسیلت آن استوار شود و عقد سلطنت بواسطه آن از انشثار مصون ماند و بمباشرت آن ثواب جمیل و اجر جزیل حاصل آید و بمیامن آن چهره مطلوب از آئینه مراد جلال نماید ، آنست که عنایت پادشاهانه در باره صلاح و افرعادت و مشایخ متوافر زهادت که بوجود کمال تقوی ایشار و انفاق را بر مقتضاء ”یطعمون الطعام علی حبه مسکیناً و یتیمّاً و اسیراً“ ، بعین یقین شناخته و بنفس خود بعبادت آفریدگار تعالی و تقدس بثبات قدم ایستاده ، [مصرف دارد] و برای فراغ بال دیگر اهل طاعت ابواب رفاهیت گشاده (۲) کند ، تا این فرقه کرام و طبقه عظام مرفه الحال و فارغ البال روزگار گذرانند -

بر بناء این سوابق شیخ عابد زاهد بارع ورع متقی متدین شیخ زاده بزرگوار اعنی شیخ ابوبکر بن شیخ شهاب الدین المعروف به ”شیخ زاده یزدی“ ، دامت برکاته ، را که ارثاً و استحقاقاً در مضمار طریقت قصب السبق از اشباه و امثال خود ربوده و در منهج قویم و صراط مستقیم ید بیضاء نموده ، بعنایت پادشاهانه مخصوص فرمودیم و خانقاه کودیه و تکیه حوالی وزمین و چاه های سواد شهر نهر واله که شیخ حاجی رجب مرحوم در وجه معاش خود و خرج ارباب خانقاه مذکور [و] صادر و وارد ، مسلم و مقرر داشت ، و ملک الشرق و الوزراء افتخار الملک جامع السیف و القلم والی العلم والعلم دستور آفاق صاحب دیوان استیفاء ممالک فرید الدولة والدین اعنی امیر میران مکنه الله تعالی خانقاه و دیه و زمین و چاه های مذکور را باسم شیخ زاده مذکور تعیین (۳) کرد - همان جمله کارکنان حال و استقبال عرصه گجرات بموجب مکتوب

۱- در اصل : و سنن پسندیده پادشاهان -

۲- در اصل : رفاهیت گشاده مصرف شود -

۳- در اصل : تعیین -

ملک الشرق والوزراء بر شیخ زاده مذکور معین شناسند ، و در تصرف او و کسان او باز گذارند و بر حکم فرمان اعلی روند تا پسندیده افتد ، بمشیه الله تعالى و عونه -

## (۶)

این مثال بجانب ائمه و سادات و مشائخ و خانان و ملوک و کافه رعایا و عامه برایای ملک لکهنوقی در قلم آمد -

حمدی که از ادای آن اعطاف عدل در هزت آید ، و شکری که از گزاردن آن توسن زبان (۱) جنبش و جولان نماید ، مر حضرت مالک الملک تعالی و تقدس را که سلاطین دیندار و خسروان شرع شعار را بر عدل و احسان موقوف گردانید ، و سر معنی "ان الله یأمر بالعدل و الاحسان" بگوش هوش ایشان رسانید و صلوات فراوان و تحیات بی پایان برسید کونین و نبی حرمین صلی الله علیه و علی آله و اصحابه که ایشان بر رعیت پروری و داد گستری بر مقتضای "کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتة" تحریر فرموده [اند] و فضیلت معدلت و نصفت بر مبناء "عدل ساعة خیر من عبادة ستین سنة" عیان نموده -

اما بعد بر خواطر و ضائر خانان و ملوک و امراء افاضل و کفای وزراء و طبقات حشم و طوائف خدم و اهای اسلام و کافه انام ملک لکهنوقی معلوم و مقرر و مفهوم و مصور باد که عنایت بی نهایت حضرت صمدیت در باره ما بیش از آنست که در حیز شمار آید و یا زبان و قلم به تحریر و تقریر آن مساعدت نماید - یکی ازان نعم عمیم و کرم جسم آنست که ما را بر عدل و احسان مجبول آفریده است و برای امن و آسایش جهانیان برگزیده و بر همگنان رحیم و مشفق گردانیده -

بر سرائق این مقدمات و مبناء این کلمات همت عدل افزا و نهمت احسان فرمای ما بران منحصر و مقصور است که روی روزگار بنور عدل و احسان ما زیب و زینت هابد و دور و نزدیک از نصاب مرحمت ما

حظ وافر بر گیرد و اسباب معاش و ابواب انتعاش بر جهانیان گشاده و آماده شود و همگنان در ظل سلطنت و کنف حمایت و مرحمت ما مرفه الحال روزگار گذرانند و جهان هر روز طراوتی نو و نضارتی تازه (۱) گیرد و مملکت هند بنور عدل معمور گردد و ظلمات از میان برخیزد (۲) و جور و عدوان چون عنقای مغرب رخ در نقاب حجاب کشد.

و چون بسمع میمون ما رسید که الیاس حاجی بر خلق دیار لکهنوق و ترهت ظلم و عدوان آشکارا کرده است و خونهای ناحق ریخته تا بجدی که عورات را هم می کشد و معلوم است که در هیچ دینی و مذهبی عورات کافر را نیز کشتن نیامده است، و بستن اسوال ناحق که از روی شرع مخطور و ممنوع است خلق را رنجبه داشت، و عصمت از جان و مال خلق برخاسته و نگاه داشت فروج و دماء هدر و تلف افتاده، و نیز چون دیار گشاده مخدومان ماست و به ارث از دست انام بما رسیده، نصرت خلق آن دیار بر ذمه همت بادشاهانه ما واجب و لازم است. و الیاس حاجی در حیات خدایگان مرحوم و مغفور، انار الله برهانه، مطیع و فرمان بردار بود. و در جلوس هایون ما نیز سر باطاعت در آورد و چنانچه رسم مطیعان باشد عرایض و خدمتیات (۳) فرستاد. پیشی ازین شمه ای بسمع اشرف ما از تعدی و ظلمی که بر خلق خدای میکند رسیده بود. ما می خواستیم که او را تنبیه کنیم تا ازین ممتنع گردد، چون از حد تجاوز نمود و بغی آشکارا کرد بر حسب آن بالشکرهای قاهره بجهت استخلاص این دیار و رفاهیت این خلق نهضت فرمودیم تا همگنان را از ظلم او برهانیم، و ریش های جور او را بمرهم عدل و احسان مندمل گردانیم و نهال وجود اینان که به تند باد ظلم و جور پژمرده شده است بزالال افضال ما پرورش یابد و برومند گردد. بوفور مرحمت فرمان دادیم تا مجموع خلق دیار لکهنوق از سادات و علماء و مشائخ و امثال ایشان و خانات و ملوک و امراء و صدور و اکابر معارف و حشم و خدم هر کس که اخلاص بلیغ ما کند و همت اسلام او را بدان آرد که بی درنگ و توقف متوجه حضرت جهان پناه ما گردد، آنچه دارد

۱- در اصل: نوطراوتی و تازه نضارتی.

۲- در اصل: به خیزد.

۳- در اصل: خدمتیان.

از اقطاع و دیه و زمین و وظائف و نان و مواجب ، یکی (۱) بدو ایشان را بدهیم و طائفه زمینداران از جنس مقدمان و مفروزیان و مالکان و امثال اینان از حد آب کوسی تا آنجا که نهایت ولایت لکههوقی است ، هر کس را که بحضرت جهان پناه ما بیاید ، محصول ولایت او امسال بتمام معاف باشد و سال آینده بر نسبت قانون که در ایام سلطان شمس الدین مرحوم بوده است فرمان داده شد تا خراج و محصول بر آن جمله مستقیم کنند ، و هیچ وجه زیادت از آن نه طلبند و قسبات و عوارضات فروعی و محدثات که بدان خلق آن دیار را مضرت و زحمت می رسد بکلی دور کنند و مقدمان و مالکان و رایان (۲) و کبیران و جز ایشان هر که با تمام جمعیت خود بحضرت جهان پناه ما آید آنچه او را از اقطاع و دیه و زمین و نان و مواجب و جز آن باشد یکی بدو مرحمت کنیم و هر که با نصف جمعیت بیاید یکی به یک و نیم ، و هر که خود تنها بیاید آنچه دارد [او را] مقرر باشد - بر سر آن مراحم و عواطف ایشان را از مقام اصل نه جنبانیم و تکلیف نه کنیم و فرمان دادیم تا مجموع خلق این دیار بمراد و اختیار خود در اوطان و مساکن خود ساکن و متوطن گردند و فارغ البال و ایمن باشند و عامه رعایا و کافه برایا بدین مراحم و عواطف مرفه الحال و فارغ البال گردند ، انشاء الله تعالی -

#### (۷)

این منشور بجهت شغل داد بیگی خطه ملتان بقلم آمد -

بعثت رسل و انبیاء صلوات الله علیهم اجمعین ، و نصب ائمه و ولایة برای حفظ (۳) فروج و دماء و اموال مسلمانان است - چنانچه در قول امیرالمؤمنین عمر رضی الله تعالی عنه آمده است "ما یزع السلطان اکثر مما

۱- در اصل : هریکی -

۲- در اصل : سائلان -

۳- در اصل : حق -

یزع القرآن“ یعنی منع سلطان بیشتر از منع قرآن است و می فرماید که این معنی مستبدع از کلام مجید است کما قال الله تعالی “لأنتم اشد رهبة فی صدورهم من الله ذلک بانهم قوم لا یفقهون“ و قرآن حق خواص است [که] معانی آن را به بینند و تدبیر کنند و اتباع حق نمایند - اما عوام که ایشان را خوف و خشیت باری تعالی نیست اگر خوف سلطان و ولایة [هم] نباشد تقاتل و تفانی راه یابد و فروج و دماء و اموال مسلمانان در معرض هدر و تلف افتد - چون این قاعده شرعاً مستمر است و در طبائع فسق و هوای نفس غالب و مستولی ، بنا بر این زاجری و مانعی می باید تا امور عظام که مطلوب است باصلاح باز آید و بر حسب شرع تمشیت پذیرد -

بر مقتضای این سوابق دادیگی و احتساب خطهٔ ملتان بحوالهٔ فلان گردانیده شده تا درین اشتغال شریف و امور دینی قیام نماید و بر جادهٔ شرع و طریقهٔ عدل باشد و طائفه ای که پای از دائرهٔ شریعت بیرون می نهند ، و در چیزی که خلاف مذهب است اقدام می نمایند ، بصلابت تمام و حسن اهتمام مانع و زاجر باشد ، علی الخصوص بعض رساتیق ملتان را که منکوحهٔ یکی پیش از طلاق دیگری بزنی می گیرد و این عادت مردود و بدعت نامحمود که در جمیع ادیان حرام است میان اینان شائع و مستفیض ، سزا و زجری باستقصاء واجب بیند و چون باری جل و علا نکاح را برای تحصین نفس و ازدیاد توالد و تناسل ، که دوام عالم و بقای گیتی بران منوط و مربوط است ، سنت سنیّه گردانیده و ساجت [و] سفاح بداء “ولا تقربوا الزنا إنه کان فاحشة و مقتاً و ساء سیلاً“ بگوش هوش همگنان رسانیده و از لفظ در بار حضرت رسالت انوار “النکاح من سنتی“ لامع و منتشر گشته ، اندرز نماید و ندا در دهد که “ای اهای ملتان ازین فعل قبیح که ما سبقکم بها من أحد من العالمین“ باز ایستید ، و تا این شیوه در شما هست (۱) هیات که دین شما درست باشد ، بخدای تبارک و تعالی که آفریدگار جهانیان است و راه حلال و حرام نموده است ، باز آئید“ - اگر گویند که “برمقتضاء ‘إنا وجدنا آبائنا علی أمة و إنا علی آثارهم مهتدون‘ اتباع پدران و جدان

خود می کنیم، بدانند که ایشان که همچنین کرده اند بر ضلال بوده الا ما شاء الله که مسلمان رفته باشند -

پس واجب است زنان را که بدین نوع در خانه داشته اند طلاق گویانند و بعد عدت بخوانند تا فرزندان که بیارند حلال زاده باشند و نفس خود را از آتش دوزخ رها نموده باشند - شما را یک ماه مهلت است میان خود چنانچه ذکر رفت اصلاح کنید و از حرام بجلال باز آئید، و از معصیت بسوی طاعت گرائید و اگر بعد ازین میل کسی بدین حرمت شنیع بفریاد پیش آید و بران کس ثابت شود بسزا و جزای آن برسد -

### (۸)

این مثال به یکی از امراء بجهت سر لشکری اقلیم سند در قلم آمد -

چون خداوند عالم، پادشاه بنی آدم، محیی مراسم دین، مظهر معالم صدق و یقین، سلطان السلاطین، ظل الله فی العالمین، عضد الخلافة، ناصب العدل والرأفة، المؤید من السماء، المظفر علی صنوف الاعداء، الحامی لبلاد الله، الراعی لعباد الله، مالک رقاب الامم، مولی العجود والکرم، شعر:

له هم لا منتهی لکبارها و همته الصغری أجل من الدهر

خداوند الله ملکه و سلطانه، و اعلی امره و شأنه، بنده پیر قدیم خود را از میان بندگان برگزید و رقم اختصاص بر ناصیه، اخلاص این بنده کشید و محسود اقران و مغبوط اخوان گردانیده، انواع اصطناع و اصناف الطاف درباره دعاگوی قدیم خود ارزانی داشت و بر علم حسن بندگی کتابه، حسن قبول نگاشت، و عرصه، ملتان صانها الله عن الحادثات از کوه جودی تا شط دریائی که آن جا باشد و با بحر مجتمع است بدین بنده استقامت یافت، و حل و عقد و قبض و بسط و منع و اعطاء و عزل و نصب بصواب دید بنده مفوض فرمود، و کرات و مرات علی اختلاف الزمان و المكان بر زبان مبارک رانده که در عرصه، ممالک طویل (۱) و بسیط، بهر



زمان ، بجوانب و اطراف آن ، جز بندگان مخلص که بر مزاج مبارک ما واقف و عارف باشند و بکاردانی [و] لشکرکشی معروف و موصوف بوند نتوان رسید - بنا بر این بنده قدیم خود را دران عرصه فرستاد(۱) و از راه اعتماد زمام إذن مطلق بدست بنده داد و فرمود ”ما هر چه در حضرت میکنیم او در عرصه ملتان باتباع و اقتفاء آن ، امور بتقدیم رساند ، و خود را درین امر جزیل مأذون و مأمور داند - علی الخصوص در بار عام بدواین فرمان دادیم که هر چه بنده پیر قدیم کند آن کرده ما دانند و دران زیادت و کم نکنند و ابواب منازعت و مناقشت مسدود دارند“ -

و چون ادای شکر این نعم و سپاس آن کرم از طاقت بشری و قدرت انسانی بیرون بود ، دل را بهوای دولتخواهی و زبان را بذکر ثنا سرائی و جوارح را برای انتظام امور دین و دولت و التیام مصالح ملک و ملت مشغوف گردانیدم ، شعر :

أفادتکم النعماء منی ثلاثة یدی ولسانی والضمیر المحجبا

و در محامات حوزه اسلام و ممالات بیضه انام و استیصال ارباب ضلالت و تدمیر اصحاب جهالت و قلع کفار و قمع فجار و قهر بغاة و قتل طغاة و طرد اهالی فساد و دفع اعوان حقد و عناد و تقویت انصار دین هدی و تمشیت امور شریعت مصطفی صلی الله علیه وسلم بذل مجهود باقصی الغایة و ابعاد النهایة بتقدیم رسانیدم -

بر حسب این ، فلان ابن فلان سر لشکر فرد بان دیار گردانیده شد و لشکرها برای دفع تشویش مغل و حسم مواد فساد بغاة تهته نامزد او فرموده ایم - هر گاه بوقت مراجعت طلبند عسکر مذکور باسران و عدت و ابهت جهاد بدو پیوندد و اعلام رفت تا او حزم را رعایت کند ، و در محاربت اسالیب تحفظ و اقانین تیقظ مرعی دارد و هرگاه که او بحرب متصدی شود توکل را مقتدا و التجاء بحضرت خدا پیشوای خود سازد و در کار غزوه و جهاد نظر او بر نصرت دین باشد تا مظفر و منصور و مؤید و مسرور گردد - ”إن تنصرو الله ینصرکم و یثبت أقدامکم“ - و عجب

و غرور را ممنوع و مخطور شناسد، چه هیچ چیز قادح تر از عجب نیست -  
 كما قال عز من قائل "لقد نصرکم الله فی مواطن کثیرة و یوم حنین إذ  
 أعجبکم کثرکم"، بیت :

مبادا کس بزور خویش مغرور که مغروری کلاه از سر کند دور  
 و چون بعون حق و قدرت قادر مطلق بر ظفر دست یابد و خصم او از  
 پیش یابد راه گریز [بر] او بسته نگرداند و این مثنوی را نصب عین داند ،  
 بیت :

چو فیروز گشتی ، مشو در ستیز مکن بسته بر خصم راه گریز  
 هذا ما عهدنا علیک و فوضنا الأمر إلیک فاقطف آثارنا ، والله الموفق للسداد  
 والهادی إلى الرشاد -

## (۹)

این مثال بجهت تفویض نیابت اقطاع عالم آباد بیکی از امراء در قلم آمد -

صرف عنایت و بذل رعایت در باب غزاة که بمزیت فضیلت "فضل  
 الله المجاهدین بأموالهم وأنفسهم علی القاعدین درجة"، مشار الیه و در  
 شجاعت بر مقتضاء سنت متفق علیه اند و در میدان مردانگی گوی فرزانی  
 رفته و آثار شهامت و صراست باشباه و اقوان نموده سبب انتظام و موجب  
 التیام جمهور امور است -

بر سوابق این متمدنات اقطاع فلان که ثغری مبین و حصنی متین  
 است از استقبال شهور سنه فلان بحواله فلان که در غزو و جهاد متابع  
 سنت نبوی و مقتفی آثار مصطفوی است گردانیده اند تا چنانچه از دیانت  
 و صلابت او مقتضی باشد در تیسارداشت آن بکوشد و رعایا را که ودایع  
 آفریدگار اند در کنف شفقت خود دارد و جناح تربیت بر سر ایشان گستراند  
 و این سنت حمیده را از عادات پسندیده داند و معنی "کلکم راع و کلکم  
 مسئول عن رعیتة"، نصب عین دارد و در امور جهاد حزم و شکست و  
 متانت را تقدیم دهد -

الرأى قبل شجاعة الشجعان هو أول وهى المحل الثانى

و در عبارات و زراعت که بران واقف و عارف است بعنایت بجهود برسد ،  
چه اطراد احوال و اتساق اعمال بترجیب و ترجیب برایا منوط و مربوط  
است -

سبیل رایان و خوطان و مقدمان و رعایای عالم آباد آن که فلان  
ابن فلان را نائب اقطاع دانند و در مصالح کلی و جزوی التجا بدو و  
کسان او کنند و شکر و شکایت او را مؤثر دانند و همگنان بدین روند  
تا بمحمدت مقرون گردند -

(۱۰)

این مثال بجهت تمشیات لکهن رای مقدم تلواره در قلم آمد -

بر کندن بیخ بغی و فساد و حسم مواد عناد که ترفیه عباد بران  
منوط و تعمیر بلاد بدان مربوط است و ترشیح نهال اطاعت و فرمان برداری  
و تفتیح ابواب مطاوعت و خراج گزاری که مبدء ارکان دین و دولت و  
مشید بنیان ملک و ملت است [و] عروس مطلوب جز در آئینه این دو  
سیرت محمود روی نماید و فراغ بال از دواعی اختلاط جز از تقبل این  
سیرت حاصل نیاید و افاضت عدل و احسان و اشاعت فضل و امتنان که  
نضارت جهان و طراوت اهل زمان بران منحصر و موقوف و خاطر ارباب  
امرت بر صوب آن مائل و مصروف است و بر کشیدن اولاد مطیعان  
درگاه و احفاد (۱) مخلصان بارگاه فلک جاه که صحائف افعال ایشان  
جز برقم اخلاص حضرت مرقوم ، و جرائد اعمال ایشان جز بسمت نیک  
خواهی موسوم نبوده باشد سبب نظام و انتظام و موجب رامش و آرامش  
و مستدعی فراغ کافه رعایا و رفاهیت عامه بریاست -

تصور کرده می شود بر حسب این ذرائع حمیده و شوارع اکیده  
و اصول مفیده که در تلواره "لکهن رای" که بتغلب در آمده بود و  
نفاذ بوائد بغی و عصیان و ایقاز فتنه و فساد و طغیان کرده ، شراو را

بحسن تدبیر بکفایت رسانیدیم و خدمات "لکهن رای" را بحسن مکافات مقرون گردانیدیم و "بهل" پسر "لکهن رای" را بعین عنایت و نظر حفايت منظور کردیم و کار تلواره "لکهن رای" بدو مفوض فرمودیم تا رعایا را که ودایع آفریدگار اند بال شفقت بر سر ایشان بگستراند و در استمالت [و] فراهم آوردن اینان شرائط جهد و مراسم اجتهاد بتقدیم رساند و بر سیرت آباء و بحاملت اجداد خود بر جادة حسن رعیتی ثبات نماید و راههای [اسلاف]؟ مسلوک دارد و کیفیت های ملک بالا بیاراید و برقرار معهود جبین خود روان دارد تا مستوجب شفقت و مستحق مزید تربیت گردد ، والله اعلم -

## (۱۱)

این مثال بجهت دانگی همرواه و قبول واه بجانب باید وجهه (۱) مقدم در قلم آمد -

اعلاء درجه طائفه که بحسن رعیتی مواظبت کنند و در احتمال شدائد و مشاق برای تحری رضای ولایة مبالغت نمایند ، سبب انتظام امور است -

چنانچه باید وجهه که برای حفر جوی شاهی نامزد شده بود و انواع تکلیف بر خود قبول کرده و بران ثبات نموده و مقدمان و حشریان دیگر تمام گریخته و ازو هر مقدمی و حشری فرار می نمود ، بیلاء قتل و جلاء وطن مبتلا می شد - چون بر مقتضاء "و جلالۃ الأخطار فی الأخطار" ، برای ترقی درجه خود مصابرت بنمود بنا بران از اسفل مرتبه باعلی درجه رسانیده و دانگی قبول واه و همرواه بدو حواله افتاد تا همگنان از امثال او بدین قضایا در حسن خدمت و تحمل مشقت برای رضای ولایة رغبت نمایند -

سبیل خوطان و مقدمان و رعایای پرگنات مذکور آن که او را وانه خود دانند و در خدمت او کوشند و در کار دانگی رجوع بدو نمایند تا مشمول و محفوف محمّدت گردند ، انشاء الله العزیز -

## (۱۲)

این عهدنامه برای ملوک پیشگاه و امراء نامدار  
و مخلصان درگاه و خوانین بارگاه در قلم آمد -

-----

چون سنت مالک الملک تعالی و تقدس و رسول او صلی الله علیه وسلم  
بر عهد و میثاق رفته است و بندگان و کتهران از قدیم الایام با سلاطین  
دیندار برای اظهار اخلاص و شرف خود نیز بیعت کرده اند برین قضیه  
من بنده بطوع و رغبت قبول کردم و بنیت صادق و اعتقاد درست می  
گویم بخدای کون و مکان ، بخدای زمین و آسمان ، بخدای عرش و کرسی ،  
بخدای جنی و انسی ، بخدائی که گرد تغیر به سرادق جلال او نه  
نشیند ، بخدائی که دیده تفکر و خیال کمال او نه بیند که ورد ارادت او  
از شائبه اغراض مصفا و ذات پاکش از سمت شرک و شریک منزّه و  
مبرا ست - بخدائی که ندای "یا ایها الذین آمنوا اوفوا بالعقود" بگوش  
هوش ارباب ایمان رسانیده - بخدائی که ایفای عهود را بحکم آیه "و اوفوا  
بعهد الله اذا عاهدتم ولا تنقضوا الایمان بعد توکیدها" بر همگنان واجب  
گردانیده و بالله الغالب المالك الملک الحی الذی لا یموت -

من بنده ازین ساعت و زمان عهد بستم و سوگندهائی که خلاف آن  
محض کفر است مؤکد گردانیدم تا در اطاعت و فرمان برداری و اخلاص  
و نیک خواهی خدایگان عالم نائب امیر المؤمنین خلیفه رب العالمین سلطان  
السلطین الوائق بتائید الله الرحمن ابو المظفر فیروز شاه سلطان خلد الله  
ملکه و سلطانه ، و اعلی امره و شأنه (که از روی شرع و إذن امام  
ولایت امر مطلق او راست و اطاعت و فرمان برداری حضرت او بر  
همگنان واجب و ثابت) راسخ و صافی دل و پاکیزه اعتقاد و بی غائله و نیک  
خواه و مخلص و یکرویه باشم و با دوستان آنحضرت دوست و با دشمنان دولت  
دشمن باشم و در مدت حیات خود بدین شرائط ثبات نمایم و [در] هیچ حال  
[و] بهیچ وجه حشم و خدم و در پیوستگان و مخلصان درگاه را مخالف نه باشم و  
از فرمان بادشاه بمقی بیرون نیایم و با مخالفان این درگاه نه پیوندم و با  
بد اندیشان این حضرت یار نشوم و به تصریح و کنایت ، قول و فعل و

قلم درین درگاه بد نکنم و بدی را در خاطر جای ندهم و هر چه در وسع و امکان من بنده باشد از بندگی و نیک خواهی و حسن خدمت باقامت، رسانم و دل و زبان و ظاهر و باطن را باخلاص این حضرت همواره بانقیاد و امتثال تاقی نمایم و هرگز بمخالفت این حضرت بیرون نیایم اگر معاذ الله پسر و برادرم باشد هم ازو بیزار شوم و در دفع و قلع او بکوشم و اطاعت باری تبارک و تعالی بحکم آیه<sup>۱</sup> ”أطیعوا الله وأطیعوا الرسول وأولی الأمر منکم“، فریضه [خود] دائم و شکر نعمت این درگاه بتدر وسع و امکان بگزارم و در عبودیت این درگاه از خلاف و نفاق که حرمان ابدی بار آرد احتراز نمایم و اگر عیاذاً بالله ازین عهد و میثاق تجاوز کنم و ازین همه سوگندها<sup>(۱)</sup> و شرائط یا یکی ازین جمله خلاف کنم ناقض عهد باری تبارک و تعالی گردم و حشر من بنده در زمره فرق باشد که آیه<sup>۲</sup> ”الذین ینقضون عهد الله“ در شأن ایشان نازل است و از وحدانیت خدای و حقیقت محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم و جمیع رسل و ملائکه و قیامت و چهار مذهب و کتابها بیزار باشم و هر زنی که دارم و خواهم از من بی حیله و تأویل شرعی مطلقه باشد و هر بار که حیله کنم یا نکاح فضولی بر حکم قاضی شافعی مذهب، باز آن سوگند منعقد شود و هر بنده که دارم و بخرم آزاد گردد - هم برین جمله اعتراف نمودم و بر جمله موافق و عهد خدای تبارک و تعالی و کفی بالله شهیدا و ملائکه و حاضران را گواه گرفتم تا باین حال حجت باشد -

## (۱۳)

عرضداشت از زبان ملک الشرق شهاب الدوله طغ قریبک میسره  
و مقطع بدایون متضمن تعزیت سلطان شهید و تهنیت  
جلوس محمد شاه در قلم آمد -

بالجمله که فرمان هایون کامگاری موشح بطغرای غرای شهر یاری

که تا قیام قیامت نافذ و جاری باد فلان رسانید و از مضمون آن چنان معلوم شد که شهر یارغازی، حامی ملت حجازی، پشت پناه اسلام مایه‌ء خاص و عام در منزل افغان پور رسید و در کوشک آن که راسخ البنیان و ثابت الارکان بود نزول فرمود و بار عام داد. در تضاعیف آن از صدمه تقدیر ربانی آن عمارت بجنبید و ییفتاد - و آن بادشاه دیندار و خسرو اسکندر اقتدار بسعادت شهادت رسید و در جنت المأوی مسکن و مأوی ساخت و در مقام "فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر"، شتافت و خداوند عالم خدایه ملکه، بعد تقدیم رسوم عزا برای صلاح کار جهانیان باستخاره خانان و ملوک، افسر جهانبانی را بفرق هایون نهاد و در زمانی که زبان انشاد (۱) این بیت میکرد:

سزد گر جبرئیل آید برین فیروزه گون منبر

کند آفاق را خطبه بنام شاه دین پرور

بحکم ولایت عهد زیب و زینت داد -

دل باستماع دو خبر متناقض که مشتمل بر اماتت و احیاء بود، در خبر اول مرغ روح از آشیان تن پرواز نمود، و در خبر ثانی که لذیذ تر از حیات جاودانی است غمی که در دل چون کوه الوند متعکن شده بود برفت و جانی که از تن رفته بود به تن باز آمد و تن از غایت ضعف حکایت می کرد که بیت:

از ضعیفی چنان شدم که مرا باد می برد، پیرهن بگرفت

و از فرح چنان شدم که در جهان نمی گنجیدم، مصرع:

منت ایزد [را] که شه بر تخت سلطانی نشست -

از عون حق سبحانہ و تعالی این بنده پیر امیدوار است که مرتبت و منزلت و مکانت شهریارى صد چندان زیادت خواهد شد چنانچه مرتبه مهتر سلیمان و مهتر داؤد صلوات الله علیهما و ربع مسکون در کف مقدرت و قبضه سلطنت خدایگانی خواهد آمد -

حق سبحانه و تعالی سایه چتر آسمان سای را بر جهانیان خصوصاً بر سر این (۱) بنده پیر که لیل و نهاراً برای دوام عمر و ثبات ملک خداوند عالم از حضرت ربانی غیر فانی بر قضیه "ادعونی أستجب لکم" مسئلت می نماید ، باقی و پاینده دارد و این دعا را بعد اجابت مقرون و از رد استجاب مصون گرداند ، شعر :

وهذا دعاء لا یرد فانه صلاح لأصناف البریة شامل

(۱۲)

این عرضداشت در جواب فتحنامه جاج نگر  
که بجانب بنده درگاه اعلی صادر بود بقلم آمد -

کمترین بندگان عین ماهر و بر آن جمله که احوال به فضل الله تعالی و عز و اقبال کامگار خدایگان عالم مدار (خلد الله ملکه و سلطانه و اعلی أمره و شأنه) مقرون بخیر و صلاح است ، عرضه داشت در معنی آن که نسخه فرمان همیون اعلی ، نفذه الله دائماً ، متضمن فتح اقلیم جاج نگر از حضرت اعلی ، شید الله ارکانها ، و مهمل بنیانها ، اصدار یافت ، موسی دولت آبادی مسند عالی (دام عالیاً) بر کمترین بندگان آورده - بنده قدیم سر را قدم ساخته و باستقبال آن شتافته و بدست تعظیم ستده و شرائط زمین بوسی بر صوب درگاه اعلی بجای آورده و چنان فرحت و استظهار و کمال بهجت و استبشار بمحصول انجامیده که حیات تازه حاصل آمده و از اعظم بشارات سه بشارت که در دو جهان و چار رکن و شش جهت ، نعمتی وراء آن نیست از آئینه الطاف نامتناهی الهی روی نمود - اول بشارت سلامتی عنصر همیون برگزیده حضرت کن فیکون - دوم بشارت فتح جاجنگر و قلع گجپت رای بد اختر - سوم بشارت عود رایات اعلی بر صوب مقرر جلال و مرکز اقبال مظفر و مؤید و العود احمد ، نظم :

امروز هر نثار که کمتر ز جان بود نی درخور نثار چنین فتح آن بود



در ضمن فرمان اعلیٰ مندرج بود که رای جاج نگر از سالها عرائض متضمن حسن بندگی بدرگاه اعلیٰ می فرستاد - حضرت اعلیٰ بمشاهده ظاهر حال بمراحم و مراتب اختصاص داده و او را قبول کرده که بر جاده اطاعت ثبات نماید و از دایره طاعت بیرون نیاید - چون رایات ظفر آثار و اعلام نصرت شعار و همایون را بر صوب ملک لکهنوتی نهضت شد ، رای بدرای خود را در پرده طغیان و هاویه عصیان انداخت و از غایت ادبار و نهایت خسار مورد صافی مطاوعت را بشوائب مکر و کید مکدر گردانید و از ارسال پیلان بکلی امتناع آورد و بر یگان یگان زنجیر شید و سلسله نفاق را می جنبانید و چهارگن و پنجگان ماه در راه می داشت و به لعل و عسل می گردانید و باز آن ، یعنی ”مہتگان رای“ بهواجس نفسانی و تسویلات شیطانی غول راه آن گمراه شده و او را برآشفته و بتمویهات گفته که از حریم حضرت آسان نشان تا زمین جاجنگر مسافت بس بسیار و شواهد شدید و مهالک مسالک ظاهر و پدیدار است و مشاق ظلمات به تخمین همه را روشن و سختی ها و تاریکی های این همه برهمگنان مبرهن است - عساکر اسلام بر صوب این ملک کجا اقدام نماید - بدین کلمات مزور ، رای بد گهر سر از ربه طاعت بکشید و عاقبت الامر بدو رسید آنچه رسید ، بیت :

چو تیره شود مرد را روزگار همه آن کند کش نیاید بکار

رایات ظفر آیات از شهر جونپور ، مصرع :

که باد قلعه عالیش تا ابد معمور

با لشکر ها بعدد مور و مار بقصد آن که ، مصرع :

بر آر از سر موران مار گشته دمار

و بعزم شکستن اصنام و خون ریختن اعدای اسلام و شکار پیلان دشت که در ظلمات حوالی ’پدام تلاؤ‘ اند و از گاه بدایت جهان تا این عصر و آوان از هیچ تاجداری باختن آن شکار نشان ندادند و برای نظاره دریای ژرف و مشاهده بلاد جاجنگر که سیاحان بحر و بر ذکر اوصاف [آن] باشباعتی تمام و مبالغتی تام کرده اند و باز آنکه اطراف و اکناف ممالک هند شرقاً و

غرباً و قرباً و بعداً بشرف نظر همایون مشرف شد و جمهور سکن و اهالیان در ظل رایات عنایات خدایگان آسایش و آرامش یافته و دریای غرب همیشه در تصرف وزرای دولت بوده است متوکلا علی الله و معتصماً بحبله ، بیت :

از صف لشکر فگنده جنبش اندر دشت و کوه  
وز تف خنجر فگنده جوش اندر بحر و بر

رکضت فرمود و در ضمن این نهضت همایون و عزیمت مبارک فتوحات دیگر که شرح هر یک در محل خود آمده است بندگان درگاه را از عون و عنایت قادر مطلق دست داد ، والحق ، و نظم :

چنین کنند سلاطین ، چو کرد باید کار  
چنین نماید شمشیر خسروان آثار

و فاتحه فتوح فتح شهر گجیت و قلعه رای سالمین سیکهن بود که خنجر برق اثر خسروی درق شگرف را که با قلعه بلند فلک برابری داشت ، چون حرف از کاغذ برداشت و بطرفه العینی آنچنان حصن محکم مستأصل گشت و در جوانب و اطراف آن قلعه از درون و بیرون و صحرا و دشت بضرب خنجر های مبارزان که به هنگام حمله ایشان ، بیت :

قضا ز خستن ذلها نه روی بیند و نی ره  
قدر ز بردن جانها نه کیف بیند و نی کم

از کشتگان انبار و از خستگان تلال پدید آمد -

دوم فتح شهر تاسرم که از امصار اعظم و حصن های مستحکم ملک جاج نگر است و در ولایت آن (۱) را "تینیه" می خوانند و در هیچ عهدی [اهالی آنجا] خراج نداده الد و از هیچ لشکری تاراج نه شده ، از دست برد عساکر قاهره در نواحی آن چندان غنائم از آدمیان و چهارپایان بدست آمده که وهم هیچ مهندس بحصر آن نرسد - هم برین نسق هر روز شمیری نو فتح می شد و فتح تازه روی می نمود تا بتائید آسانی اعلام

دولت در حدود بنارس و سارنگ گڑھ سایه انداخت - رای چون روز بد نیکو بشناخت و پیش از فرار ، احمد خان و باکی پاتر را طلبیده اخیال و مال و تحف و ظروف بجهت خدمتی درگاه بر ایشان تسلیم نمود و پیلان چیده و گزیده هم در اول بجایگاهی حصین فرستاده بود ، بیت :

دولت ز کسی مباد چون برگردد از وی همه رایهای باطل زاید

احمد خان و باکی پاتر چون غلغل کوس های روئین و نای حری بشنیدند از پای در آمدند و پای کشان جان را بیرون کشیدند و خلاص خود جز بهزیمت ندیدند و از رعب و مهابت عساکر قاهره چنان سراسیمه تافتند "کأنهم حمر مستنفرۃ فرت من قسورة" ، و بحال رفع عرضداشت و فرصت خدمتی نیافتند ، سلاسل پیلان کشیده و در جنگل سارنگ کوه گذاشته و رای چتر و رایت خود بر جای خود رها کرده از بنارس در ارکاتین رفته - افواج چون امواج بجوشیده ، فوجها دنبال رای و بعضی بتعاقب احمد خان و دیگر افواج در نهب و تاراج و قلع و استیصال آن ملک در نشسته - افواجی که در پی رای رانه سمسمل رفته شخنه پیلان رای را بدست آورده و احمد خان بعجز امان التماس نموده و باستیان در آمده و بشرف خاکبوس درگاه اعلیٰ مشرف شده و به نجاحات و تشریفات کرات و مراحم و عواطف فراوان مخصوص گشته ، و افواجی که در قتل و قلع نواحی جاجنگر مشغول بود بزخم شمشیرهای آتشبار و نیزه های برق آثار دمار از نهاد کفار بر آورده - از تنها خرمن ها عیان و از خونها جویها روان شده و سرهای کشتگان توده بر توده افزوده چنانکه وحوش و طیور را طمعۀ قرنہا بوده - درین مقتل پیش بارگاه اعلیٰ زمانه امثال این ایات بزبان حال انشاد (۱) کرد ، بیت :

هر قتالی که اندران دو نفس تیغ را با کفت قران باشد  
صد قرون وحش و طیر را پس از آن فلک از کشته میزبان باشد

و هر جائی که در آن حدود صنی و معبدی و بتی و بتکده ای بود از تأثیر سم های مرکب اسلامیان چون گرد سوده پراگنده شده -

و بعد [از] آن که قلع و قمع آن دیار بدین مثابه رسید که دست عجز و استهلاک پنبه غرور از گوش رای او بیرون کشید، می گویند که همدین حال رای داهرچند خسر رای خس بدندان گرفته پیش داخل همایون ایستاده آمد و عرضه داشت (۱) که درین دیار [کس] نمانده مگر همه کشته و رای بشکسته:

باز آکه درین میدان کس نیست حریف تو  
شمشیر زدن از تو و از ما سپر اندازی

اگر بمرحمت فرمان شود رای را که بصلابت عساکر قاهره در گوشه خزیده و در خاک عجز و اضطراب غلطیده است جستجو کنند چه او آنچه کرد، یافت و هرچه کاشت، برداشت - این زمان کار بجان و کارد باسخوان رسیده و از خرابی و هرج و مرج دیار و استیصال و تفرقه اعوان و انصار حال او بهلاکت کشیده است و هر زمان بر زبان می راند، بیت:

دلم خراب و جگر پاره و تنم بی زور  
برین طریق و برین سان چگونه خواهم زیست  
چه اوفتاد، چه شد، هم چه فتنه قایم گشت  
کجا روم، چه کنم جان، چگونه خواهم زیست

و راگهو جیتا پنڈت را بجهت تفقد او التماس نمودند - بوفور رأفت و مهربانی که از حضرت خدایگانی در حق عامه رعایا و کافه برایا مبذول است ملتتمس ایشان بعز اجابت مقرون (۲) و فرمان استحضار بر دست راگهو بر رای صادر گشته - بعده راگهو خبر آورده که رای برسیدن فرمان همایون اعلی که نوید حیات جاوید داشت، مستظهر گشته "سعیاً علی الرأس لا مشیاً علی القدم"، استقبال نمود و سر بر خاک نهاده چنین عرضه داشت که "من بنده زاده آن درگاهم و جد من نیز از بندگان این درگاه بود مرا بعد ازین تاریخ جز بندگی و غلامی و طاعت آن درگاه [کار]

۱- در اصل: داشتند -

۲- در اصل: مقرون یافت -

دیگر نیست :

ز هرچه کردم و گفتم کنون پشیمانم بجز اطاعت درگاه شهریار زمن  
و برسم هندوان دراز بر زمین افتاد و از سر پیشانی تا ناخن پای همه تن  
بر خاک نهاده و از جاده ضلال بر منهج رشاد راست ایستاد و در روز  
پیل و مال هرچه بود به بندگان درگاه تسلیم نمود و از نوزده پیل نامور  
که در پیل خانه هیچ تاجور نه بود هژده پیل چیده و بی بدیل که در  
وصف هیچ وصفی و در نقش هیچ نقاشی شرح و انموذج آن صورت  
نه بندد و هر پیلی از شکوه چون کوه و از روی پیکر مهیب تر از جبل  
و در شکل و گوهر از یک دیگر بهتر ، بدرگاه اعلی بدست کسان خود  
ارسال کرده عرضه داشت که پنجاه و چهار زنجیر پیل داشتم ازان هژده  
این است که فرستاده ام و هشت پیشتر ازان روان کرده ام و بیست و  
هشت پیل احمد و باکی پاتر را دادم تا بدرگاه اعلی رسانند و یک  
پیل برای ناموس گجیتی داشته ام اگر فرمان شود آن هم برسانم و  
قبول می کنم که هر سال آن مقدار پیل که در بنارس برسد برای  
بیلخانه حضرت بملوک سرحد بهار و کژه تسلیم نمایم و چون آزاد  
گردانیده آن درگاه شده ام تا باشم از جاده بندگی منحرف نباشم و این  
عهد و موثیق را بسوگندهائی که در دین او اعتبار دارد مؤکد  
گردانیده -

و چون صدق اطاعت و اخلاص او متحقق گشت از حضرت آسمان  
رتبت فرمان شد که اگر رای در آغاز طریق بندگی و اطاعت سپردی ،  
قهر و سطوت پادشاهان چنین مملکت را تاراج نه کردی که در سعت و  
بسطت از تصور و احساس بیرون ، و در عمارت (۱) و حراثت از اندازه و  
قیاس افزون ، هر قریه مصری و هر مصری شهری و هر لکنای قبی تماشائی ،  
زمینش از سبزه ها چون روی صاف آسمان ، بساتینش از گلها چون ریاض  
دار الجنان ، خاکش رشک مشک و زعفران ، آبش غیرت چشمه  
حیوان ، اشجارش همه صندل و عود ، اطرافش پر از غالیه و حنا سود ،  
حسنش مستغنی از صفات ، و صفتش موافق این ابیات :

چوبش همه از صندل و از عود قناری  
خاکش همه از عنبر و کافور عجین است  
آبش همه از کوثر و از چشمه حیوان  
سنگش همه از لؤلؤ و یاقوت ثمین است

اما رای جاهل قدر عزت اطاعت این حضرت نشناخت - لاجرم این  
چنین ملکی از غرور و پندار بیک داو درباخت و آخر در تیه سخت  
مضطرب و در زاویه حسرت محتجب ماند -

عقل هر آنچه روز نخستین کند ز عقل  
در نائبات کان خلل قصر جان کند  
بعد از ذهاب عقل برای رکیک خویش  
جاهل ز جهل روز پسین عین آن کند

چون کسان رای با پیلان و اموال پیش تخت فرقه سای آمدند و سر  
بر خاک درگاه نهادند و زبان به ثنا و دعا گشادند و عفو و امان بجز و  
زاری خواهش کردند ، حضرت اعلی که بخشش و بخشایش سنت سنیه و  
سیرت مرضیه داشته ، رقم عفو بر قضیه آن که "من أقر بالذنوب  
يستحق العفو" ، به ید رحمت بر صحیفه حال او نگاشته و رایت رای  
بدو مقرر داشته ، خلعت ها و رحمت ها در حق او مبذول شد ، و  
کسان او بشریفات و انعامات محظوظ شدند -

بعد حصول این فتوحات و نظاره دریا و کسر بتخانه جگن ناتھ و  
تدمیر بت پرستان رایات ظفر نمای و اعلام جهانکشای شهر یاری بفتح و  
فیروزی و بهروزی :

جهان بکام و فلک بنده و ملک راعی امید تازه و دولت قوی و بخت جوان  
فتوح سوی یمین و سعود سوی یسار سپهر پیش رکب و زمانه زیر عنان

برصوب مقر جلال دارالملک دهلی مراجعت فرمود و بهمان منازل که [مخط؟]  
قدوم بود برای تتبع پیلان که در جنگل بودند [توقف؟] اتفاق افتاد و فرمان  
بر بن جمله داشت که چون غنائم به بلاد اسلام برسد بحکم خدای بر شریعت

مصطفیٰ قسمت شود ، خمس غنائم به بیت‌المال و چهار خمس علی فرائض الله تقسیم کنند ، تا ثنوبات آن به ایام دولت اعلیٰ مدخر شود و این نام نیک سردفتر ذکر جمیل گردد و این قسمتی است که در جهان تا امروز کسی نکرده است و مراجعت رایات همایون [آیات (۱) از؟] سنهیل هور و کوکی بر سمت کژره اختیار شده -

بنده وار عرض می افتاد چون مالک الملک تعالی و تقدس که مفاتیح فتوح آسمانی در قبضه تقدیر اوست و مقالید نصرت جاودانی به ید تدبیر او ، ذات عالم مدار خدایگان زمین و زمان را به غزو و جهاد و قلع نواجز اهل فساد و رفع قواعد اسلام و کسر معابد اصنام و نصب مساجد دین هدلی و خفض ابنیه اهل شرک و هوی و اعلاء کلمه علیا و اعلان شعائر شرائع مصطفیٰ ، موفق گردانیده و بمسامع همایون ترانه "وما النصر إلا من عند الله العزيز الحكيم" رسانیده و جیوش ناصره او را بمزیت "و فضل الله المجاهدین علی القاعدین أجراً عظیماً" زیب و زینت داده و ابواب اسباب "و حرص المومنین علی القتال" بر رأی عالم آرای او گشاده - بر حسب احراز این فضیلت که سعادت کبری و دولت عظمی است ، کمال همت و نهمت بدان مصروف و عنان حسن نیت بدان معطوف است که در اظهار آثار مجاهدت بر مقتضاه :

### "و جلالة الاخطار فی الاخطار"

ید بیضا نماید و در مضار غزا بر مبناء "بقدر الکد تنقسم المعالی" گوی مسابقت از سلاطین عالم بر باید و حدقه ملک و ملت بانوار جهاد و حدیقه دین و دولت بانهار جد و اجتهاد بصارت و نصارت یابد ، و آفتاب سلطنت او بجهان دیری از شرق تا غرب عالم بتابد و جهان قوت عهد حیدری و زمان قدرت عصر اسکندری و نور معجزه نبوی بر قضیه "زویت لی من الارض" در اطراف و اکناف جهان افاض پذیرد ، و هر روز و هر زمان مصر نو و ملک تازه در اعراض ممالک ییفراید و چون ذو القرنین زمام ممالک ربع مسکون در قبضه مقدرت شهر یاری آرد ، لاجرم به طرفی که نهضت می نماید بمفاتیح تائید ربانی ملکی می گشاید و هم بران صاحب آن ملک را بر رسم و آئین سکندر مقرر می فرماید :

گر سکندر خوانمت حق با منست از بهر آنک  
یافته ملک و امان هر دشمن بد عهد تو  
پیش عدلت عدل کسری عین عدوان آمده  
عدل کسری ظلم حجاج است آندر عهد تو

حق سبحانه تعالی ذات عالم طراز او را در جهانگیری و عدل  
گستری ابد الابد ، باقی و پاینده دارد و همواره فتوحات بسیار از  
بین و یسار قرین بارگه و همنشین پندگان آن درگاه باد - ارکان شهر یاری  
از کثرت شان مؤکد ، و بنیان جهاننداری بوفور شوکت ممد ، مرابط  
مملکت مملو از اقبال ، و مخازن دولت از اسوال مالا مال ، سپهر بلند با رای  
عالیش متفق ، و زبان جهان بدین دعا منطلق ، بیت :

ای شیر و پیل بسته به زنجیر طاعتش  
هم کامیاب شیری و هم کامگار پیل  
بر پشت پیل دولت باد استوار از آنک  
ناورد چون تو خسرو شیرین سوار پیل  
بادا همیشه زیر عمارت کبریات  
چون پیل نیلگون فلک صد هزار پیل  
بر آسمان فتح ترا آفتاب تیغ  
در دستگاه ملک ترا پائدار پیل

### (۱۵)

این مکتوب بجانب شیخ الشیوخ عالم صدر الحق والدین محمد اسماعیل  
دامت برکاته در آنچه شیخ الاسلامی ممالک بدو مفوض شده بود بقلم آمد -

---

تا انوار برکات توکل ارباب طریقت و آثار میامن دعوات مستجاب  
اصحاب حقیقت ، که اسرار غیب در مدرسه "و علمنا من لدنا علماً" بی  
واسطه سبق و تکرار شنوده اند و از حضيض عالم ناسوت در اوج ملک



لاهورت ترقی نموده اند ، در اطراف و انحاء و اکناف و ارجاء عالم شایع و مستفیض خواهد بود جانب وافر برکت و مجلس متوافر کرامت ملک المشائخ الکرام شیخ الشیوخ ، ملاذ طوائف انام ، کاشف اسرار الطریقت ، ناشر انوار الحقیقت ، عاصم الفرض و السنة ، قاصم الشریک و البدعة ، علم الهدی ، علامه الوری ، الجنید فی زمانه ، الشبلی فی آوانه ، شمس العارفین ، بدر الزاهدین ، صدرالحق و الشرع و الدین ، متبرک الملوک و السلاطین ، افتخار حجاج بیت الله الحرام ، و زوار الرکن والمقام ، زائر الحرمین الشریفین ، سمی سید الثقلین ، شید الله ارکان الدین بمکانه ، و زین الزمان ببدائع نطقه و بیانه ، در افادت علوم دین و ارشاد سالکان راه یقین دائم البقا و ذات پاکش از مکاره زمانه دون مصون باد ، بحق من قال ”و من یتوکل علی الله فهو حسبه“.

بنده و خدمتگار قدیم عین ماهرو ساکن خاتقاه اخلاص و متوطن زاویه اطاعت است ، عین عبودیت که به سکه ارادت از مجلس منقوش است بر عین تبلیغ که مستوی قسطاس وحدت تواند بود ، نهاده و برای صیرفی دنیا و دین و مبصر جواهر زواهر اسرار علین ، بقدر عجز و مسکنت ، نه بر اندازه عظمت و جلالت آن ، چنان تحفه فرستاده بود که کتاب کریم و خطاب عظیم که کنوز لطائف ربانی ، و رموز عوارف رحانی ، و قوت القلوب شخص مستمند و کشف المحجوب دیده آرزومند است و دیده جان در انتظار او بر راهگذر ”ولا تياسوا من روح الله“ داشته ، بسان قمیض یوسفی و دم عیسوی رسید - بنده وار باعزاز و اکرام تمام تلقی نموده و شرائط تعظیم و مراسم تکریم باقامت رسانیده و بقدر قدرت طبع کدر و قریحه خامده خود اقتباس فواید و التقاط فراید آن بذل مجهود کرد - چون در حرفی ازان اسرار من لدنی ظاهر و پیدا ، انوار ”یحیهم و یحبونه“ لایع و هویدا بود با ابن همه الطاف و اشفاق موفور و مراحم و مکارم نامحصور بر مقتضای کرم طبعی نه بر اندازه استحقاق این خدمتگار مبذول شده - تن همه گوش و جان مشتاق واله و مدهوش گشت :

والله لو وقع السعیر بمهجتي اغطيتها ورأيت ذاک یسیراً

ببشارت آنکه منصب شیخ الاسلامی ممالک بذات وافر کرامت آن

رکن و مقام سعادت اولی و آخری و کعبه حاجت دنیا و عقبی و صدر نشین صفا و محرم عالم وحدت و کبریا ، زیب و بها یافت و حق در مرکز خود قرار گرفت - گل دل متنسم و شگوفه جان متبسم گشت ، و بعد ادای حمد باری تعالی جل و علا آن شغل متعسر و سایر اشغال را که بذات اشرف مشرف شده ، تهنیت کرده و انواع عواطف و اصناف عوارف که از بارگاه سلاطین پناه درباره آن مجلس مبذول شده و جملگی مطالب و مآراب آن خدمت که بی کم و کاست ، بی واسطه طلب و وسیلت درخواست از حضرت سلطنت ، که نوازش خاصان و پرورش مخلصان سیرت حمیده و عادت گزیده حضرت آسمان رفعت است ، بیاعت کرم عام و داعیه اصطناع دوام ، بحسن نجاح آمده - شکرهای فراوان و ثنای بی پایان گفته آمد الحمد لله علی ذالک!

این در مثال واجب الامثال مسطور که مادام مردی لایق برای تصرف و مراحمی که مبذول شده است ، فرستاده شود - ادرار وظیفه و نان اوقاف متوقف باشد تا چنانچه تذکره منقح و مصحح ارسال افتد بران جمله باز پیوندد ، و چند دیهی که در تصرف امیر احمد است آن مشروط بشرط است ، یعنی چون او را عوض تعیین گردد از تصرف باز ماند - این بنده منتظر و مترصد آینده است چون بیاید بدانچه مأمور و مأذون گردد ، بدیده و دل انقیاد نماید -

ملتسم آن که تشریفات مکاتبات متواتر باشد و ورود امثله متوالی عالی ، تا سعادت دو جهانی و حظ دیده و جان از ضمن آن حاصل و متواصل گردد و عنوان تفاخر و دیباچه مباهات بود -

### (۱۶)

این عرضداشت که در باب تقرر اوقاف عرصه ملتان بحضرت اعلی رفع شد بر وفق التماس اصدار یافت -

---

عرضداشت کمترین بندگان عین ماهر و برآنجمله حسب حکم که در

باب تصحیح و باز آوردن قریات و زمین ملک وقف بوقت محاسبه<sup>۱</sup> ملتان از دیوان عالی وزارت دام عالیاً داده اند چنانچه نسخه<sup>۲</sup> این ارسال افتاد - کیفیت اوقاف بدین جمله است :

**دفعه ۱-** اوقاف سلاطین ماضیه نور الله مضجعهم - وقف سلطان معز الدین محمد سام غوری دو دیه است [برای] مسجد جامع ملتان و پنج درس از مدرسان و مکرران و متعلمان و ارباب مسجد از مؤذنان و مکبران و مصارف دیگر از [قسم] مصلاهاو پوریاها و روشنائی و عمارت مسجد وقف کرده ، و این همه خیرات بدین بریسته است ، حسن اهتمام حضرت اعلیٰ در باب عمارت مسجد مذکور بود تا این خدمت بالتاس شیخ الاسلام که متولی این اوقاف است بدو سپرده و فرمان شده بود تا یک کورت وجه این عمارت از جهت آنکه خرج بسیار آورده از محصول دیوانی دهند، بعد ازان هم از سهام آن دو دیه که برای عمارت مسجد معین است مرتب شود -

وقف خان شهید دو دیه است که بدرس خود و نان مدرس و مکرران و متعلمان وقف کرده ، اگر در وقف از روی شرع سخنی باشد اما خرج بدو وجه است که این طوائف در بیت المال استحقاق دارند -

وقف مسجد جامع طلبینه که آن را نیز وقف سلطان معزالدین محمد سام می گویند ، یک دیه است و مصارف آن هم برین منوال است -

وقف سلطان شهید که زمینی از سواد در خطه ملتان بر نمازگاه ملتان و مسجد وقف کرده و نان امام و مؤذن مسجد و مرمت نمازگاه بران وجه است - بنده کمینه را واجب این بود که وقف سلطان شهید را که مخدوم مخدومان این بنده کمینه و عامه جهانیان است بالاتر نویسد ، اما بسبب ترتیب ولی ، اوقاف سلاطین قدیم مقدم افتاد -

**دفعه ۲-** اوقاف دانشمندان و مشائخ و امراء که دیه ها و زمینها احیا کرده و حصه های ملک معین دارند بتدریج [و] چنانچه رسم و عادات است ، حصه دیوانی نیز وقف کرده - در حصه ملک سخنی نیست سخن در حصه دیوانی و دانشمندان و مشائخ مذکور که دعاگویان خاص خداوند عالم (۱)

و فقیر اند - در آن وقت که رایات اعلیٰ در ممالک شرقی بر صوب جاج نگر سایه چتر افکنده ، ایشان بختات قرآن مشغول بوده اند - اگر حصه دیوانی بوجه صدقه مرحمت شود همه مستحق اند - تمامی حاصل آن اوقاف چیزی سهل است و ملتان هفتصد ساله اسلام دارد - خلق ملتان بانواع حوادث در اطراف افتاده بود و در ملتان هیچ رونقی نمانده - بعهد دولت هایون اعلیٰ که بدامن ابد متصل باد ، ملتان که شهری قدیم است گذشته و رفته از سر نو آباد شده - خلقی بطمع ملک وقف قدیم باز می آیند - بنده کمینه را چه مجال و ادعا (۱) که امثال بموقف عرض رساند ، اما چون ملتان کارنامه خداوند عالم است بنا بر آن گستاخی نموده و عفو اسید داشته -

درین باب هر آنچه فرمان بمرحمت شود بفرمایند تا ملک ملوک الشرق و الوزراء عین الملک قریات و زمین ملک وقف مذکور بر قرار گذشته مقرر دارد و بر حکم فرمان اعلیٰ رود تا پسندیده افتد بمشیة الله تعالی بالامر الاعلیٰ اعلاه الله دائماً و نفذه شرقاً و غرباً ، بالمشافهة فی الحادی عشر من صفر ختمه الله بالخیر والظفر سنه ۷۶۳ ثلث و ستین و سبع مائة ، نحمده و نصلى -

### (۱۷)

این مکتوب نیز بجانب شیوخ الاسلام صدر الدین محمد ادام الله برکاته در باب اعانت اولاد ملک قطب الدین مرحوم که او مردی محترم بود و بعد وفات اولاد او در تنگنای فقر افتاده در قلم آمد و در صدر مکتوب "براعت الاستهلال" رعایت نموده شد -

تا اعانت اخلاف اکابر و اشراف و اغانت اصحاب صلاح و عفاف که از نوائب زمان و شوائب حدثان در تنگنای فقر افتاده باشند بر قضیه "ارحموا ثلثاً غنی قوم افتقر" مستحسن خواهد بود و به تربیت ایشان

رضای الهی از آئینه عنایت جمال خواهد نمود جانب وافر کرامت خداوند شیخ شیوخ الاسلام سلف اولیاء عظام ، خلف اتقیای کرام ، صدر اکابر عرصه دین ، بدر اعالی خطه یقین ، شید الله ارکان الدین بمکانه ، ملجاء و ماوای وضع و شریف و قوی و ضعیف باد - بحق من قال ”وتعانوا علی البر والتقوی“ -

بنده درگاه اعلیٰ عین ماهر و که معتقد [آستانه؟] باند پایه شیخ الاسلام صدر الحق والدین و شیخ الاسلام والمسلمین و متبرک سجاده با جاده جانب وافر کرامت مولوی [است] عین عبودیت بر زمین موالات می ساید و خادم وار باز می نماید که حسن وفا و کمال مروت و فرط فتوت آنست که در باب اولاد اصحاب مصادقت و ارباب مخالفت که سر در نقاب حجاب کشیده باشند ، بقدر وسع و امکان معاونت کرده آید ، چه این نوع از کمال انسانیت است - اگرچه خدمتگار آن محل ندارد اما باصحابی که بدین خصال موصوف اند اقتدا می کند و می گوید :

گر دسته گل نیامد از ما هم هیزم خشک را نشائیم؟ (۱)

غرض از تمهید این تشبیب آن که ملک قطب الدین دبیر مرحوم فاض الله علیه سجال الرحمة والغفران و اسکنه بحبوحة الجنان برادر مهتر آن کهتر بود و حقوق فراوان داشت ، بنا بران به جانب وافر کرامت التماس و اقتراح رفت تا مسئولات آن مرحوم صد و پنجاه تنگه نقره و دو نصیب طعام که در خانقاه شیخ شیوخ الاسلام نظام الحق والدین نور الله مرقدہ معین دارد ، بحسن اهتمام از شیخ حسن و شیخ زاده هارون که خدایش از انواع شوموسی باز آرد و از بیدای سکر بفضای صحو رساند ، بدهاند و خدمت مولوی این مسئلت را اجابت فرمود و بقلم مبارک بجواب مؤکد درانیده -

بر مبناء آن که ایفاء وعده از عادات انبیاء مرسل است کما قال الله عز من قائل ”واذکر فی الکتاب اسمعیل انه کان صادق الوعد وکان رسولاً نبیاً“ و بر مقتضاء ”انجز حرماً وعد و سح سحاب اذا رعد“ اتمام

این موعود در ذمه کرم خود لازم فرمایند ، چه پسران این مرحوم بس پارسا اند و در عبادت خدای تعالی ثابت و راسخ و فتر محیط حال ایشان شده ، این خیر بر محل [و] بر موقع است ، عند الله ماجور و عند الناس مشکور باشند -

## (۱۸)

این مکتوب بجانب وافر کرامت ملک المشائخ قدوة الاولیاء اضعف الزهاد والاتیقاه رضی الحق والشرع والدین دامت برکاته در قلم آمد -

تا به آثار برکات دعوات مشائخ و صلحاء دفع آفات و بلیات خواهد بود و عروس امن و امان از آئینه معدلت ارباب عدل و احسان بوجهی بهتر جمال خواهد نمود ، عالم از انوار برکات و آثار کرامات ذات ملک صفات ملک المشائخ رضی الحق والدین مع سائر القابه العالیه منور و فرخنده باد بحق من قال "ان اکرمکم عند الله اتقاکم" -

خادم درویشان بلکه حلقه بگوش ایشان عین ماهرو از حضرت احکم الحاکمین که مورد حکم ازلی او از شائبه ظلم مصفا است و قصیده حکمت بالغه اش بشه بیت عدل و احسان مقفی ، بتضرع و زاری التماس می نماید تا عین سریریت بصر و بصیرت او بکحل داد و انصاف مکحول گرداند و از حسیض عدوان بشرف اوج نصفت که شرف آدمی بدان منوط است رساند ، و تسلیات مناسب احوال اتقیاء و تحیات مطابق اوقات اولیاء که از مطالعه آن نسیم "سلام علیکم طیم" بمشام ارباب وصول واصل گردد بدان جناب جنات نزعت و آستان آسمان رفعت می رساند و باز می نماید از آنگاه باز که درر غرر خبر نبوی و جواهر زواهر حدیث مصطفوی که "عدل ساعة خیر من عبادة ستین سنة" بگوش هوش این کهنتر رسیده است و بسمع انقیاد شنیده ، همه همت و نهمت بدان مقصور و موقوف و منحصر و مصروف است که خود را در سلک این فرقه کرام منسلک گرداند تا از عدل بی نصیب نماند - اگر تقدیر

آسمانی موافق تدبیر انسانی باشد این معنی دست دهد ، بیت :

ایوان مراد بس بلند است در وی بهوس رسید نتوان

از خاطر پاک شما درویزه کرده می شود تا حق تعالی این معیب را از رذائل ظلم که ”الظلم ظلمات يوم القيامة“ نگاه دارد و بفضائل عدل که ”اعدلوا هوا قرت للتقوى“ رساند -

غرض از تشبیب این کلمات و ترتیب این مقدمات آنست که مولانا حاجی بهاری که اعتزا بسده معلی و انتبا بعته والا دارد ، مکتوبی که بر خواجه حسام الدین جنیدی که در کار عدل چون تیغ دو دم است بزبان قلم باز نموده که چون کارکنان اچھے را بکاری حاجت می افتد بیگار می کنند و دشنام قبیح که موجب حد است می دهند و اگر ایشان را بمال حاجت می شود بمحس کردن در محبس تنگ و تاریک می فرمایند و در حال هزار و دو هزار تنکه بلکه زیادت می ستانند و از هیچ کس باک نمی دارند - علما و مشائخ برای دفع ظلمات معاصی باقصی الغایه کوشیدند - بقدّم رفتند و بزبان گفتند ، نافع ندیدند - آیات ”ونصحت لكم ولكن لا تحبون الناصحين“ و ”ولا ينفعكم نصحي ان اردت ان انصح لكم ان كان الله يريد ان يغويكم“ بر ایشان خواندند و سکنه را بخدای ”نعم المولى و نعم النصير“ سپردند ، و آیه ”و حسبنا الله و نعم الوكيل“ تعلیم کردند -

لله و لرسوله اعانت سکنه و نصرت ایشان بر ذمه کرم واجب شمرند و چند سطری جانب مقطع ولایت اچھے خواجه کمال الدین (تاب الله عليه توبة نصوحاً) بر سبیل عظمت و نصیحت ، نه بر طریق توبیخ و تقریع - در قلم آرند و از فرمان باری جل و علی و از رسول مزکی و معلی و اولی الامر (دام الله ملکه و سلطانه و اعلی امره و شأنه) اعلام دهند و ثوابی که بعدل و احسان موعود است خبر کنند - ”یتذکر او یخشی“ -

چون مقطع اچھے بتوفیق عدل و احسان موفق گردد و سکنه از ظلم این گردند روح مطهر شیخ المشائخ قطب الاولیاء ، قدوة الزهاد والاتیقاء ، جلال الحق والدین قدس الله روحه المقدس از ذات مواوی شاد شود و شادی روح مقدس ایشان کافی است -

این محرر از اشارت بدعا بود و بعد ازین تا بدیر بدعا باشد و در صدر مکتوب نبشته که آن نامه بحکم اشارت بابشارت خدمت شیخ در قلم آمده است -

مقرر و روشن بر ضمیر منیر مولوی باد که این کارکنان اچھے اگر این چنین می کنند عجیبی هم نتواند بود ، چه شعر :

الظلم من سم النفوس فان تجدد ذا عفة فلعله لا يظلم

اما چند آیه که بر سبیل استشهاد آورده است منبّی و مشعر از انست که کارکنان اچھے از ظلم و تعدی (والعیاذ بالله) متابع فرعون و موافق قوم مهتر نوح اند و حاش لله بمقام انبیاء رسیده و بدین ادعا متنبّی گشته که همه آیات مستشهد دیگران ناموزون ایراد کرده است ، پس ازین جا بعبارت ظلم کارکنان اچھے ثابت می شود و به اشارت ظلم این کهتر - چه اگر او مرا عادل دانستی فحینئذ یر من نبستی و دفع ظلم از من طلبیدی - زیرا که آمر و حاکم بر ”کمال تاج“ منم ، از ذکر آن دفع ظلم چگونه شود - شاید بر سبیل استشفاع و منت چیزی بنویسد و او را قدرت آن نباشد که بدان [جا] برود -

فی الجملة مضی ما مضی ”کمال تاج“ را استدعا کرده ام او نیز برابر او بیاید - چند چیز که از ظلم او باز نموده ، اگر صدق است بر او توجه کند تا او را از ظلم منع به سزا و زجرى باستقصاء کرده شود و مالی که او بناحق سته باشد ازو بیرون آید و سکنه اچھے به برکات انفاست متبرکه مشائخ در ظلال عدل و احسان مرفه الحال و فارغ البال روزگار گذرانند ، و اگر گوید که من مردی درویشم ما را با تو چه کار؟ اگر این باعثة حسبه لله است بر قضیه آیت ”وتعاونوا علی البر والتقوی“ بیاید آمد و مظلومان را نصرت باید کرد ، تا بانصاف رسند و اگر این سخن مشوب بغرض خود است ، از خود نمائی و زبان آرایی این نوع کجاروا باشد که در ایذاء برادر مؤمن کوشد ، بلکه در اراقت دم او سعی نماید ، نه این ظلم بالاتر ازان باشد که کارکنان را بدان موسوم و موصوم کرده است ”اتامرون الناس بالبر و تنسون انفسکم“ این کلمتی نتیجه نفثة المصدور بود -



از آغاز و انجام و فرجام و نافرجام بعین عفو و اغماض نگرند - حق سبحانه و تعالی بپایان صفای عقیدت و تقای طویت مشائخ کبار که بشعار "والسابقون السابقون اولئک المقربون" مشرف و مکتسی اند، ظاهر و باطن ابن بیچاره را بحلیه عدل محلی گرداند و طراز بقای شما را که سبب مدار عالمیانست بدامن ابد هم اتصال دهداد :

وهذا دعاء قد تلقاه ربنا بحسن قبول قبل ان ترفع الاصوات  
الدعاء كما سبق -

### (۱۹)

این مکتوب بجانب ملک المشائخ و الاولیاء  
رضی الحق والدین دامت برکاته در قلم آمد -

واردات انوار الهی و نازلات اسرار نامتناهی که از مشکات "الله نور السموات والارض"، بر قلوب ارباب صدق و صفا و اصحاب تسلیم و رضا که بر فناء فنا برای ادراک بقای جاودانی بر حکم آیه "موتوا قبل ان تموتوا"، سر نهاده اند و نفس مطمئنه را باخلاق رضیه و اوصاف مرضیه از عوائق و علائق قطع داده، فیضان می یابد و بران موجب ایشان را بر مقتضاء بیت :

بمیرای دوست پیش از مرگ خود گر زندگی خواهی  
که ادیس از چنین مردن بهشتی گشت پیش از ما

هر ساعتی حیاتی تازه، که آن در وصف نمی آید، حاصل [است]، قرین ذات ملک المشائخ رضی الحق والدین (که ذات پاک او مهبط این انوار و عنصر شریف او عالم را مدار، و ذات عالی صفاتش قدوه این فرقه کرام و منتدای آن طبقه عظام است) باد، بحق من قال "الله ولی الذین آمنوا یخرجهم من الظلمات الى النور" -

عین ماهر و که بمصادقت و صداقت ارباب عرفان و اصحاب معرفت

و ایقان مفتخر و مباهی است طرف خدمت و تحف مدحت از نقای طویت و صفای عقیدت تبلیغ کرد و عرض نمود که کتاب کریم و خطاب عظیم که از جناب کرامت مآب صادر بود، برین خدمت‌گار که حلقه بگوش درویشانست، رسید، الحق سراسر مشحون به اسرار حقایق ربانی و مملو بدقائق انوار سبحانی بود، و مواعظ و نصائح که در مطاوی آن مندرج بود و فرائد فوائد آن تذکره بل تبصره معاینه شده، بقدر فهم رکیک خود بگوش هوش استماع نموده، خادم وار تلقی کرده آمد. اما چند کلمه که ازین کهمتر رسانیده اند، نه چنانست که باز نموده اند، بلکه تضریب و تخلیط کرده اند و در آنچه قاضی اچھے در عالم آباد بدین کهمتر رسانیده اند که شیخ رضی الحق والدین یک بانگ نماز در اچھے بر آنچه معهود بود، زیادت فرموده است، این کهمتر هیچ نطق نزد و بدان ملتفت نشد و دانست که صواب همان خواهد بود که ایشان فرموده اند. بعده چنان رسید که خطیب زیادت کرده است و برای این کار میان قاضی و خطیب گفتگو می شود و جانبین بروایات فتاوی مجادله می کنند و کار از مجادله بمقاتله قریب شده. این کهمتر گفت، اگر منازعت ترک آرند بهتر باشد. چنانچه در قرآن مجید "لا یأتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه تنزیل من حکیم حمید"، آمده و نیز "ولا تنازعوا فتفشلوا وتذهب ربکم"، و نباید که این معنی پیش رسد و نا محمود نماید. و می گوید چون مقصد اصلی و مقصود کلی اتباع حق است "فاذا بعد الحق الا الضلال"، گفت و شنود سبب خون ریزی است، هر دو طائفه راه حق می دانند، بدانچه حق است اتباع نمایند و مقالت زیادتی در باقی کنند و نیز گفت، خطیب را واجب بودی که با من مشورت کردی و إذن طلبیدی که بنده از خدواند عالم فرمان دارد و إذن یافته است و اگر آنستی که از جهت رضای شیخ رضی الدین و حرمت روضه شیخ جمال الدین و احترام قبه شیخ الاسلام بهاء الحق والدین رضی الله عنهما و هوسداشت رضای خداوند شیخ المشائخ صدر الحق والدین (شید الله ارکان الدیو بمکانه) بودی خطیب را بیاوردی و باز پرس کردی که چرا بی إذن من شروع کردی.

و درین محل بر طریق استشهاد گفته شد که "باربلدا"، را سلطان قطب الدین در دهلی گذاشته و او ارادت به مولانا ضیاء الدین سنای

داشت - مولانا ضیاء الدین روایت فرستاد که چون امام در نماز جمعه "سمع الله لمن حمده" بگوید ، مقتدیان "اللهم ربنا لك الحمد" گویند و پیش ازین لفظ "اللهم" نمی گفتند - دانشمندان دهلی چنانچه رسم است درین مساعدت بنمودند و جمع شدند بر "باربلدا" رفتند که در غیبت سلطان "اللهم" درین محل زیادت می کنید - مگر فرمان صادر شده است؟ "باربلدا" ممنوع شد [که] دیگر جمعه نگویانید -

فی الجمله این مصالح اگرچه امور دینی است اما اذن اولی الامر، امام یا نائب او می باید - همین قدر سخن گفته شد و هم متصل این بر سین استثناء ذکر رفت که خطیب اگرچه در وظیفه این جانب فرو گذاشت کرد با او چه گویند؟ نباید ازین سبب خاطر مبارک مشائخ کرام آزار یابد و این سخنان بر نهج ادب گفته می شد و حاضران جمع می شدند "و کفی بالله شهیداً" این کهتر از جهت خود اغراض کرد و از خطیب گذشت و هیچ بی ادبی نکرده است - خاق اچھے و ملتان عفی الله عنهم این سخنان را تغییر و تبدیل کرده رسانیده اند -

و آن که درین باب کافور نبشته بودند این همچنین بود که در عرضداشت بندگی مسند عالی (دام عالیاً) نبشته که من هر چند درکار اخواند خان جهد می کنم مفید و مستمر نمی آید - چه عین الملک منازعت و مناقشت می کند و از جد اخلاص من مشائخ اچھے می دانند و درین باب نوشته اند و در معرض تعریض بلکه تصریح آن نبشته همین کافور داشت - (کذا) این کهتر بر سبیل دل ماندگی بخدمت شیخ شیوخ الاسلام این معنی باز نموده که ایشان را گمان تعریض اصلاً در خاطر نبوده باشد - و داب ذات شیخ جال الدین و خدمت ایشان آنست که هر که رقعہ بشفاعت طلبد ایشان بدهند و ذات پاک ایشان که بزیور "الا من اتى الله بقلب سليم" مزین است بر خداع و مکر حمل نکند - این کهتر بقیقت دانست که همچنین است -

اما کیفیت دادیگی برین جمله است که این کهتر می گفت که قاضیان معظم و دادیگیان محترم که در شهر دهلی و شهرهای دیگر بوده اند ، هر دو یکبار در محکمه نشسته اند و هر حکمی که قاضی کرده ، دادیگ به تنفیذ

رسانیده اما آنکه دادیگ اچھے روایت‌ها فرستاده بود در آن محل بر سبیل حکایت گفته شد که این محترفه تقریر کرده اند و حواله بر مولانا معز بهاری کرده ، و مولانا معز به وفات سلطان مرحوم معزول شده است ، و در فرمان خود این معنی منطوق نیست ، و این همه [که] گفته شد بناء بر آنکه مادهٔ منازعت منقطع شود -

این کمتر را از آنچه خطیب إذن نه طلبیده و بانگ نماز سوم اقامت کرده اندک و بسیار بر خطیب‌گرانی خاطر نیست - چه این امر مستحسن است - اگرچه إذن نه طلبیده و لیکن آن که برای وظائف قاضی و دادیگ بیکدیگر گفتگو دارند ، دران نیز ملتفت نه ام - چه این وظائف معروف و مشهور است اگر جانبین رجوع کنند که [فرمان] حضرت چگونه است ، بهتر باشد -

و آنچه در باب سید جمال الدین نبشته بودند ، بالله الغالب المالك الملك الحي الذي لا يموت ، که وقتی از خدمت شاپیش این کمتر شکایت نکرده است و این کمتر بران نظر داشت که چون حصار عالم آباد عمارت کرده اوست و زحمت فراوان تحمل افتاد ، آن را در پناه درویشی اندازند تا بواسطهٔ آن [اورا] بقاء حاصل آید و از اعداء مصون ماند -

فی الجملة خلاصهٔ این ابرام آنست که اگر بسببی خاطر مبارک آزار گرفته باشد ، این کمتر بگناه خود اعتراف و اقرار می نماید و باذیال اعتذار و اهداب استغفار تشبث و تمسک می کند - چون ذات وافر کرامت شاپا متخلق باخلاق الهی است ، عفو ارزانی فرمایند و بکرم در گذرند ، بیت :

این نگویم که معذرت بپذیر قلم عمو بر گناهم کش

(۲۰)

این مکتوب بملک المشائخ رضی الحق والدین ،  
 ادام الله میامن انفسهم المتبرکه ، در قلم آمد -

صحیفهٔ ارشاد مولوی که از معانی "فی صحف مکرمة" مقتبس و از

اسرار "وعلمناه من لدنا علماً" مستنبط، و در هر حرفی ازان انوار مشاهده واضح و در هر سطری ازان اسرار مکاشفه لایح بود، بدین خادم ارباب طریقت و اصحاب حقیقت عین ماهرو که صحائف اعتقاد او بلطائف اتحاد آراسته و بر صفائح ضائر و خواطر او نقش اخلاص آن آستان آسان پایه نگاشته است وصول یافت - بدست ادب ستده و باعزاز و اکرام تمام مطالعه اقتاد -

در ضمن آن مندرج بود که بدر الدین قیاز و "کمال تاج" از ملتان آمدند و بر خلق محدثی وضع کردند - تمام خلق در فریاد شد و این محدثی در اوائل که شهرها آبادان بود و خلق جمعیت و رفاهیت داشت، سلطان مرحوم دور کرده، چون خلق متفرق شد و عاجز گشت، در وقت این چنین بادشاه (حق تعالی او را بر سر مسلمانان بسیار باقی دارد) این چنین محدثی بر مسلمانان بار نشود - وقتی که محدثی نبود همه خلق بدشواری می گذرانیدند تا این کورت چگونه توانند بود، و بیست و پنج نفر از هندوان که در دکان می نشستند، همه درین داخلند، بر ایشان جزیه دراز بار می کنند، دیگر قسمت چگونه طاقت آرند -

مقرر ضحیر انور مولوی باد که خادم ارباب طریقت، کارکنان اچھے را هیچ محدثی نفرموده است و درین وقت متأمل و مترددم که ایشان کدام محدثی وضع کرده اند و در متن صحیفه محدثی معین و مکشوف مکتوب نبود که بوقوف پیوند و آنکه ذکر عسرت و دشواری حالت خلق مسطور بود، اگر ازین خلق مراد لشکریست شاید و باشد و اگر محترفه، در عهود ماضیه از عهد سلطان علاء الدین الی یومنا نیکو یاد دارم وقتی این چنین وسعت نبود، روزی دو جیتل یا سه جیتل ایشان را مکسب بودی، چنانکه حائک [به] دو جیتل چادر بافتی، این زمان سی جیتل می ستاند، و درزی به چهار جیتل یکتا دوختی، درین وقت به سی جیتل راضی نیست، و اگر پیش ازین بر ایشان درین باب سخنی گفته می شد، عذر غلاء غله پیش می آوردند - این زمان غله بر نسبت عهود ماضیه بارزانی باز آمد، ایشان از اجرت محال که در وقت قحط می ستدند، باز نمی آیند - درزی هیچ بانصاف سر در گریبان نمی کند و چادر باف همه طرف خود می بافد - قضیه مردم با این طائفه آنست که "ومن یظلم الناس یظلم" -

بر ضمیر منیر مولوی روشن است که اهل لشکر حامیان دین و دولت اند و نگاهبان ملک و ملت و قهر اعداء بدستکاری ایشان منوط و مربوط و لطف اولیاء بترفیه حال ایشان همواره متعلق می باشد و شما را نیز همت بر ترفیه روزگار آن حماة حوزه اسلام می باید داشت که اعلاء معالم سنت و احیاء مراسم شریعت باعتضاد ایشان دست دهد -

## (۲۱)

این مکتوب نیز بجانب ملک المشائخ رضی الحق  
والدین دامت برکاته در قلم آمد -

فوحات طیبۀ نامۀ مولوی که انموذج اسرار نامۀ الهی است و نسیم اطیب آن بوی کلبۀ عطار را منسوخ می گرداند و نفحات کتاب مستطاب سیدی که نکته جنان بجان ارباب اخلاص و اصحاب اختصاص می رساند ، پیک نیک اختر و قاصد خجسته منظر بمشام این کهتر ، کریج الورد الاحمر و المسک الاذفر ، رسانید - گل دل که از خزان فراق ذبول یافته بود از نضارت [وصال؟] طراوت پذیرفت و فرح "فروح و ریحان" به دماغ دل متصاعد گشت - سبحان الله ، بیت :

آن قاصد از کدام زمین است مشکبوی  
یا نامه درچه داشت که عنوان معطر است  
بر راه باد عود بر آتش نهاده اند  
یا خود دران زمین که توئی خاک عنبر است

آنچه در باب ورود درویشان و کثرت وفود ایشان و قلت محصول قری و دست مراد نایافتن برعایت ارباب قری شمه ای بزبان قلم اعلام فرموده بودند ، روشن شد - عرضه می افتد که چون نشر مکارم و طیب مراحم شما در اطراف و انحاء و اکثاف و ارجاء عالم متضوع و منتشر است بر مبناء "والمشرب العذب کثیر الارحام" همین اقتضاء کند و باز نمودن درین باب بمحضرت خدایگان عالم خلد الله ملکه بجهت مسافت بعیده حالا

تعدری دارد - امیدوارم که چون رایات ظفر آیات هایون اعلیٰ مظفر و منصور و مؤید و سرور برصوت دارالملک دهلی بمبارکی و سعادت درکنت عصمت ربانی مراجعت فرماید ، آن مطلوب بخوبی منتظم و متمشی خواهد شد ، خاطر مبارک را مشغول فرمایند که زود تر و نیکوتر عنان دولت حضرت سلطنت بسوی مقر جلال معطوف شود و صبح مراد از افق امانی طالع گردد -

دیگر درباب غلبه میل [سیر] لب آب در قلعه اچهه ، صانها الله الی یوم الحساب ، بر نمطی که اشارت رفته بود ، همچنان است ، چه اچهه شهری قدیم و چندین مساجد و مدارس و معابد بزرگان دین و اقطاب زمین آنجاست که خاطر این کهتر بدان طرف سخت متعلق است و هم برین نیت چهارم ماه ربیع الاول بمشیه الله تعالی و عنایت بر سمت اچهه عزیمت مصمم است - حق سبحانه و تعالی ببرکات دعوات نامیات شا این کار متمشی گرداند و دل بندگان خود را ازین تردد فراغی محصل و میسر کند -

و آنکه ارادت خداوندی برین است که این کهتر بشرف مصاحبت مخدوم زاده مکرم و مشرف باشد و این معنی از شفقت تمام در قلم مبارک آورده اگرچه این نوع محض تربیت است اما کهتر نمی خواهد که مخدوم زاده از بندگی شا دور باشد و حرقت فرقت اعزه و کربت غربت اختیار کند - خاطر شا که طرف این کهتر باشد همان کافی است ، بیت :

از تو نکم توقع پرسیدن اندیشه تو تمام باشد ما را

دیگر متن افترای قیهاز که ”انتن من جیفه واقبح فی خلقه من خیفه“ عبارت ازان است بقلم عنبر نسیم و خامه عبرشمیم که نه لایق آن بود و بصورت رفته ، معلوم شد - بیشک همچنان است که فرموده اند و صحیح و صدق همانست که نبشته اند - چه قیهاز در باب این کهتر نیز افتراهایی بسیار کرده است و ندانسته که اگر پیش تخت فرقدسای اعلیٰ برسد ، بوقت باز پرس چه جواب گوید - و مردم که بکار دنیا مشوب است کجا تواند که نامه جریمه و جفای این طبقه را بزال عفو شسته گرداند - شخصی که بر اصحاب دنیا که به مکافات غریزی و طبعی مشهور اند ، افترا کند ، بر مشائخ که بحلم و کرم و تسامح و تحمل

موصوف اند، چگونه نکند و خوف و خشیت باری جل و علا چه نوع او را باز دارد و این معنی را از افتراهایی که بر من کرده است به قیاس بعلت منظوقه می دانم - در خاطر مبارک ازین جهت تردد راه ندهد - والسلام -

## (۲۲)

این مکتوب به سیدالسادات منبع الجود و الکرامات، جلال الحق والشرع والدین احمد بخاری مد الله ظلاله در قلم آمد -

تا ببرکات خاندان رسالت اسباب عدل و احسان منتظم، و بتأثیر میامن دعوات دودمان طهارت، اساس جور و عدوان منهدم خواهد بود و صورت امن و امان از سرا پرده ادعیه صالحه ارباب تصوف و عبادت و اصحاب تبیل و زهادت جل خواهد نمود و سادۀ سیادت و فتوی و سجاده زهد و تقوی بذات شرع شعار اسلام رفتار و عنصر ملائک اقتدار ملک السادات جلال الحق والدین، که خلق پسندیده حضرت مصطفی و مجتبی و خلاصه سر "لا اسئلكم علیه اجر الا المودة فی القربی" است مکرم و مشرف باد بحق من قال "یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیراً" -

بنده درگاه نبوی و خادم بارگاه مصطفوی عین ماهر و محبت اولاد رسول و مودت احفاد بتول فرض عین و عین فرض می داند و زبان خود را بکلمه "اللهم صلی علی محمد" مزین می گرداند که او را حضرت صمدیت زبان محمدت سرای عترت رسول داده است و موالات ایشان در نهاد نهاده، بر عالمیان شرف و مباہات دارد و بدین موهبت عظیمه و عیش جسم شکر حق می گزارد و نفحات خدمت و فوحات عبودیت بجناب مستطاب می رساند و باز می نماید که درین وقت چنان روشن شد که عارضه ای بعرضه مطهر سید بزرگوار که مظهر "انی تارک فیکم الثقلین کتاب الله و عترتی" است راه یافته و بدین موجب انکسار و انتشار و اوجاع و امراض بظاهر و باطن روی داده، چه وجود پاک ایشان سبب ورود و ارادت الطاف نامتناهی -



الهی است - حق سبحانه و تعالی از شفاخانه عنایت ازلی صحت کامل و عافیت عاجل نامزد وقت ایشان گرداند ، و ببرکت این خاندان مطهر ظاهر و باطن این کهتر و جمیع مسلمانان را از مرض شقاق و سقم اختلاف مصون دارد انشا الله تعالی الشافی هذا باد -

بر ضمیر منیر که مهبط انوار ربانی و مورد اسرار سبحانی است معلوم و مقدر و مفهوم و مصور است که اگر اصحاب امرت که نه بر وفق امر رب العالمین می روند بلاء جور و اعتساف موسوم و بمعرت ظلم و عدوان موصوم اند ، این کهتر واپس ترین این همه فرقه خود را می داند و قطرات عبرات بر رخساره حسرت می راند و از حضرت باری بتضرع و زاری مسئلت می نماید تا منهل وجود این کهتر از شائبه ظلم پاک گرداند ، اما چه توان کرد که دعای این آلوده محل اجابت ندارد ،  
بیت :

هزار بار دعا خوانده گیر ای زاهد  
چو در تو صدق نباشد دعا چه خواهد کرد ؟

درین معرض مشائخ و صلحاء و اهل صفة و اتقیاء که ذات پاک ایشان بزیور صدق و صفا و بزینت تسلیم و رضا و صبر و توکل و استار تحمل آراسته است در ذمه همت خود واجب گردانند و از حضرت صمدیت التماس نمایند تا این کهتر و سائر اهل امرت را حق تعالی بر جاده معدلت و منهج نصفت موفق گرداند و از تبعه ستم برهاند - نصیحت و شفقت بر بندگان خدا این اقتضاء می کند نه آن که زبان طعن و هجا (چنان که بزرگی بر بنده نبشته است) و لسان بسان سوزن تیز گردانند و در پوستین کارکنان آستین بر مالند و جز فسقه و فجره و ظلمه بر زبان نرانند - ما بیچارگان بظلم مقر و معترف و در بحار عجز مستغرقیم ،  
مصرع :

ما خود شکسته ایم ، چه باشد شکست ما

و خود کدام شکستگی بالا تر ازین است که بسمت ظلم که اکبر کبائر است کہا قال عز من قائل "ان الشرک لظم عظیم" شخصی موسوم باشد - اما بر گناه اعتراف و اقرار و تشبث بذیل استغفار کاری دارد ، شاید

حق عز و جل بسبب انکسار و شکستگی ببخشايد -

چنانکه آورده اند در بنی اسرائیل خربنده ای بود که پیوسته بفسق و فجور مشغول بودی و به عبادت پروردگار از اندک و بسیار توجه ننمودی - ناگه از صدمهٔ تقدیر آسمانی بر بستر مرض افتاده و دل بر هلاک نهاده - چون چشم باز کرد ، بر بالین خود دوستی مشفق و یاری موافق ندید ، از انکسار بناکامی این مشنویات نظامی بر خواند :

کسان را در جهان یار و مرا نه سگان را بر زمین یار و مرا نه  
اگر ده روز در چاهی نشیم کسی جز آه خود بالا نه بیم  
اگر گردم بکوه و دشت صد سال بجز سایه نیاید کس بدنبال

و روی سوی آسمان کرده بزبان اضطرار باعتذار پیش آمد و کلمه ”یا رحمن الدنيا والآخرة ارحم من لیس له الدنيا والآخرة“ بر زبان راند و جان بجانستان داد - چون اهل محله و جوار او را مردود می پنداشتند بحال او نه پرداختند - جبرئیل امین از حضرت رب العالمین بر مهتر موسی صلوات الله علیه و سلامه وحی آورده که در فلان محل دوستی از دوستان خدا از دار فناء بدار بقاء رحلت کرده است - برو ، در تجهیز و تکفین او مشغول شو ، و نماز جنازهٔ او بگزار و برین موجب ، رضای حضرت ما را بدست آر - مهتر موسی چنانچه فرمان بود ، مسارعت نمود و از اهل محلت آن استکشاف نمود - همگان یک زبان گفتند ، بدین صفت که پیغامبر خدا خبر می دهد ، کسی نقل نکرده است - چون مهتر موسی دانست که زبان وحی جز بصدق نرود بر ایشان فرمود : عاقبت کسی در این محلت نقل کرده است ؟ - - - موسی بحضرت عزت تعالت آلاؤه و توالت نعاؤه مناجات کرده که بندگان تو ، یا بار خدای ، برین جمله در حق او می گویند - در حق او فرمان چیست ؟ جبرئیل آمد ، قصه مضی ما مضی و جری ما جری تنبیه فرمود - مهتر موسی چنانچه فرمان بود باعزاز و اکرام تجهیز و تکفین کرد و برو نماز گزارد و بر در روضه [ای] دفن نمود - و آمده است که در بنی اسرائیل هفتاد زاهد بودند که روزها بصیام و شبها بقیام گذرانیده از جادهٔ تقوی انحراف نمی نمودند - پیغامبر آنوقت از عبادت ایشان تعجب می نمودند و در حق

ایشان استحسان می فرمودند از مالک الملک ، که منزله از عبادت عباد و مستغنی از زهاد است - بران پیغامبر فرمان رسید که حکم ازلی برین رفته است که این خربنده جنتی باشد و ایشان اعنی هفتاد تن زاهد دوزخی گردند - آن وقت گفت ، یارب بچه شامت ؟ فرمان آمد که بشامت عجب و خود بینی - فی الجملة خربنده فاسق را خاطر انکسار و زیان اضطرار او به بهشت رسانید و هفتاد تن زاهد را بشامت عجب بداغ قطعیت مبتلا گردانید - نعوذ بالله من تهاوی الاحرار والعجب والاستنکاف ، بیت :

گر تو خوبی بسوی زشت بخواری منگر  
کاندرین ملک چو طاؤس نگارست مگس

و نیز وقت درویش عزیز تر از ان است که بکونین پردازد یا در دو عالم مسکن و مأوی سازد ، بیت :

مکن در جسم و جان منزل که این دونست و آن والا  
قدم زین هر دو بیرون نه ، نه اینجا باش و نی آنجا

پس آنکه در تقریع و توییخ و تبکیت و تشنیع ذره ای نمی گذارند منبعث از رعونت و عجب باشد - شیوه اصحاب صفا و ارباب وفا آنست که در صدر عرضه افتاد و تا این نوع است سیدی و مولائی حکم باشد - بسیار خواسته می شود که بر خلق رأفت و مدارات و مجاملت و مواسات بتقدیم رسانیده آید - لیکن خلق عوام بدست شده است چنانچه سیدگان از دادن خراج که فریضه است بکلی منحرف شده اند و بر تاوان اعتیاد کرده - سال گذشته آمده بودند خط خراج بعهده خدای در روضه شیخ کبیر داده و بران نرفته -

اکنون چه می فرمائید بر کردن در حق ایشان که محض سیئه باشد و اجرت برسیئه مثلها بود - خدمت سیدی و مولائی تربیت فرماید ، بر ایشان توجه نصیحت و شفقت در قلم آرد ، تا ازین طریق مردود و منهج ناصحان باز آیند و بفرمانبرداری و خراج گذاری و حسن رعیتی پیش آیند ، و (۱) از عهده [عهد] بیرون آمده باشند بیت :

از عهده عهد اگر برون آید مرد از هر چه گمان بری فزون آید مرد

و مال خراج که حق مجاهدان و غزاة دین و نصیب علماء و مساکین است بمصرف رسد و این کمتر از عون حق قادر مطلق عجزی ندارد ، اما شما را گواه می‌گیرد ، اگر ایشان ازین سیرت مذموم باز نیایند و بخراج‌گزاری و فرمانبرداری نگرایند آنچه بدیشان عاید گردد بر موقع بود و اگر ایشان بخراج‌گزاری و فرمانبرداری پیش خواهند آمد هزار نوع شفقت در حق ایشان کرده خواهد شد و قضیه ”کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتة“ رعایت خواهد یافت و ایشان در ظل امن و امان مرفه الحال خواهند ماند -

نموده می‌آید چون این کمتر برای انتظام امور دنیا و عقبی تشبث بذیل عنایت و دامن اغاثت شما کرده است ، چشم داشت آنکه نظر شفقت ازین کمتر دریغ ندارند و در زمان مرجو و اوقات متبرکه این را بدعای خیر یاد گیرند [که] هماره بر سجاده جاده مستقیم مقیم باد ، آمین -

### (۲۳)

این مکتوب به شیخ حسن سر برهنه در اشتقاق حسن متضمن اعانت همشیر و اتباع ملک قطب مرحوم در قلم آمد -

تا احسان در جمیع ادیان و مذاهب مستحسن خواهد بود و عروس ثناء جمیل از آئینه حسن خلق جلال خواهد نمود ، ذات حسن ملک المشائخ و الزهاد ، قدوة الاتقیاء و العباد که بخلق حسن مشارالیه و به خلق حسن متفق علیه است ، و در نشر محاسن موجب محمّدت و تحسین و مستدعی مدحت و آفرین است مخصوص بعنایت احسن الخالقین باد بحق من قال ”لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم“ -

عین ماهرو که صحائف اعتقاد او برقم حسن موالاته مولوی مرقوم و ظاهر و باطن او باختصاص آنجناب مرسوم است ، دعوات صالحات که مستدعی حسنات و تحیات زاکیات که مقتضی خیرات تواند بود بجناب

اکابر مآب تبلیغ کرد و نمود -

به اتفاقات حسنه این کهتر بحسن ظن بر مقتضای ”ظنوا بالمؤمنین خیراً“ بخدمت باز نمود که همشیره و اتباع خواجه قطب الدین دبیر مرحوم که مردی محسن و مرید شیخ شیوخ الاسلام نظام الحق والدین بود، صد و پنجاه تنکۀ نقره هر سال و دو نصیب طعام هر روز از وقت شیخ الی یومنا بدیشان می رسید، خدمت مولوی که بمحاسب اخلاق معروف و بمطائب اعراق موصوف است بحسن قبول و قبول حسن بر ذمۀ کرم خود لازم گردانیده -

بر مبناء ”الکریم اذا وعد وفی“ یقین واثق در جای صادق آنست که موعودی توقف و تأنی بدیشان خواهد رسید و هر نیکی که امروز در حق ایشان خواهند فرمود فردا جزای آن خیرات جنان خواهد بود - اعمال حسنه مولوی در دیوان حسنات مسطور و مکاره و آفات از ذات ملک صفات دور باد، بحق من قال ”من جاء بالحسنة فله عشر امثالها“ - والسلام -

## (۲۲)

این مکتوب بجانب قاضی منهاج الدولة والدین عبدالله مقتدر در قلم آمد -

تا علم علم علماء که اعلام دین هدای اند به ید تائید ”والذین اوتوا العلم درجات“ افرشته خواهد بود و بذل مجهود اجتهاد در کشف حقائق تنزیل و استنباط وجوه اقاویل از عیون تاویل مستحسن و محمود خواهد نمود، اعلام علوم فضائل و الویة مناقب خداوند اعلم الدهر افضل العصر علم الهدی علامه الوری منهاج الحق والدین، سالک مسالک طرائق التحقیق مالک ازمة التلیق و التوفیق کشف معاضلات التدقیق مرتفع باد بحق من قال ”و علمک ما لم تکن تعلم وکان فضل الله علیک عظیماً“ -

متعلم درس اخلاص عین ماهر و که آناء اللیل و اطراف النهار در سبق محبت آن حاوی علوم معقول و منقول مشغول است بعد تلخیص خدمت و ایضاح عبودیت مقرر خاطر خطیر مولوی بحر المعانی می گرداند که چون در دریای محیط اشواق و اشتیاق خداوندی سباحهت ممکن نبود بر مبنای عجز و مقتضای ”العجز عن درک الادراک ادراک“ ازان اعراض نمود و بر سبیل تذکار بخدمت انبساط رفت که چون بذل نسخه شرح کشف یمنی موعود است و دوستدار نظر انتظار در رهگذار ”انجز حرما وعد“ می دارد خدمت خداوندی که بسن سنیه<sup>(۱)</sup> انبیاء مقتدی و مهتدی است از نص ”واذکر فی الكتاب اسمعیل انه کان صادق الوعد وکان رسولا نبیا“ یاد آورد و بار انتظار بر دل دوستدار زیادت ازین روا ندارد - ”والله ولی التوفیق“ -

## (۲۵)

این مکتوب بجانب صدر صدور جهان جلال الحق  
والدین متضمن اجوبه و تمهید معذرت در قلم آمد

جناب جلال و عتبه کمال وافر اجلال ، عذیم المثال ، بی هال ، جلال الحق والدین غیاث الاسلام والمسلمین ، قدوة العالمین ، عمدة العارفين ، استاذ السلاطین ، جامع المعقول والمنقول ، مجمع الفروع والاصول و المطلع علی تلخیص المعانی والمصلح الی تخلص المعانی ، المستقر فی ذروة المجد والکرم ، المتعالی علی العالم فی العلم والهمم :

له هم لا منتهی لکبارها و همته الصغری اجل من الدهر  
آنکه در علم و عقل گشته علم عنصر پاک اوست در عالم  
لا مثل له فی الحکمة ولا نظیر آ ومن یوقی الحکمة فقد اوقی خیرا کثیرا  
اغنی صدر صدور جهان ، اعلم علمای عصر و زمان ، ادام الله جلاله بکرم

عمیم ذوالجلال جلت قدرته و نعم جسیم من له الفضل والافضل علت کلمته و بسادات عظام و علماء کرام محفوف والسنة اثنيه بذات و وجود با جود و نوال او مشغوف و اعنه عنایت الهی بر آن صوب معطوف و قضای خیر الی یوم القضا بمسند قضای آن صدر نشین صفه حکم و ارتضا مقرون باد بحق من قال "فاحکم بین الناس بالحق" -

بنده با رجاء مولوی که ماچاء و مأواى ضعیف و قویست عین ماهرو عین عبودیت بر زمین مخالفت می ساید و باز می نماید [که] کمتر زادگان و متوسلان این کمتر ذکر عواطف موفوره و عوارف نامحصوره که درباره ایشان برای اتمام کارهای این معتقد بدم و قدم مبذول می فرمائید ، چندان می نویسند که زبان قلم از بیان آن عاجز و کوتاه است و مجازات و مکافات آن حواله بفضل اله "جزیت عن خطا قدمیک ، والله خلیق علیک" -

افراس آن فارس مضار فراست که خیر الجواد و مخیره صافنات ایجاد اند ، شیخ علی آورد - این کمتر برای هیچ چیز از دانگانه و زکواة مزاحمت ننمود - چه به یقین می دانم که آنچه زکواة است خود ادا خواهند فرمود - اگرچه این معنی لایق کتابت نبود اما بر آنانکه بیابند ایشان مستور دارند ، بر اعتقاد کرم موفور این ذکر مسطور افتاد ، بدین جسارت معذور فرمایند - والسلام -

## (۲۶)

این مکتوب بجانب سید القضاة والحکام  
معز الدولة والدين حاکم قصبه اچیه در قلم آمد -

تا از تأثیر حکم قضاء و قدر ، افعال خیر و شر در محکمه عالم کون و فساد ظاهر و واضح ، و انوار حکمت بالغه احکم الحاکمین بر صفحات ایام و وجنات اعوام باهر و لائح خواهد بود ، و نهال شریعت غرای مهدی و شرعت زهرای احمدی را بزال عدل قضاة وافر معدلت و حکام

متواتر دیانت، طراوت و نضارت خواهد افزود، منصب حکم و قضاء و مسند فضل و امضاء بذات شرع شعار و عنصر ملائک آثار قاضی عالم و عادل، متبحر تحریر، متقن تحریر و تقریر، معز الملة والدين، عادل القضاة والعلماء، رفعة الائمة والفقهاء اعنی حاکم وافر دیانت خطه اچھے کہ در مضار علم و عدل گوی سبقت از قضاة دیندار ربوده و در اظهار داد و نصفت اعجاز ید بیضاء عیان نموده است، تا روز قضاء مصون و اجرای احکام او برضای قاضی روز محشر مقرون باد بحق من قال "اعدلوا هو اقرب للتقوی"۔

محب محکوم عین ماهرو کہ بحکم ربانی و قضای مبرم آسمانی راضی، و منبه علم و عقل بر اشاعت معدلت بر وی متقاضی است، قبالة خدمت بسجل تبلیغ مسجل می گرداند و باز می نماید کہ اعتقاد بدین ثابت و راسخ است کہ امروز ذات شریح مثال سید القضاة در امضاء حکم و فصل خصومات بر توانگر و درویش و بیگانه و خویش شرع را چنان رعایت می فرماید کہ بر وعده قاضی فی الجنة فردا در صدر بهشت کہ "واذا رأیت ثم رأیت نعیماً و ملکاً کبیراً"، جای خواهد یافت۔ چون چنین است چگونه در خاطر گذرد کہ از فرزندان و پیوستگان جور روا دارد و از حکم "قوا انفسکم واهلیکم ناراً"، یاد نیارد۔

اما درین وقت خضر ابوبکر ساکن اچھے به تظلم آمده است، مجد برادر زاده سید القضاة و متعلقان او از جاده عدل انحراف نموده، فقیر را بتعدی آزرده اند و کفش یزده۔ اگر همچنین است این فعل در شرع محظور و نزدیک عقل و خرد دور است۔ ذمه دیانت واجب آن بود کہ خدمت سید القضاة بر مقتضای علم و عدل خود او را بانصاف می رسانیدند تا ماده مرافعت او منقطع می شد و انظلام بتطویل نمی انجامید۔

و نیز چنان رسانیده اند کہ خدمت سید القضاة چنانچه پیش ازین در حجت زکواة کہ آن را بته می گویند بسجل توشیح می داد درین وقت کہ این وحشت بقضاء الله تعالی سانس شده، و 'کمال تاج' بر مقتضای "وتعاونوا علی البر و التقوی" مظلوم را اعانت نموده از سجل امتناع فرموده است۔

مقرر سید القضاة باد اگر مورد حکم 'کمال تاج' از شائبه ظلم مصفاست



فحينئذ شما را مساعدت بايد نمود تا داد انصاف داده قضاء ما مضى کرده باشید و اگر زعم شما اينکه منهل حکم 'کمال تاج' صافی نيست ماجرا بزبان قلم که مظهر احکام دين و دنياست ، اعلام بایستی داد نه که احکام - اگر بسبب عناد در سبیل توقف راه دهند که موجب اضاعت مال بيت المال و سبب تفرقه احوال تجار ، از جهت انتظار حجت باشد ، (چه اين نوع را چنان پندارم) در عقل و شرع رخصت نباشد - در اعانت شرع الی يوم الدين باقی باد ، والسلام -

## (۲۷)

این مکتوب بجانب قاضی رکن الدین نیز سردفتر داد در قلم آمد -

تا بر مقتضای حکم قضاء و قدر دين حنفی را بواسطه تمهید قواعد دیوان قضاء طراوت خواهد افزود و نظام امور عالم از جریان اقلام علماء که اعلام دين هدی اند خواهد بود مجلس قضاء و حکومت که تالی احکام نبوت است بذات شرع شعار و عنصر دين دار قاضی اجل مبجل ، عالم تحریر ، متقن و متیقن ، عزیز و غزیر ، علم الهدی ، علامه الوری ، رکن الملة والدین که سردفتر فخر و معالی و فهرست جریده فضل لایزالی است مؤقر و مکرم و محتشم و معظم باد بحق من قال "اذا قضی امرأ فانما یقول له کن فیکون" -

بنده خدمتگار محکوم عین ماهرو که قبالة اخلاص او بسجل اختصاص ملک القضاة مسجل و مرقوم ، خط بندگی که متضمن هزار شادی و آزادی است عرض کرده و نموده که چون قاعده موالات طرفین بسابقه حکم ازلی ممهّد است قضیه مصافات در حضور و در غیبت یکسان است ، شعر:

فی القرب والبعد لا یزداد حبکم هذا تقرر فی قلبی من الازل

و جان که خلاصه بنیت بشری و زبده فطرت انسانی است ، در زاویه اخلاص

معتکف است ، بیت :

گر ز درت غائب است جسم طبیعت پذیر  
بر در تو حاضر است جان طریقت گزین<sup>(۱)</sup>

بنا بران در ذکر شوق و اتحاد که ابواب اتصال ارواح بوحدت انجامیده ، شروع نرفت - ”فالقلب عندک فانظر ما تری فیه“ و بساط اطناب در نوشت و بعرض در پیوست -

دو نفر صراف دونان و دیوان سیه که بعد امتحان و اختبار عیار ، وجود ایشان را محک مصور خیانت توان گفت هفت صد تنکه از خدمتگار سته اند و با دو نفر ضهان امر ، در پتن رفته - اگر بواسطه عدل و احسان و فضل و امتنان صدری که وجود او سبب احیای مراسم شریعت و موجب اعلاء معالم سنت است این محقر در چنین وقت متعذر احیاء شود ، حق بمستحق رسد و قضیه ”وتعاونوا علی البر والتقوی“ رعایت یابد -

(هذا باب) اگر خانه ای در شهر پتن بواسطه لطف صدری باجارت و باستعارت دست آید نگارخانه امید بنده بنقش مکارم مولوی زیب [و زینت] یابد - خانه مراد دولت تا ابد آباد باد ، آمین -

## (۲۸)

این مکتوب بجانب قضاة تھانیسر در قلم آمد -

قضاة وافر دیانت و حکام متوافر صیانت قصبه تھانیسر که حق تعالی این هر دو منهل هنی و مورد سنی [را] رشحه بکام ایشان رساند و برشاد ارشاد موفق گرداند و توفیق اکتساب مکاسب حلال روزی کناد و از مطاعمی که بشائبه شبهه و حرمت مشوب و مطامعی که بوصمت دنائت و قلت دیانت منسوب بود قوت اجتناب دهاد [و] تحیات وافر و تسلیات

۱- در اصل : گزیر -

متوافره که مبنی بر فرط موعظت و مشعر بر کمال نصیحت باشد از کاتب حروف که عین ارادت او طالب توتیای معدلت است مطالعه نمایند و بر ضائک و خواطر خود که محیط انوار حق باد روشن گردانند -

از رعایای دیه ضیاءالدین که بحکم فرمان در وجه او گرفته اند و جزیه و زراعت ایشان به إذن اولوالامر حق او شده ، و او بمقابله آن آلت و اہت حرب گردانیده و بمتابعت رایات ہایون اعلی در مہم لکھنوتی بود و مستحق این شدہ کہ آنرا بستاند و در وجہ معاش و انتعاش خود و آلہ حرب و جہاد بمصرف رساند ، رعایا در دیہی کہ بشما منسوب است رفتہ اند و بعضی از حواشی شما کہ خبر از حقیقت کار ندارند و شرع را چون مصحف معاویہ می پندارند ، حق او را کہ بمشابہ آتش قاضی است ، همچو<sup>(۱)</sup> آب روان می خورند و بوجوہات فاسدہ و تأویلات باطلہ تمسک می نمایند و گوش خود را [بہ] پنبہ غرور چنان آگندہ اند کہ در نصیحت این نظم آبدار ، بیت :

می باش فتیر طاعت اندوز      اما نہ فقیر حیلست آموز

در مسامع وقعت جای نمی دهند و بحیلہ ای کہ از روی دیانت محظور و ممنوع است و از راہ صیانت مردود و نامسموع ، می گویند کہ رعایا حر اصل است ، کسی را بر ایشان چہ تصرف ؟

آن اہلہان این قدر نمی دانند کہ دعوی ملکیت رقاب و نفوس ایشان کہ می کند ؟ اما جزیہ ایشان کہ اولوالامر در وجہ شخصی تعیین<sup>(۲)</sup> فرمودہ است حق او می شود ، چرا ؟ زیرا کہ ہر امری مباح کہ اولوالامر [بر آن] امر کند واجب شود و دادن جزیہ در نفس امر بر ذمہ ذمی واجب و اولوالامر در مصرفی معین تعیین<sup>(۳)</sup> کردہ ، شخصی کہ خود را مالکی گویند این چنین جزیہ را بستاند ، حرام محض و سحت مطلق است و پیش ہر قاضی کہ این دعوی مشخص و مبین کردہ ببرند ، اگرچہ قاضی از ہمہ قاسیان<sup>(۴)</sup> باشد روا ندارد کہ بگوید این وجہ جزیہ

۱- در اصل : همچون -

۲- در اصل : تعین -

۳- در اصل : قاضیان -

مالک را می آید - زیرا که مالک دیه را با جزیه چه کار؟ و [با] ظاهر شرع منافی است - آن قاضی از تبعه قیامت نترسد اما از معتبه دنیا اندیشه کند و بداند که اگر این دعوی پیش اصحاب دواوین که بحلیه دیانت متحلی اند بپرند، از ایشان باز پرسى بسزا و طلبی باستقصاء کنند -

اما آمدم [بر] زمین که حاصل آن در وجه شخصی گرفته اند و این رعایا دران تعطیل کرد و تعطیل ارض خراجی بوجود تمکن موجب التزام و وجوب خراج است و حواشی قضاة تعطیل را سبب شده، یعنی از غایت شره ایشان را با خود برده و زراعت کنانیده و می گویند که "الزرع لمن زرع" -

این طائفه را قیاس ظاهر است اما اسلوب استحسان آن است که بیان کرده شده - اگر ایشان را بویی از فته و اصول در دماغ رسیده بودی ازین سخن نگفتندی و بدین احتجاج فاسده پیش نیامدندی و نیز ایشان نیکوتر بنگرند که ازین ملک چه مراد دارند - زمین وظیفه خالی نیست، یا خراجی است یا عشری و جزیه خود ملک کسی نیست - هیئات هیئات که چه مکابره می کنند "او لکم الذین اشترو الضلالة بالهدی فاربحت تجارتهم وما كانوا مهتدین" -

با وجود این معائب و مثالب زبان طعن دراز می کنند که فلان شرع نمی داند - برای طلب جزیه و زراعت رعایا که در ذمه ما بوده اند اعانت می کنند - محل اعانت بر مقتضاء "انصر اخاک ظالماً او مظلوماً" این بود که بزبان قلم باز نموده شد و نیز ای برادران معلوم است که این ملک چگونه است، نعوذ بالله که از غور این کار آنچه معلوم است بر روی آب آید و مبادا که آبروی بعضی مردمان که در زنی علماء اند ریخته شود - این مکتوب بایقان و اتقان بخوانند و اگر بر ایشان مشتبه باشد از مرسلی که او فقیه باشد مطالعه کنند، تا لطائف سر مکتوم که در مکتوب مکنون است ایشان را معلوم شود و اگر به مکابره پیش آیند مکافات طبیعی را بر مقتضای "وجزاء سیئة سیئة مثلها" منتظر باشند - والسلام -

## (۲۹)

این مکتوب بجانب مولانا شمس الدین متوکل می مشتمل بر ترتیب بیست و چهار عین هر یکی بمعنی دیگر ، در قلم آمد -

تا از اشراق شمس چهره روز زیبا [و] منور<sup>(۱)</sup> و از تأثیر اشعه او تربیت نباتات و معادن هویدا خواهد بود<sup>(۲)</sup> ، شمس شائل و بدر فضائل آسمان علوم و معانی و مطلع آفتاب فضل و سخن دانی اعنی مولانا شمس الملة والدین "لا زالت انوار علمه محروسة عن عین الکمال وانوار فضله مرشحة بعین الافضال" از خاور علم فروغ و اصول و باختر حکم معقول طالع و لامع و ذات بی هال او باحظات عین الله ملحوظ و به تحفظ "فانک باعیننا" محفوظ باد بحق من قال وجعل الشمس ضياء والقمر نوراً" -

عین ماهرو که عین استفادات او بانوار افادات این عین بحر بلاغت مستنیر و بصر استرشاد او بضوء ارشاد آن عین انسان مروت و انسان عین فتوت مستضیست عین خدمت که کامل العیارست بر عین تبلیغ بنهاد و بدان عین اعیان زمان و عین منافع تن و جان روشن گردانید که عین شوق در ضمیر سینه چنان متمکن است که بیان آن بدستیاری بنان ممکن نگردد - چون عین ضائر طرفین از ذروه شعر :

انا من اهوى ومن اهوى انا نحن روحان حللنا بالبدن

بر خبایای بواطن اطلاع دارند و عین خواطر جانبین از خفیات سرائر اعلام کنند ، بشرح احتیاج نیفتد ، ع :

دل جانب تست حال خود خواهد گفت

اما چشم جهان بین و تن حزین از ملاحظه شمسی دور مانده شدند و مشاق فراق چندان مشاهده کرده که "مالا عین رأی ولا إذن سمعت" هر چند اطناب درین باب ممکن نبود شمه ای از آن حال بایراد و انشاد

۱- در اصل : منور خواهد بود -

۲- در اصل : نمود -

این بیت شرح داد :

دمع بخدی جری والعین هطال قد طال هجرک والهجران قتال  
خدمتگار که سر بر عین تفکر نهاده و دیده ها برای ادراک سعادت  
ملاقات گشاده ، امیدوار است که خدای کریم بکرم عمیم خود دیده  
رمد گرفته فراق را بنور حضور آن عین المعانی روشن گرداند و حلیه دعاء  
را به تجلی عین اجابت زیب و زینت دهد -

غرض از تسوید این نامه که مضمون "النور فی السواد" در مطاوی  
آن مندرج است آن که چون بنده درگاه به شرف زمین بوس سریر اعظم  
مشرف شد ، انوار عواطف و آثار عوارف ظاهر و باطن بنده را شامل  
گشت - شمه ای ازان بمسامع مبارک (ملئت بالسرور) رسیده باشد -

در آن زمان که ملک خاص حاجب "تاب الله علیه و غفر الله له  
ولوالديه" در هجوم دعاوی بندگان و رعایای دیوپالپور مغلوب و  
مهمجوم مانده بود ، آنچه ازین کمتر سزید برای اصلاح کار او که در  
ضمن آن برکار خداوند عالم خلد الله ملکه تصور کرده اند از اعانت و  
اغاثت تقصیر و تفریط نمود - چنانچه همه بزرگان و اکابر دیگر معلوم  
دارند ، چون مزاج مبارک خدایگانی از محل تغییر بمعرض اصلاح باز آمد  
آن بزرگ بدعوی خوی تغلق شاهی متصدی شده ، آخر الامر بنده درگاه  
بر مقتضای "الحق یعلو ولا یعلی" گشت و در خاطر مبارک می گذشت  
که باوجود چندین سوابق موالات که با والد مرحوم این بزرگ بود و  
لواحق مواخات که با این بزرگ است ، چرا انصاف نگاه نداشت و یکبارگی  
پرده از روی یگانگی برداشت - اما چه توان کرد ، بیت :

بیداد حریفان را تن در ده و دم در کش  
کانصاف طلب کردن آزار پدید آرد

(هذا باب) خداوند عالم خلد الله ملکه و جعل اقالیم العالم ملکه از  
روی شفقت فرمان داد تا بنده درگاه برای ملاقات اعزه و فرزندان در  
دارالملک دهلی رود ، بعد چندگاه در مقام بندگی آید و بعد زمین بوس  
طرف ملتان عزیمت نماید - چون بنده درگاه می دانست که کمبوهان  
بدروغ پیش آمده اند به مقال ایشان که افترا و هزا و "کلام الصدق

منه براء" بود التفات ننمود - ایشان فرصت غنیمت شمردند ، و این فرقه پرزور و تزویر ، مستوجب طعن و تشویر ، تذکره مفتری بموقف عرضه رسانیدند و رأی خدایگان که الهام سر "انی اعلم" است سراسر معنی افترا معلوم کرد و فرمود که این طائفه اشرار و طیفه فجار ملتان را آبادان نمی توانند دید -

بنده درگاه بعد ملاقات اعزه بر صوب حضرت معاودت و مراجعت نمود - پیش داخل درگاه اعلی خلد الله ملکه که مأوی و مایه ای خسروان روزگار و شهریاران کامگار است ، فرمود که خلعت خوشتر آب و گل که شرف اسلاف و فخر اخلاف است بنده درگاه را بوجه تشریف پوشانند ، بنده زمین بوس دهانند - چون خدمتگار را برای زمین بوس بردند بفور بنده نوازی فرمان شد که این جامه مرحمت است - جامه زمستانی تو جامه بالا دست است<sup>(۱)</sup> - برین موجب ورد دل بنده متبسم و نسیم شادی از مهب سینه متبسم گشت - دوم روز جامه بالا دست آوردند از زر دوزی و گیج و مغرک و دورنگ و ترملیت و جز آنکه باسم امراء و معارف متعین بود ، یافت -

چون وفور مراحم و فرط مکارم خداوند عالم نه بر اندازه بنده کمینه است و از حیز مجازات و معرض مکافات بیرون بود [دست] بدعاء شکر برد<sup>(۲)</sup> و زبان حال بایراد و انشاد این بیت گشاد ، شعر :

افادتکم النعماء منی ثلثة یدی ولسانی والضمیر المحجبا

در اثنای آن بنده عرضه داشت که طائفه کمبوهان تذکره مفتری رسانیده اند و آن از دو حال بیرون نیست ، یا به حشم تعالی دارد یا باقطاع - فرمان شود که حشم را پیش بنده بگذرانند و در اقطاع او مستخرج شود ، تا صدق من و کذب مفتریان و حساد بظهور انجامد و بر بنده اعتماد بیفزاید - خداوند عالم بمرحمت فرمان داد که بر رأی ما که آفتاب جهان نماست ، روشن است که ایشان همه دروغ گفته اند - سلاسل و اغلال کرده به بنده درگاه تسایم کنند تا در ملتان ببرد - بعد ضرب و

۱- دراصل : هست -

۲- دراصل : بردل -

تعزیر کامل پیش دروازه ملتان در کنده کشد ، چنانچه دیگر مفتریان را اعتبار انتباه حاصل آید .

شکر این مراحم و مکارم چگونه ادا توان کرد :

گر بر تن من زبان شود هر موی یک شکر تو از هزار نتوانم گفت

ماخص از تشبیب این مقدمات آنست که القای اینهمه عداوت را مادهٔ عنیف بود و صورت او بدان شاهد - اول بر من کیفیت خوی تغلق شاهی گفت چون در عمر خود همه یک کلمه راست نه گفته بود بر مقتضای جبت خود ازان اعراض نمود و سوالی که ملک خاص حاجب برای خوی تغلق شاهی بر ضد آن کرده دران گواهی نبشت - چون شهادت مزور بود در مجلس خانات و ملوک که بحلیهٔ علم و عقل آراسته اند ، ادا نتوانست کرد ، بضروقت فرار نموده ، حاضران مجلس که بر این حال واقف بودند بزبان قال گفتند ، ع

این کار از تو آید و مردان چنین کنند<sup>(۱)</sup>

بعده روشن شد که در مشورت کمبوهان نیز مشغول بود - مردم آزاده و نیک نفس شاید که اصلاح ذات البین واجب بیند تا از سوء تبعهٔ ندامت مأمون و از سر معتبهٔ غرامت مصون ماند ، نه آنکه میان جانبین ایقاد نیران معادات و اضرار جمرات ملاحات کند که بدان هم خود محترق گردد - که قال عز من قائل ”ولا یحیی المکر السی الا باهله“ می خواستم ، از حمیت و حفیظت این معنی پیش تخت عرض دارم تا او سزای این القاء که میان من و ملک خاص حاجب کرده ، بیابد اما چندین چیز مانع آمد - یکی آن که محبت خادم خود که نسبت قرابت صوری دارد نه معنوی دارم ، چه او مرد سلامت بود و این نیست - دوم آن که او چندگاه بر بندهٔ درگاه بود و حقوق صحبت داشته و سوم آن که درباب او پیش سریر اعظم نیک گفته شده است ، از مروت رخصت نیافتم که بر او بد بگویم - هنوز او نمی ایستد و بر خطایا تمادی و اصرار و بر ایذا و القاء وحشت استمرار می نماید -

۱- در اصل : این کار از تو آید و چنین ها تو کنی -



فی الجملة احباب که اهل نفاق اند و اصحاب که به شیوه شقاق منسوب اند، ایزاء آورده اند که خاطر متأذی آزار ایشان بزبان قلم بیرون نتوان داد و بحکایت و شکایت آن مجلس را تصدیع نتواند نمود - ملتسم آن که درین مسوده که کلمات نافرجام در قلم آمده است بعین رضا نگرند و نگیرند - آفتاب علم و معانی آن عالم ربانی از افق افادت طالع و لامع باد -

## (۳۰)

این مکتوب بجانب مولانا شمس الملة والدین متوکلی متضمن روایات فقه در قلم آمد -

تا تربیت معادن و نباتات از انوار شمس خواهد بود و زینت ازهار و انوار به مدار سحاب خواهد افزود، شمس فضائل و سحاب شمائل مولانا امام بحر المعانی نعمان شمس الدولة والدین که مهر ذاتی دارد و صلابت را عین عدل<sup>(۱)</sup> می پندارد، در غایت تابان و نهایت جریان باد - بحق الذی خلق السموات و السحاب و سیر الفلك و الحباب -

محب ارباب علم و درایت و مخلص اصحاب دفتر و روایت، عین ماهر و تحف تحیات و افره که انور من نور ذکاء و اطهر من ماء السماء است از صفای عقیدت و نقای طویت می رساند و بر ضمیر منیر شمسی روشن می گرداند در آنچه در لشکر شرف مصاحبت حاصل شده بود از هر جنس مباحثه می رفت و اعداء که "کلام العدا ضرب من الهذیان" زبان وقیعت از روی حسد نه از روی خبرت، از غایت کوتاه نظری دراز می کردند که مشروع است و آن مشروع جواب مطابق سوال ایشان بر مقتضای "وجزاء سیئة سیئة مثلها" گفته می شد که خراج معدوم<sup>(۲)</sup> را لباس موجود پوشانند و موهوم را در مقنعه معلوم بر اسلوب

۱- در اصل: عین عدل آن -

۲- در اصل: معدومه -

طبقه ای که معروفند بخيانت و موصوفند بمداهنت ، به تلبیس جلوه دهند - الحق این حق باشد و سودائی که منفعت بجامة خلق کنند آن ناحق!! هیهات- کایدت العقول تعسفاً- بوجود این چنین خراجی که مصادره مکاثره است ، زراعت ها که هنوز نرسیده و در شرف خطر و هلاک مال است به تکلیف و شدت می ستانند و هیچ در عیب خود نظر نمی کنند و دیگران را مطعون می گردانند "أ تأمرون الناس بالبر وتنسون انفسکم" ، بیت :

ایکه نقش جمال خویشتینید طعنه بر عیب دیگران چه زنید

در تضاعیف محاوره ذکر خراج می رفت - گفته شد که اگر خراج مشروع مراد دارند پس خرج مشروع باید کرد و بران اکتفا باید نمود تا مخارج از مداخل زاید نباشد و مداخل بر حسب مقتضای وقت کافی مصارف نیست و مصلحت ملک را نیز ملحوظ باید داشت - چه از جهت قلت تدبیر و چه از آسیب خلق خزائن را بر عزائم شرع مطابقت نمی توان داد - پس در رخصت شرعی پناه باید جست - چنانچه در کافی وغیره مسطور است "و کره الجعل مادام المسلمین فیء والمراد ان يضرب الامام الجعل على الناس الذين يخرجون الى الجهاد و هذا لانه يشبه الاجر على الطاعة والاجر على الطاعة بمحض الاجرة حرام فما اشبه يكره لان مال بيت المال معد لنوائب المسلمين و هذا من جملة النوائب فعلى الامام كفاية من بيت المال فاذا لم يكن في بيت المال فيء فلا بأس بان يقوى بعضهم بعضاً لوقوع الحاجة الى الجهاد وفيه تحمل الضرر الادنى لرفع الاعلى وقد اخذ النبي عليه السلام مال صفوان عند الحاجة بغير رضاه و في سير شاهان وان لم يكن في بيت المال سعة كان له ان يتحكم على الناس بقدر ما يحتاج اليه لذلك لانه مأمور بالنظر للمسلمين وهكذا ذكر في المحيط فاذا لم يجهز الجيش ظهر المشركون على المسلمين وفيه من الفساد ما لا يخفى فمن حسن التدبير ان يتحكم على ارباب الاموال بقدر الحاجة بتجهيز الجيش" -

و این مسئله را مولانا امام الدین هروی مرحوم به هرات در دلها نشانده است و موازنه سی هزار سوار منتظم شده - بدان قوت بر مغل که اعداء دین و احزاب شیاطین اند سر و سینده می زنند و حوزه اسلام و بیضه انام که در تحت تصرف امیران است محمی می دارند - و اگر

گویند که فتوی برین نباید داد زیرا که آن عصر گذشت که عدالت هوشدارند و کاری محض برای تقویت اسلام و دین کنند و اعونه را ازین تداخل که در مال اغنیاء افتد مملو گردانند و غرض تقویت اسلام فائت گردد - جواب اخذ مال در نوائب فی الاصل من حیث هو مشروع و تداخل اعونه عارضی است "والعارض لا یزاحم الاصل" - پس طائفه را اختیار کنند که مورد عدل ایشان از شوائب عدوان مصافه باشد<sup>(۱)</sup> - و اگر این نیز متعذر باشد و ظن برین بود که مردمان از غمرات عدوان بساحل نجات نخواهند رسید بر مبنای "الضرورات تبیح المحظورات" خراجی که قدیم الایام بود و در طبائع کانه رعایا و عامه برابا منطیع است و موجب تخریب نیست ، آن را اختیار کنند ، نه بر این اسلوب که خراج معدوم را جلباب موجود پوشانند که بر او تخریب لازم آید - پس مردم عاقل چیزی اختیار کند که اقل ضرر باشد نه افحش ضرر کما قیل "و بعض الشراھون من بعض" -

هم درین مجلس که امثال این مکالمه و مباحثه می رفت ، می گفتند که "المسعر هو الله" و تسعیر اشیاء جایز است و بر قول علماء جایز نیست مگر آن که از برای دفع ضرر عامه باشد - کما جاء فی الکافی : ویکره الاحتکار فی اقوات الناس والبهائم وقال بعده الاحتکار المنهی فی الاشیاء الی هی قوت الناس والبهائم کالبر والشعیر والعنب والتمر والتین والقت فی قول ابی حنیفة و محمد رحمهما الله وعلیه الفتوی وقال ابو یوسف کل ما اضر بالعامه حبسه فهو احتکار وان کان ذهباً او فضة او ثوباً فاعتبر الضرر اینها وجد وان لم یکن معهوداً و هما اعتبارا الضرر المعتاد الغالب ثم قال ولا ینبغی للسلطان ان یسعر علی الناس لقوله علیه السلام لا تسعروا فان الله هو المسعر القابض الباسط ثم قال لان الثمن حق بایع والیه تقدیره فلا ینبغی للامام ان یتعرض لحقه الا اذا تعلق دفع ضرر العامة بان یمیع قفیزاً بمائة وهو مشتری بخمسین فیمنع منه دفعاً للضرر عن المسلمین وقال مالک<sup>۲</sup> لزم التسعیر علیه عام الغلاء نظراً للعامة و ذکر فی شاهان الاحتکار انما یکره لضرر الناس فکل ما یتضرر به الانسان فهو مکروه ثم قال ومن ارتکب شیئاً هذا فانه یعذر -

۱- در اصل : باشند -

و خلق ملتان از سوداگران و محترفه احتکار می کردند و هر چند ایشان را موعظت و تنبیه گفته و حکم شرع تفهیم کرده می شد از غایت حرص و شره که چشم ظاهر و باطن ایشان بر قضیه "حب الشیء" یعمی و یصم، پوشیده بود و گوش موعظت به پنبه طمع فاسد آگنده شده متعظ نمی شدند و بسمع اجابت انقیاد نمی نمودند - بتخویف و تعزیر شرعی هم متأثر و منزجر نمی گشتند - بر تمادی این فعل اصرار می نمودند و ضرر متجاوز الحد بعامة مسلمانان خاصه بائمه و ضعفاء که لشکر شب اند و غزاة که حمة بیضه اسلام و لشکر روز اند، بس فاحش لاحق می شد و نظام انتظام عالمیان واهی و گسسته می گشت، بضرورت بنوعی که مشروع بود و ضرر عامه بدان منافع می شد، اقدام نمودند و نظایر آن بر سبیل تفصیل، نه بایجاز در قلم می آید -

(نظیر ۱- سودای روغن و اقمشه) که سوداگران از اطراف سرستی و جنگل - - ؟ می آوردند - مثلاً محتکران بهفت جیتل سیری می خریدند و ثمن بتدریج می دادند و چندگاه محبوس می داشتند - چون در رسد روغن تأخیر می شد، همان را نه جیتل و ده جیتل می فروختند - درین وقت از مال بیت المال به نرخ روز خریده می شود و در روز سیم نقد داده می آید و بائعان اطراف بدان راضی - چون بتراضی متبایعین منعقد می شود شرعاً جائز است و اگر بائعان اطراف خوشنود نباشند درین محاجه و مجادله که بر طریق تعنت می رود مستغیث می گردند - فاما فروختن آن بر طریقه غلاء بدان راه نیابد و ضرر احتکار منافع شود و ترفیه حال عامه خلایق خصوصاً ائمه و ضعفاء و لشکر که صلاح و رونق ملک و دین بدعاء و فقر ایشان منوط و مربوط است، رعایت کرده می شود و من بر خلق تکلیف تسعیر نمی کنم و درین صورت نفع عام بر هیچ مشروع واقع می شود و اگر محتکری چند بی سبب ناخوش شوند و در پوست مردم افتند و در مجامع و محافل نفع عامه بصورت ضرر باز نمایند، بدان ماند که شخصی طبقه فسقه را امر معروف کند و ایشان بدان متأذی شوند و زبان شکایت دراز گردانند بضرورت تحمل باید کرد و مستشعر خود نباید شد - "یجاهدون فی سبیل الله ولا یخافون لومة لائم"، -

(نظیر ۲- سودای جامه) طائفه محتکران از حوک جامه ها در زمان

رخص می خریدند و حبس می کردند و بعد مضی مدتی بضمن غالی می فروختند و هذا نظیر من "اشتری بخمسین و یبیع بمائة" ایشان را به ترغیب در آوردن و بشمنی که پیش ازین محتکران می خریدند ، این زمان من خرید می کنم و آن را حبس نمی نمایم ، بر نهجی می فروشم که احتکار دفع می شود و نفع بعامة خلایق عاید می گردد و این معنی ، تعزیر معنوی است من محتکران را -

(نظیر ۳ - قند) بعضی محتکران از دهلی و لوهور قند می آوردند و حبس می کردند به نیت غلاء ثمن - و مرا دوستی خواجه علی کمال دلبانی نام - هفت ساله قند را "معمر" نام کرده در خانه به نیت احتکار داشت - چون کشتی قند سلطانی از لوهور و بعضی سوداگران از دهلی می آوردند نرخ فرود می آمد و آن نیت احتکار او باز نمی خواند و بضرورت متضرر می شد و چون او دوست قدیم است بدین موجب دشمن می گردد و چون در اصل نیت ترفیه عامه و استقامت لشکر است بزبان حال گفته می آید ، مصراع :

با دوست باش گر همه آفاق دشمنند

(نظیر ۴ - هیزم) هیزم که از اراپا رسیده است و هشت جیتل منی - و بدین موجب کسر قاعده لشکر و عامه خلایق می شد - درین وقت از محال می آورند - کشتیهای سلطانی و دهگنان را می فرستم و ازان جا می آرامم و کالائی که متصرف آنم به بهاء ایسر می فروشانم - درین صورت چندین منافع لاحق می شود - اول آن که خلق و ضعفاء و علماء و لشکر را مؤنت اندک می شود - دوم بندگان تبر انداز ازان جا حاصل می آیند و هم در بیت المال چیزی می رسد و بالاتر ازین نفعی است که حاشیه دهگنان تنکه مشاھر می ستانند و اگر از ایشان چیزی نقصان کرده میشود و اجر مثل داده می آید ترک می دهند و به که و هیزم مشغول می شوند و امراء و معارف عاجز می گردند و بوجود مواجبها بر در نمی مانند و از بیت المال از برای حاشیه سلطانی ارسالها موفور می رود و اصحاب مصارف محروم می مانند - اگر این نهج بمشیه الله تعالی رعایت یابد کار ملک و دین در غایت نظام و نهایت انتظام برسد -

خدمت مولانا از محض شفقت که بر محترفه و محتران (که طراران خفی اند) دارد مجابات این رساله بحکایت نکند بلکه جواب این معنی بروایاتی که برقت و متضمن صلاح ملک و دین است بنویسد - ”و هذا ما عهدنا اليك وفوضنا الامر بيدك فانظر بنظر الاعتبار و اعرض عن التهادي والاصرار.“

## (۳۱)

این مکتوب بجانب مولانا شهاب الملة والدین  
مهایمی<sup>(۱)</sup> متضمن اسراف در قلم آمد -

تا بذل که به تبذیر و اسراف نرسد و اتفاق که به تقتیر و احتیاج نکشد ، محمود خواهد بود و چهره زیبای قوام و انتظام جهان از آئینه ”خیر الامور اوسطها“ جال خواهد نمود ، ذات مولانا امام همام ، عالم عامل ، متقی متدین ، متقن و متفنن نحریر عزیز المعی اریحی و اوزعی جامع العلم والکرم ، صاحب الجود والهمم ، علم الهدی علامه الوری شهاب الملة والدین ادام الله ورعه ، بر بذل مال بر مبنای ”لا خیر فی الاسراف“ موفق باد - بحق من قال ”الذین إذا انفقوا لم یسرفوا ولم یقتروا وکان بین ذلک قواماً“ -

ملحوظ عین عنایت ماهرو که عین امعان و نظر اتقان او بر سر معنی ”ولا تجعل يدك مغلولة إلى عنقك ولا تبسطها کل البسط فتقعد ملوماً مدحوراً“ مطلع شده است و از ساحت تقریط و افراط که ساجت واقع میشود از ادراک رموز این آیه از محل علم الیقین بعین الیقین رسید [و] عین خدمت بکحل تبلیغ مکحول گردانیده و چندین مقدمه کلیات بسمع اشرف مولوی رسانیده و شرح و تفصیل آن باحادیث باز نموده -

(حدیث) مکرم ، معطی بسزا و منعم بی همتا که حبس و اطلاق در قبضه تقدیر اوست و قبض و بسط ارزاق در ید تدبیر او ، خصمی که

سبب نظام عالم و موجب قوام نبی آدم است ، بحدی روی آورد که سر سال حال ملتان صانها الله عن الحدثنان به نسبت گذشته به عشر و معشار سر باز آمده است - چنانچه غله جواری که گذشته هشتاد جهتل منی بود امسال به هشت جهتل باز آمده و عامه خلق بسبب توسعه رزق مرفه الحال ، فارغ البال روزگار می گذرانند - چون کرم عمیم و نعم جسم کشاینده باب خصب و بخشنده روزی بر مقتضای ”واسع علیکم نعمة ظاهرة و باطنة“ چنان شامل حال ایشان شده که از حد حصر و احصاء بیرون است ”و إن تعدوا نعمة الله لا تحصوها“ - اگر در ضمن آن که معظم مقصود همین است محصول ولایت نقصان شود چه تفاوت کند زیرا که مقصود انتظام عالم است ، آن خود بوجهی بهتر می شود -

اما بعضی مردمان که بر جور و اعتساف مجبول و از عدل و انصاف دور اند و همه شره را آئینه دل خود ساخته ، زبان وقیعت به طعن و دمسازی از غایت کوته نظری دراز می کنند و می گویند که بدله ادرار زمین کهل داده اند و آن بسمع مقتدای عالمیان ، قدوه جهانیان اعنی ملک ملوک المشائخ والاولیاء نصر الحق و الدین (ادام الله میامن أنفاسه) بخلاف رسانیده اند - حاشا و کلا که ایشان را زمین کهل داده باشد - دیه های آبادان به رعایا داده ام - اگر محصول آن دیه ها از خصب بر موازنه ادراری که تعیین دارد امسال باز خوانده ، خود عجبی نیست زیرا که در سنوات ماضیه پنجاه تنکه حاصل بود - امسال پنج تنکه است با آنکه زراعت یکی بدو شود هم محصول بخمس باز نیاید و محصول هشت پرگنه حوالی در سال حال موازنه سی و هشت هزار تنکه است و وجه وظیفه و ادرار همین مقدار -

اگر شخصی بغیر خبر بر سییل رسم و عادت گوید چرا خراج هم بر ایشان نمی دهند ، این معنی چگونه میسر شود زیرا که ارزاق مقاتله مقدم و اهم است و روایات بدین وارد و ناطق - ”کما ذکر فی آخر النوع من الفصل الثانی فی مصارف الزکاة و الخراج من الفتاوی الظهیریة و یبدأ من الخراج بأرزاق المقاتله و أرزاق عیالهم فان فضل شیء یجوز أن یصرف إلى القوم و إن لم یکن فی بیت المال من الخراج شیء جاز أن یصرف من بیت المال الصدقة إلى أصحاب الخراج ثم یقضى إذا خرج الخراج“ - چون [در] شرع وارد باشد

که ارزاق مقاتله مقدم و شخصی که بحسب "إنما الأعمال بالنیات و بها انعقاد العقود بالدیانات"، خواهد که در ترفیه حال مقاتله که حایة بیضه دین و نگهبانان حریم شریعت اند ، بکوشد و جانب صوفی و اهل دستار بقدر قدرت فرونگذارد ، هر که زبان ملامت بر او دراز کند حق تعالی مجازی و مکافی است - "قل اللهم فاطر السموات والأرض عالم الغیب والشهادة أنت تحکم بین عبادک فی ما کانوا فیه یختلفون" -

و نیز در این کار من مساهله نتوانم کرد ازین که واقع و ساخ شده است - با آنکه در بعضی طبائع بر مقتضای هوا مستنکر می نماید بسبب تعذر ، وجهی برای انتظام امور لشکر کرده ام و جهت ائمه و صوفیه هم فرونگذاشته و نیز اگر بر تقدیر فرض محال از تمامی وجوهات محصول بائمه و صوفیه حواله افتد و حشم که دیار اسلام بحایت ایشان محمی می ماند والعیاذ بالله محروم گردانیده آید هم غرض ایشان حاصل نه گردد - چه اگر لشکر نباشد رعایا مال بصوفیه و ائمه برای چه دهد - "السیف اصدق انباء من الکتب" - و این معنی شاید که مقتبس از قرآن مجید باشد - قال عز من قائل "لا اتم اشد رهبة فی صدورهم من الله ذلک بأنهم قوم لا یفقهون" - برین تقدیر نه مال بلشکر رسد و نه بائمه و صوفیه - چه دنبال دهاقین و زمینداران که رعایای صوری اند و بمهابت لشکر و ضربت خنجر مال می گذارند ، بماند - و آن مال سبب استغنائی ایشان شود و استغنائی ایشان مؤدی به بغی و طغیان و مفضی به تمرد و عصیان - "إن الانسان لیطغی أن رآه استغنی" - و ازین جا هرج و مرج و تقاتل و تفانی لازم آید و فروج و دماء مسلمانان در محل ضیعت افتد - چنانچه در گذشتهها استیلاء زمینداران در خطط و امصار بعدت و آله حرب که باستظهار مال و کثرت منال ایشان را حاصل شده بود ، راه یافته - نعوذ بالله منها هم بر آن سان راه یابد و بالاتر ازین دیار خود خصمان زبردست اند ، از خلق و لشکر فسادها خیزد که تلافی آن از حیز امکان بیرون باشد -

بسیار می کوشم که لشکر بر حسب ارادت مرتب گردانم با آنکه در ترفیه لشکر قصارای مبالغت بتقدیم می رسانم بسبب این که اغاض مفضی بنقصان اموال خراجست ، وجه لشکرها مستوفا باز نمی خواند و باین هم رعایا تمسک می کند که از عین غله طلب است - عین غله بدهیم



و بجيله و تدبير نصفی سيم و نصفی غله به لشکرها دهانیده می شود - و من که امیرم در اجرای این معامله از خود می گیرم و بر حکم سویت و نهج معدلت نصفی سيم و نصفی غله ، اگر نقصان و اگر زیان ، خود را با ایشان برابر و یکسان می دارم - نمی آرم که از پس و پیش و پیگانه و خویش درین قضیه اختلاف کنند و از جاده انصاف تجاوز نمایند و درین قسمت و برین نسبت قوی و ضعیف [و] وضع و شریف یک با یک مساهم و مشترک است - خدا شاهد و عالم است (و کفی بالله شهیدا) که درین ، سخن نمائی و زبان آرائی نیست و قسم برستی می خورم که من هم بر این جمله برستی نصف سيم و نصف غله می ستانم -

و چنین گویند در ایام سابقه امیری و ملکی صاحب دل بود - در شهر او قحط افتاد و دشواری بعامه خلق روی نمود - چون اطعام عام در تحت قدرت او نبود بموافقت ایشان او نیز جوع اختیاری اختیار کرد - اگرچه من در اعداد ایشان خود را نمی آرم و هر چند در کفه معدلت وزنی و مقداری ندارم ، آن که بیت :

احب الصالحين ولست منهم لعل الله يرزقني صلاحاً

بصدق و جدّ می گویم و نظر دارم که ”من طلب شيئاً وجد وجد و من قرع باباً و لج ولج“ و از ملامت انام و تهمت تمام نا تمام باستظهار کلام ملک علام که ”يُجاهدون في سبيل الله ولا يخافون لومة لائم“ ، باک ندارم :

با دوست باش گر همه آفاق دشمنند

کو مرهم است گر دگران نیش می زنند

و زبان حال بانثاد این بیت تلذذ می نماید ، بیت :

و إذا اتشك مذمتي من ناقص فهي الشهادة لي بأني كامل

(حدیث) قاضی اشرف ، مشرف مشرف خزانه که خدای عز و جل او را بشرف تشریف تواضع که سیرتی محمود است مشرف گرداند و حلاوت اخلاق حمیده که عادی بس ستوده است بکام او رساند و بر سر این معنی

”انک لعلی خلق عظیم“ درین آوان شیخوخت اطلاع دهد ، همانا بندگی مجلس عالی خان کبیر کریم دستورالملکه مبارک ، مشیر هایون ، وزیر آصف رأی ، بزرجمهر تدبیر ، الغ قتلغ اعظم هایون خان جهان دام عالیاً باز نموده که یک هزار تنکه باسم برادر و برادر زاده من بوجه صدقه و نان قضاتعین است - فلان کس یعنی بنده درگاه که عوض آن زمین کهل می دهد مقرر خدمت برادری باد - برادر بزرگوار که از مقام صحو گذشته بمحل سکر رسیده ، می گوید ع

مست مستم تا ندانی از شراب

این معنی از بیخودی نبشته باشد و هر که از زبان او روایت کرده است از عین<sup>(۱)</sup> حسد روایت کرده باشد ، ”بناء الفاسد علی الفاسد“ - اما صدق آنست که موازنه محصول کنجروت و خراجها که بحکم فرمان آن جا معین است ، سخت قلیل است - اگر نظر تقدیم غزاة بر محض شریعت کند ، چنانچه در روایت صدر آمده است ، او را نمی آید - و اگر صلابت دین را بمساهلت و مسامحت بر رسم و عادت خلق زمان مشوب گردانند ، خود همین که او را سویت دهند ، و آن خود امسال یکی بدو خواهد رسید و در گذشته که اندک توسعه ای بود مستوفی داده ام - اگر ، چنانچه زعم مردمان صاحب حقد است که بعناد نمی دهم ، بودی ، سال گذشته نمی دادم - نظر من همه در اتباع ، خدمت مولانا بوفور کرم به بندگی ایشان یک یک از این معنی بر سیل ایجاز و اختصار عرضه دارند و از خاطر مبارک ایشان آنچه هرکس بمراد خود نمودار کرده و خلافی بآن نموده ، بیرون برد - نباید که خدمت مولانا از محض شفقت که چون آفتاب همه جا می تابد ، باعثه مهربانی مجرد که درباره خلق دارد بغضب آرد و تافته گرداند که این معافی را بسمع رضا جای ندهد و بخدمت مقتدای عالمیان نگذراند ، و نه پندارم که همچنین بکند - چه این امانتی است که بدست خود و زبان قلم بر شما فرستادم و تبلیغ امانت کما هو از عادات ستوده علماء دین دار است زیرا که ایشان ورثه انبیاء و حمله انبیه و امناء خدا و امرای دین مصطفی اند ”هذا ما وعدناک“ -

(حدیث) مهر سی صد تنکه که موعود بود و همین جایز برآمد موجود داشت شده است و ارسال نیفتاد، بنا بر آن که منهل وجود شما مورد بروجود است و باز دحام سائلان مملو "والمشرب العذب کثیر الارحام" غالب آنست که دران محل که این محقر برسد سائلان بر سبیل معتاد در سوال مبادرت نمایند و شما از محض مروت و فرط فتوت و کرم طبیعی و جود غریزی سائل را محروم نگذارید و جانب فرض را فروگذارید و اگر ده چندان باشد در زراعت بدهید، بیت:

بلی خود همت درویش چون خورشید می تابد  
که سامانش همه شاهی<sup>(۱)</sup> و او فارغ ز سامانش

بدین تقریر ذمه شما از قرض فارغ نه گردد، و از هر چه ذمه شما فارغ نشود ذمه من نیز فارغ نشود، و این نوع از وجود عالی همت شما غریب و عجیب نیست و خود همت درویش چنان می باید که کونین او را در نظر نیاید، بیت:

دو عالم چیست؟ دو کفه است میزان مشیت را  
وزین دو کفه بیرونست آن کو هست وزانش  
زنی باشد نه مردی کز دو عالم خانه‌ای سازد  
که ناهید است فی کیوان که باشد خانه میزانش

برای هوش داشت این دقیقه آن [وجه؟] محقر برآورده می شود تا حقوق بمستحقان برسد -

(حدیث) بر سبیل جواب سوال مقدر بتکرار متعلم وار باز نموده می آید - اگر در خاطر گذرد یا کسی خواه به زبان حال و یا به زبان قال گوید که در عهود سابقه که غله‌ها مثل این ارزان بود چگونه انتظام لشکر می شد و بچه نوع به ائمه و صوفیه می رسید؟ جواب سوال بر سبیل صدق بوجوه است - آنچه ثمن بجمع آید بدو نوع می آید - اول آنکه تمامی عرصه ملتان جوze آگنده بود و زراعت ها "بعدد الرمل و الحصى" و "فوق العد و الاحصاء" و این زمان عشر عشر آن هم نمانده - عباد الملك

۱- در اصل: شاه‌یست -

ماضی عفی الله عنه آن دیار را چنان خراب کرده که امکان استهالت ندارد،  
بیت:

هر دل که خراب کرده زلفش هرگز نپذیرد استهالت

و این معنی بر رأی عالم آرای مشرف پوشیده نیست که ظلم ایشان اظهر من الشمس است چون بنور خدایگان عالم مدار (که در اکناف و اطراف ربع مسکون منتشر باد) جهان منور شد و سایه معدلت شاهنشاهی بر جهانیان مبسوط گشت، آفتاب زرکار حوادث آن وقت در ظل طلیل شفقت و رأفت خدایگان سویه نموده و از بسکه خلق دور دست افتاده بود و آمدن ایشان چه از جهت بعد مسافت و چه از جهت سبب قلت منال متعذر، از هزاران یکی و از بسیاریان اندکی فراهم آمده اند. پس خراج تا آن زمان که آبادانی بدان نهایت نرسد بر نسبت عهد ماضیه کی بازمی آید که سبب توسعه وجه باشد و خراجها برقرار سابق دست دهد. دوم آنکه در ایام گذشته اموال بسیار نوعی جمع می شد. چنانچه مندوه و ترکه و مال موجود و چهار بازار و ضرائب و گذرها و خراج محترفه مسلم، و آن مال خواه محض حرام و خواه سحت مطلق، مالی خطیر بود. ازین ابواب دخل خرجها را مستوفی بازمی خوانند و به لشکر و ائمه و صوفیه می رسید. چنانچه بتواتر سماع افتاده است که مولانا کبیر بزرگتر انام دانشمندی بود. به طریق مزاح از خدمت خان شهید تغمده الله بالغفران التماس کرد که برات من بنده ترك نویسند. خان فرمود که شما را ترك این سخن باید داد زیرا که می فرمائید که وجه حرام است. جواب داد: باری نقد هست و آن اسوال نوبت خدایگان مرحوم دور شده و خدایگان روی زمین خلد الله ملکه این سنت حسنه را تبقیه فرمود، و بدعتی که [به] تقلیل خسران تعلق دارد آن است که آن زمان بمرحمت خدایگان عالم که طبع او محیط نوال و بحر جود و کرم است سه لک تنکه از ادرار و انعامات و امثال درین عرصه معین شده و در عهد علائی که غلوای ارزانی غله و اقمشه بود عشر عشیر آن نبود. بنا بران می خواستم که نوعی حملی و توفیقی کنم، و آن این است که دیه های آبادان بر ایشان می دهم که دران بعضی زمین مزروع است و بعضی نامزروع تا ادرات ایشان که سالهای قحط بر اندازه غلاء و غلات معین شده بود نقصان نشود و اصل نرود. برقرار

ما و ایشان در حیز خسران و معرض حرمان نیفتند و از محصول زمین مزروع نفقه عیال و اطفال خود رسانند - و بران استظهار باقی زمین برای استقامت ادرار خود در عمل آرند و این مقدور ممکن است و اگر ایشان بتام نقد طلبند آن مستبعد بلکه در حیز محالست - چه ایجاد معدوم از حیطت<sup>(۱)</sup> قدرت بشری پیروست - نیز همان مقدار غله که در وقت گرانی ، ایشان را از سیم ادرار حاصل می شد گو همان نسبت غله که حساب کنند بستانند - و دلیلی واضح تر که مؤید این وجوه است آن که گر در عرصه ملتان مال باشد مرا ازان چه بهتر که به بندی تخت فلک رفعت فرستم و خود شیوه این محب همین است و بدین معروف و مذکور -

مقرر است که طائفه را برای کاری و خدمتی اختیار کرده اند - غزاة را برای غزو و جهاد ، و علماء را برای افادت و اجتهاد ، و اهل قلم و کفایت و اصحاب کیاست و درایت را برای جبايت اموال - و این خود هم منسلک است بامر و سری - درین دیار نعیم همان وجه موجب که بصدق خدا یگان عالم معین است و این جا می رسید ، بحیله و تدبیر نصف سیم و نصف غله ، چنانچه در اول نبشته ام ، می ستانم - پانصد تنکه از ملتان مرا ذخیره نمانده و با آن که مرتبه و جاه بمراحم موفوره پادشاه جهان پناه بدان مشابه است که هیچ تاجیکی را نه ، اما از منال و سال ازدیادی نیست مگر ملامت ایام و عداوت حساد نا تمام :

ان العرائن تلقاها محسدة ولا تری للثام الناس حساداً

(۳۲)

این مکتوب بجانب مولانا شهاب الملة و الدین مهیمی<sup>(۲)</sup>

دام تقواه در قلم آمد -

تا سالک سها به حراست شهب ثاقبه محروس و محفوظ خواهد بود ، و

۱ - در اصل : بخت -

۲ - در اصل : مهیمی -

روی سپهر به درر غرر نجوم و لا لی متلالی سیارت آراسته خواهد نمود ،  
شهاب صلابت عالم وافر دیانت ، اعنی مولانا محی السنه ما حی البدعة ،  
علم الهدی علامه الوری ، شهاب الملة والدين ادام الله علومه ، قاهر شیاطین  
جن و انس باد بحق من قال ”وأتبعه شهاب ثاقب“ -

عین ماهرو که برای دیدار میمون مولوی دیده ها چون سیارات گشاده  
است و نظر بر طالع سعد و اختر مسعود که مقتضی بسعادات ملاقات  
تواند بود نهاده ، درر غرر خدمت بر طبق آرزومندی نهاده و بر آن  
مبصر جواهر زواهر بلاغت تحفه ای فرستاد و نمود که آتش فراق که به آب  
وصال مولوی کشته باد چنان در تاب است که التهاب شعر :

فنی فؤاد المحب نار جوی احر نار الجحیم ابردها

بدان نسبتی ندارد ، و سیلاب دیده ها بدان سان است که از سحاب شعر :

دمع بخدی جری والعین هطال قد طال هجرک والهجران قتال

اقطار امطار بر گلزار رخسار می بارد :

یک سینه و صد هزار شعله یک دیده و صد هزار باران

علم الله اگرچه مصرف اقتدار و مدبر لیل و نهار ، مستمند را از  
روی ظاهر ازان خدمت دور انداخته است اما دوستدار در مقعد مصادقت  
قرین و همنشین است ، سبحان الله زهی عجائب کاری ! ع :

میان ماست منزلها و من در منزلی شسته

درین صورت اگر در بیان ماده شوق که از روی صفا بیند اثبات  
اتحاد ثابت را مشغول شود نزدیک ارباب خرد سمج نماید و از کتابت  
آن بوی تکلف آید بر مقتضای ”القلوب مع القلوب تتشاهد“ بغور آرزومندی  
که به نهایت رسیده است برسد تا سر لطیف ع :

با وجودت ز من آواز نیاید که منم

واضح و لایح گردد - نجوم سعادت از افول زوال مصبون و محروس باد -

(۳۳)

این مکتوب بجانب خداوند سید العلماء رفیع الدولة  
والدین متصرف مطبخ خاص در قلم آمد -

تا بارگاه علم و بلاغت بتائید علمای وافر دیانت رفیع ، و بنیان فضل  
و براعت به بیان متوافر فصاحت منیع خواهد بود ، منصب فضائل و  
مجلس شائیل بذات عالی صفات خداوند سید العلماء والامراء ملاذ الفضلاء  
والکبراء رفیع الدولة والدین ادام الله رفعتہ ، مرتفع و سامی و ایزد متعال  
در جمیع احوال حافظ و حامی باد -

دولت خواه وافر اخلاص عین ماهرو که التجا به سده رفیع و انتہا  
به عتبه منیع مولوی دارد و باختصاص آن مجلس خود را رفیع الصدر  
می پندارد ، خدمت و عبودیت که مستوجب رفعت آن مخلص تواند بود  
تبلیغ کرد و بنمود که پایه شوق و آرزومندی ازان رفیع تر است که دست  
بیان و شرح نیازمندی بدو تواند رسید و یا خامه گوهر نثار بوسیلت درر  
غرر فصاحت عشر عشر قصه اشتیاق در سلک عبارت تواند کشید :

کو عبارت که بدان شرح غم خویش دهم

یا تن و جان که بدان بار فراق تو کشم

چون مساحت ساحت تمنی و شوق بذراع فصاحت ممکن نبود ازان اعراض  
نمود و بغرض مشغول شد -

مقرر خدمت باد [که] سیزده موضع ديه آبادان درباب مخدرات وافر  
عصمت ملک الشرق و الوزراء اعنی بنات قوام الملك حرس الله معاليه معين  
شده است و بجانب اعظم ملک کبير فرمان اصدار یافت - چنانچه رفیع رضا  
تقاضا کند ديه های آبادان مثل ديه ”بدادی“ که امیر به ادامه داشت و به  
پسر او منتقل شده و درین وقت پسر او بوطن قدیم رفته ، و می گوید چندین  
دیه [از املاک؟] پسر [- -] با اراضی؟ [متبعه و مثل و مانند آن ديه ها  
از دفاتر بیرون کشند و به بندگی اعظم کبير معظم حرس الله معاليه و نکس

اعادیه تعیین<sup>(۱)</sup> کنانند - بدین موجب حتی در ذمه این بزرگ ثابت کرده باشد و مفید و مصیب آید انشاء الله العزیز -

درین قریات خود بر معهود و معتاد کرم مولوی مدد و معاونت چشم می‌دارد - امید است که قضیه "اتمام المعروف خیر من ابتدائه" رعایت خواهد یافت - دست رفعت دنیا بدامن کمال بی زوال عقبی متصل باد ، آمین!

### (۳۲)

این مکتوب بجانب سید السادات شمس الحق  
والدین یحیی گرد بزی متضمن مطالبه در قلم آمد -

تا چهره خاتون فیروزه بطره رواح و غره صباح آراسته خواهد بود و عروس مشتاقان از تنق خاوری روی عالم افروز خواهد نمود ، ذات آن شہسوار مضار بلاغت اعنی سید شمس الدین چهجو که ابکار افکار و بنات منشآت اقلام گوهر نثار او به درر معانی دقیق و غرر الفاظ رقیق آراسته است بر عروس مراد فیروز باد بحق من قال "وخلق منها زوجها -"

خاطب عروس ملاقات اخوی عین ماهرو که نقد جان را برای خطبه وداد مولوی بر سبیل دست پیمان درمیان نهاده است و در موقوف صدق مصادقت چون تیر راست ایستاده ، نفحات تحیات و فوحات تسلیات از گلستان

نسیم الصبا بلغ سلامی الیهم بلطفک و ارفق بالهبوب علیهم

فقل لهم انی و ان کنت غائباً فروحی و قلبی حاضر ان لدیهم

بمسام خدام آن مجلس رسانید و مقرر خاطر آن صیرفی سخن گردانید - از آن ساعت باز که این محب از جناب اکرام مآب خداوندی جدا شده است ایام فراق بصعوبت و مرارت می‌گذراند و جز یاد آن دوست که نقش‌نگین



دل حزین است بر زبان نمی راند ، بیت :

جز نقش تو نیست در ضمیرم جز نام تو نیست بر زبانت

و مکتوب متضمن شوق که اقلام از تحریر و افهام از تقریر و اوهام از تصویر آن عاجز و قاصر است ، ارسال می کند -

خدمت مولوی را حسن عهد دامن گیر نمی شود تا دوستدار را به تشریف سلامی مشرف گرداند و بوی جان پرور پیامی بدماغ جان پنده رساند ، بیت :

سالها شد که ز تو بوی وفائی نرسید وز سرکوی تو ام باد صبائی نرسید  
در مذهب وفا و مروت و کیش صفا و فتوت محظور بلکه نزدیک عقل و  
خرد دور است که بر صحیفه یگانگی رقم بیگانگی کشیده و نقض اساس محبت  
و رفض بنیان مودت جایز دیده ، بیت :

خلاف شرط محبت چه مصلحت دیدی که عهد را بشکستی ز مهر ترسیدی  
بدین موجب دوستدار متعجب و حیران و از دست عدم التفات آن دوست  
در ناله و فغان ، بر حسب حال این ابیات گویان :

از جور یار پیرهن کاغذی کنم کوسیر کاغذ و قلم از من دریغ داشت  
من زاب دیده قضیه نبشتم هزار فصل او آب دوده رقم از من دریغ داشت  
اگرچه قلت مبالات برادری درکار موالات معلوم و مقرر و مفهوم و مصور  
است اما بدین حد غور کار او روشن نبود :

دریغا دریغا که آگه نبودم که تو بیوفا در وفا تا کیجائی؟

با این همه ازین طرف قواعد مواخات ممهذتر و معاهد مصافات  
مؤکدتر است - حکایت دوری مستحسن نیست و در راه محبت توقع وفا  
منظور نیست ، بیت :

کنم دعوای عشق یار و آنگه زو وفا جویم  
زهی عشق لذیذ از بس صعوبت دوست خواهم داشت

محب نه جان را بلکه جور محبوب را لذیذ پندارد و جفای او را عین وفا انگارد و در صورت لطف و عفو از جاده صدق و مصادقت منحرف نشود - اما شکایتی بزبان قلم رفته به سبب غلبات آرزومندی از سر بیخودی بود ، بیت :

شکوت وما الشکوی بمثلی عادة ولكن تفيض العين<sup>(۱)</sup> عند امتلائها  
چون لطمه فراق این محب را سراسیمه گردانیده است و صدمه هجران تن مستمند را در صدد هلاک رسانیده و صعب ازین هم اعراض برادرست ، ازین محب درین صورت اگر قلم زبان عتاب دراز کند اگرچه آن برادر معذور ندارد نزدیک ارباب خرد معذور باشد و نیز معاتبه اخوان باصفا مستدعی بقاء و موجب استحکام بنیان مودت است کما قیل ، ع :

و یبقی الحب ما یبقی العتاب

علم الله ، عیش زندگانی بلکه ممائل سرور جاودانی هان بود که بمجاورت و مصاحبت احباب و اصحاب گذشته ، اکنون ع :

روزی که بی تو می گذرد روز محشر است

و هرگاه که ایام سابقه یاد می آرد قطرات انکسار بر رخسار<sup>(۲)</sup> می بارد و می گوید :

جزای آنکه نگفتم شکر روز وصال شب فراق نخفتم ز انتقام خیال

چون صحائف اتحاد جانبین برقم وحدت مرقوم و ایام وداد طرفین بسمت اخلاص موسوم است واجب آن بود که خدمت مولوی متواتر و متوالی مکاتبات روح آسا و مراسلات روح افزا ارسال می نمود تا این دور مانده را درین غربت سبب تسکین و تسلی باطن مجروح می شد - اما آنکه خدمت خداوندی بوجود سوابق مصافات و لواحق موالات مثل این بی مهری می کند "ضمیخت علی ایادیه" در تصور می آید :

مرا که پشت ز بار محبت است دوتا فراق روی تو ام می کشد بسرباری  
انشاء الله تعالی بحضور ماجرای دوستان کرده آید ، باید که بعد ازین تاریخ زیادت ازین بی شفقتی روا ندارند و به سلام و پیامی یاد آرند ،

۱- در اصل : النفس -

۲- در اصل : رخساره -

بیت :

فراموشم مکن مقصود آنست فراموشی نه شرط دوستانست  
و بخدست عزیزانی که در سراپرده انس و خلوت اخوی مستور اند و خیال  
جمال ایشان دوستدار را از آئینه صفا منظور است سلام باشتیاق تبلیغ کند  
و بگوید :

میان ما و شما عشق در ازل رفته هزار سال برآید همان نخستینی  
و دیگر مقرر ضمیر انور و معلوم خاطر ازهر مولوی (که ازهار  
لطافت و انوار طراوت از بستان طبیعت او ظاهر و باهر است) باد که باد  
خزان هجران مولوی نهال نهاد این دوستدار را از شمار حیات چنان بیاره  
گردانیده که خار خار ، بیت :

نرفت تا تو برقی خیالت از نظرم برفت در همه عالم ز بیخودی خبرم  
گزار زندگانی بار و برگ کرده ، اما شمره ملاقات ملک کمال الدین جاجرمی  
که بکمال لطائف و لطائف کمال عدیل ذات عظیم المثل مولوی است ،  
نهال عمر را از سر نضارت و طراوت ارزانی فرموده ، و دوستدار را  
بمصاحبت ایشان طیب البال و مرفه الحال عیش می گردانید و میان مشاهده  
ایشان بر یاد خدمت برادری این مصراع بزبان می راند ، ع :

از رنگ تو ام بوی کسی می آید

و برای دوام بقاء و لمعان مجلس معلی باهت و افتخار می گفت ، ع :

تو دیر بزی چون تو ندیده دیدار

درین وقت ملک کمال الدین که او را از قلب آن سره روزگار صورت  
معنی رشد معائنه و محسوس شده است بانواع اصطناع و اصناف الطاف  
خداوند عالم خلد الله ملکه اختصاص یافت و اقطاع سندیله با توابع و  
مضافات بر ایشان مفوض شد - بنا بر آنکه بوجود این عزیز مصر ثانی  
شود ، بیت :

هزاران درود و هزاران سپاس که گوهر سپرده بگوهر شناس

بدین موجب ملک مذکور بر صوب دارالملک دهلی عزیمت فرمود و

بهجت و فرحت بدان توجه نمود و اهالی آن طرف و این طرف را مسرت و حزن و انکسار روی داد ، ع :

و اى نعيم لا يكره الدهر

حق سبحانه تعالى جهانيان را بدین دو ذات بزرگ متمتع گرداند و این محب را بخدمت ایشان علی احسن الحال رساند ، سیادت دنیای سیدی به سیادت عقبی متصل و مقرون باد -

### (۳۵)

این مکتوب بجانب سید السادات اعزالملة والدين پسر  
سید قطب الدین مرحوم ناظر دولت سرای در قلم آمد -

بنده خاندان رسالت و خادم دودمان سیادت عین ماهرو که موالات اولاد رسول و مصافات احفاد بتول که بر مبنای ”قل تعالوا ندع أبناءنا أبنائکم و نساءنا و نسائکم و أنفسنا و أنفسکم ثم نبتهل“ ، بمرط واحد بمجاورت رسول مشرف بوده اند فرض عین و عین فرض می داند - و علی الخصوص بسمت اخلاص خاندان قطبی موسوم و صحائف اعتقاد او برقم اتحاد مرقوم است ، بیت :

داغ تو داریم و سگ داغدار می نه پذیرند شهن در شکار  
هم تو پذیری که ز باغ تو ایم قمری طوق و سگ داغ تو ایم

و همیشه بعین عنایت آن جناب ماحوظ و بوفور مکارم محظوظ ، وسائل و ذرائع بسبب اطالت تقصیر که از روی جریان روزگار و طوارق لیل و نهار ساخ شده در مقام خجالت و تسویف افتاده ، زبان اعتذار و استغفار به ادای این مصراع گشاده ، ع :

میر بخشنده توئی بنده شرمنده منم

تحف خدمات و طرف عبودیات بجانب جنات مآب خداوندی می رساند و باز می نماید -

غرض از ترتیب این مآدمات و تشبیب این کلمات آنست عمده تقصیر

که بتطویل انجامیده و مادهٔ تفریط که بافراط رسیده این بود که خبر رحلت مخدوم و مرحوم که ملجاء و مأوای جهانیان بود باین خدمتگار مدتی شد که رسید - دران آوان خدمتگار مهم را نگاهبان و مشغول بوده ، چه بسبب حزن این مصیبت و چه از جهت انقسام خاطر سقیم ، عریضه ای متضمن تعزیت که مناسب باشد فراهم نیامد که بدان جناب رفع کرده شود - درین اندیشه روزها برآمد - هر بار که یاد می آمد با نفس لوائه خود ملامت می کردم که درین محل ترا واجب بود که از سر قدم سازی و بران جناب بشتابی ، و بسان کهتران و خدمتگاران شرط عزا بجا آری ، اگر آن میسر نه شد در رفع عریضه که تقصیر کنی بکدام تأویل و محمل معذور باشی - با خود اندیشیدم هر چند در رفع عرائض بدین موجب تقصیر می رود خطا متضاعف و گناه مترادف می گردد - اگر باعتذار و استغفارگرائی بهتر ازان که بر تبادی اصرار نمائی - علی الجملة موجب تقصیر در رفع عرائض همین بود - چون ذات ملک صفات متخلق باخلاق الهی است ارجو که از نصاب عفو و بخشایش بی نصیب نمانم ، بیت :

این نه گویم که معذرت بپذیر قلم عفو بر گناهم کش

(هذا باب) سال سوم است که این کهتر در دیار ملتان است - همه ظاهر و باطن خود برای اصلاح امورات دیار موقف ساخته است و بجهد و طاقت در پیوسته - اما چون کار این دیار چه از عسرت وجوه دخل و فترات انصار و اعوان و چه از سبب تمرد و خرابی زمین از جهت افلاس رعایا و دهاقین (که هر یکی ازین دو قسم موجبی متفاوت دارد و سر رشته آن موجبات امرت عماد الملک ماضی است عفی الله عنه) از دست رفته بود و بر قضیه "اتسع الخرق علی الراقع" از حد اصلاح تجاوز نموده ، حالیا بتدریج دست می دهد و اندك اندك انتظام می پذیرد - فرقه رانگهان که سال اول بعون حق مطیع کرده شده بودند ، درین سال بعضی از ایشان تمرد ظاهر کرده - این کهتر بر صوب ایشان بیرون رفته تا مهم ایشان بکفایت رساند -

بوفور شفقت خاطر مبارك بسوی این کهتر گارند و گاه گاه<sup>(۱)</sup> بشرف امشلات عالی که سرنامهٔ سعادت ابدی و دیباچهٔ خیرات سرمدیست مشرف

۱- در اصل : گاه از گاه -

فرمایند تا تقویت کلی حاصل آید و بدان مباهی و مفتخر باشد - در حفظ حق الهی باد ، آمین!

## (۳۶)

این مکتوب بجانب ملک الامراء والسادات ناصرالحق والدین  
مقطع لاهور از برای طلب نسخه مقامات در قلم آمد -

تا مقامات انصار دین حق محمود و بذل مجهود شان مقرون برضای  
معبود خواهد بود ، مقام سیادت و مکان سعادت بذات ملک صفات آن شعبه  
طیبه دوحه نبوی، و ثمره شجره بوستان محمدی، نور حدقه رسالت و نور حدیقه  
جلالت، فخر خاندان مرتضی اعنی خداوند ملک الامراء والسادات ، ناصرالحق  
والدین ، جامع السیف والقم ، قاطع الظلم و التظلم ، صاحب آیات اللطف  
والهمم ، ناصب رایات الجود و الکرم ادام الله تمکینه و سیادته عالی و  
متعالی ، و امداد فضل ربانی بر صوب جناب مولوی متوالی باد ، بحق من  
قال "فتهجد به نافله لک عسی أن یبعثک ربک مقاماً محموداً -"

صنیع کرم و رضیع نعم عین ماهر و که طفل دل او در مکتب  
اخلاص ، زبان بفاتحه ثنای حمیدی گشاید و مقامات محامد مولوی بفصاحت  
مقامات حریری در هر مقامی ادا می نماید - بعد اقامت مراسم محمّدت و تقبیل  
مراکز مصادقت مقرر ضمیر که سهیط انوار الطاف الهی و موقع آثار  
نامتناهی است ، می گرداند که آرزومندی مشاهده کرم خداوندی نه  
بدان حد است که افهام را قوت تقریر و اقلام را امکان تحریر آن تواند  
بود و یا ساحت آن بذراع فصاحت بتوان پیمود - چون قاعده موالات  
مقرر است ضمیر از باطن مبارک در غور این کار برسد -

خلاصه عقد ازدحام آنکه پیش ازین خدمتگار خاندان سیادت ببذل  
نسخه مقامات مولانا استاذ العالم شرف الدین توامان علیه الرحمة و  
الغفران موعود شده است و نظر انتظار برهگذار کرم "انجز حرماً وعد"  
داشته - چون وفای وعده از عادات سیدان است ، خدمت سیدی که بر

سنن سنن انبیاء ارثاً و استحقاقاً مقتدی و مهتدی است ، فضیلت ایفای وعده از نص قرآن ”واذکر فی الکتاب اسمعیل إنه کان صادق الوعد“ یاد آرد و بارسال مقامات مذکور بار انتظار از دل خدمتگار خاندان رسالت بردارد ، والله ولی التوفیق -

(هذا باب) سال گذشته از حسن عنایت و تربیت قدیم خدمت سیدی اخبار سلامتی [حدود] بالا اعلام می فرمود و بدان اندازه استعداد کرده می شد و شرط تحفظ و تبقظ بتقدیم می پیوست - امید است امسال همه خیر خواهد بود - اگر خیری متضمن تردد رسد بر قرار سابق وظیفه کرم مقرر دارد تا بدان اندازه مراسم حزم و هوشیاری باقامت رسد و بر اکرام سابق انضمام یابد ، والسلام -

### (۳۷)

این مکتوب نیز بجانب سید السادات ناصر الحق والدین بعد رسیدن نسخه مقامات بقلم آمد -

تا اغصان شجره خاندان نبوت به ثمار فتوت مشمر و ینایع کرم دودمان رسالت در حدایق مروت مستفیض و منهمر خواهد بود ، بوستان سیادت و گلستان سعادت خداوند ملک الامراء والسادات ، منبع العلم والسعادات ، ناصر الدولة والدین که در ارم کرم نهالی است آراسته ، و بر جوئبار همم سروی است پیراسته ، به ازهار نیکنای و اثمار شادکامی ، آراسته و پیراسته باد ، بحق من قال ”فروح و ریحان و جنة نعيم“ -

خدمتگار خاندان رسالت عین ماهرو که مشام امل و رجاء او بشامه طیبه احسان سیدی و مولائی معطر و با بخور حسن عنایت مولوی معنبر و مبخر است ، خدمات عنبر نسیم و تحیات عنبر شمیم تبلیغ و تعریض کرده مقرر ضمیر انور و خاطر ازهر گردانید که نسخه مقامات مولانا شرف الدین توامان علیه الرحمة والغفران موشح و مزین چون فضای گلشن جنان از وفور مکارم آن ربیع ثانی و با کوره بوستان لطف ربانی

بدین خدمتگار که چون نرگس دیده انتظار گشاده بود رسید ، آن معنی از فوحات جود و سخا و نفحات مبرت و عطای خاندان غریب نبود ، بسان سوسن ده‌زبان ، زبان شکر بنشر محامد مولوی گشاده شد و برایادی سابقه آن مرقع مجد و معالی انضمام یافت - گل شادمانی متبسم و بلبل کامرانی مترنم باد -

## (۳۸)

این مکتوب نیز بجانب سید السادات منبع السعادات  
ناصر الحق والدین در صنعت ذو رعایت در قلم آمد -

تا نقره خنگ مهر در میدان سپهر جولان خواهد نمود و عنان  
توسن نفس به دست چابک سوار عقل خواهد بود ، ذات ملک صفات  
ملک الامراء والسادات ناصر الحق والدین بر سمند عزت و یکران  
دولت سوار باد ، بحق من قال ”والخیل والبغال والحمیر لترکبوها  
و زینة“ -

عین ماهرو که غاشیه بندگی خاندان نبوت بر دوش دارد و صافنات  
جیاد خدمت در مضار آز و نیاز ، عرضه می کند و می نماید که چون  
جولانگه شوق و آرزومندی آن فارس میدان فراست چنان عریض و طویل  
است که شمسوار قلم دواسپه بسرحد آن نتواند رسید ، عنان سخن  
بر صوب غرض معطوف گردانید و نمود که قاضی ظهیر الدین و عمر الدین  
برای خریدن چند اسپ باعتبار کرم آن گل بخشش در لاهور فرستاده شدند -

متوقع آنست که ایشان را بعین عنایت ملحوظ دارد و اسپانی که  
اتباع خواهد شد در نظر مبارک باحتیاط بگذرانند و بمعتمدی اشارت شود  
تا تذکره خرید اسپان بنویسد و در ذیل مثال بیمثال مولوی بخدمتگار  
برسد تا اطمینان خاطر بحصول انجامد - اسپ بقای دولت مولوی از غبا  
زوال مصون باد ، بحق النبی و آله الابعاد -



## (۳۹)

این مکتوب بجانب مجلس عالی خان کبیر و خان  
کشورگیر اعظم ظفر خان دام عالیاً در قلم آمد -

هر دولت که بشعار عدل و احسان و دثار فضل و امتنان مزین و آراسته تواند بود و هر سعادت که از سراپرده الطاف و اکرام نامتناهی جلال خواهد نمود و هر رفعت که کیوان دربان آستان و عتبه آن شاید و هر نعمت که بواسطه آن نعیم "و إذا رأیت ثم رأیت نعیماً و ملکاً کبیراً"، حاصل آید، قرین جناب رفیع و همنشین سده سامی خان عالم و عادل، باذل و دریا دل (خانی که در مظهر شجاعت گوی سبقت از خانان کبار و ملوک نامدار ربوده و در آوان سخا و عطا<sup>(۱)</sup> آثار ید بیضاء به اعیان عصر عیان نموده، خانی که پای بر دست وزارت نهاده، دست دین و دولت و بازوی ملک و ملت بسوار عدل و انصاف زیب و زینت یافته، و جور و اعتساف چون عنقای مغرب در جبل عدم مسکن و مأوی ساخته) اعنی خان کبیر و خان کشورگیر ظفر خان لازال عالیاً و علی الکرام والیاً باد -

خدمتگار و افراخلاص عین ماهر و که باختصاص دولت خواهی مجلس عالی سامی خانی مفتخر و مباهی است عین عبودیت بر زمین اطاعت می ساید و بنده وار بازمی نماید [که] عرصه شوق آن جناب نه چنان طویل و عریض است که بذراع فصاحت امکان مساحت تواند بود و یا باستظهار بلاغت و اعتضاد براعت قصارای بیان آن تواند نمود، الحق بنده را چه امکان که در مجلس ذکر اشتیاق برد - اما چون درین دیار بنظر شفقت آن مجلس نخست این کمتر مرموق شده است و در زمان متقادم ممالیک را با ارباب مثل این انبساط بوده و مصداق این معنی و مصدق این دعوی از بیان قرآن مجید و فرقان حمید "یحبههم و یحبونه"، معلوم و مقرر است که بنده را با خدای عز و جل یاری و محبت است و لیکن از حضرت صمدیت این تشریفی است که در حق بندگان منصوص است -

۱- در اصل: در سخا و آوان عطا -

بنا بران تجاسر افتاد و خود را بر خاطر مبارك یاد داد -

عمده ازدحام آنکه کیفیت مجد ظفر در زمان وداع این کهتر باز نموده بود که او عرضه می دارد - "سیم دیه های "اکره" از مضافات بهار در نمودار مواجب خود وضع کنانیده ام ، کارکنان بهار بوقت حساب مجری نه طلبند ، و از دیوان عالی وزارت آن سیم در وجه اشخاص دیگر برات کردند" بندگی مجلس عالی شفقت فرمودند که اگر مجد ظفر حجت دیوان عرض برساند که در آن سال سیم مذکور در مواجب او و یاران او اعتداد شده است مجری دارند ، و آنکه مکرر برده باشد در حساب کرد ملتان اضافت شود -

متوقع آن که هم برین منوال که در غایت عجز و اضطرار است شفقت مبذول گردد و چنانستی که چون مجد ظفر حجت دیوان عرض دام حماة برساند ، بوفور تربیت اشارت شود که در دیوان عالی وزارت دام عالیاً مجری اگر بعد تفحص روشن گردد که او مکرر برده است طریق خلاص او و سبیل مفروغ شدن این وجه جز این نیست که آن وجه در ملتان شود یا در سه سال هم در وجه مواجب او و یاران او اعتداد افتد - همه وجه از وفور شفقت و فرط عاطفت مجلس سامی متوقع آنست که او بزودی خلاص یابد و بر بنده درگاه پیوندد تا کار آبادانی و استمالت ملک پور کهیکڑه که بعد سالها دست داده است ، استقامت یابد - چه همه همت و نهمت این کهتر در آبادانی و استمالت و عمارت آن دیار است و بقدر وسع و امکان خود درین می کوشد که این دیار بعون حق تعالی از اقبال خدایگان معمور شود - علی الخصوص چند قصبه چنانچه همین ملک پور کهیکڑه و کنجروت و جندله و جز آن که در آن خرابی فاحش راه یافته بود درین وقت بفضل الهی تعالی [روی] بآبادانی و زراعت آورده است - حال این بود که به بندگی مجلس سامی عرض افتاد - در حفظ الهی باد -

(۲۰)

این مکتوب بجانب خان اعظم ظفر خان متضمن معذرت در قلم آمد -

بنده درگاه اعلی عین ماهرو که مضافات او از شائبه ریا مصفاست

و دیده موالات او بزیور ولای آن جناب والا محلی ، با کمال عبودیت و تواضع و وفور اشتیاق تعریض کرد و نمود که جمیع احوال جمهور امور بر حسب ارادت مشکور ، ”الحمد لله الشکور“ -

ملخص این عبودیت مبنی بر آن که در آنچه بواسطه تسویل ملک خاص حاجب سلمه الله تعالی مباحثه فرمان تغلق شاهی سانج شد ، دران محل اگر ازین کمتر بر قضیه ”تفسد المهدون“ جرأتی و جسارتی که رفت از هواجس نفسانی و نزغات شیطانی بوده باشد - بنده درگاه ازان مستغفر و نائب و دست در اذیال استغفار و تشبث باهداب اعتذار کرده نادم وار می گوید :

من نگویم که معذرت بپذیر قلم عفو بر گناهم کش

(هذا باب) فرزندم تمر نائب شجنه بارگاه اعلی با عرضداشت بندگی تخت فلک رفعت فرستاده شده است بسه اقتراحات و التماسات ، او را بعز اجابت مقرون فرمایند و در اتمام مرام او سعی جمیل مرعی دارند ، و رعایات محبت فرونگذارند و بر نمطی مکرمت و شفقت مبذول شود که او بحصول غرض بر بنده درگاه پیوندد ، والسلام -

## (۲۱)

این مکتوب نیز بجانب خان اعظم ظفر خان دام عالیاً در قلم آمد -

بنده درگاه و خدمتگار وافر اخلاص عین ماهرو که ملحوظ عین عنایت و محظوظ قوط رعایت مجلس سامی خانی است و استظهار و اعتضاد بدان عتبه رفیع و سده منیع دارد که منبعث از صفای طویت تواند بود عرضداشت نمود که بنده همواره بهوا و ثنای آن مجلس دل و زبان همیشه بسته و گشاده است و چون تیر در خدمتگاری راست ایستاده و هرگاه می خواست که بدان جناب اکرام مآب ابرام نماید و برفع عرائض خود را بار دهد ، اما احتشام مجلس مانع می آمد - چون فرزند سعد الدین نبشت که بندگی خان اعظم و خاقان معظم هر زمان ازین بنده باز پرس

می فرمایند و سبب نارسیدن عرائض از غایت شفقت در مقام تقصیر می دارند ، بدین خبر هم خوش شدم و هم ناخوش ، خوش ازین سبب که خداوند خان اعظم بنده را از خدمتگاران خود پندارند و یاد فرمایند ، و ناخوش از آنکه چرا در رفع عرائض تقصیر کرده شد . بدین موجب بذیل اعتذار تشبث کرد و بزبان اضطرار عفو التماس نمود .

## (۲۲)

ابن مکتوب بجانب ملک ملوک الشرق و الوزراء افتخار الملک  
فرید الدولة والدين صاحب دیوان استیفاء ممالک در قلم آمد .



تا نظام عالم باقلام اقالیم گشای وزرای وافرشهامت که مستدعی انتظام جهان است منوط ، و تسکین فتنه که مستلزم امن و امان است بسیوف کفر زدای ملوک متوافر شجاعت مربوط خواهد بود ، قلم اعانت دین و دولت و تیغ اغاثت ملک و ملت در بنان کوثر نثار و قبضه کامل اقتدار خداوند ملک الشرق و الوزراء جامع السیف و القلم والی العلم و العلم دستور آفاق ، سپهدار زمان ، افتخار الملک صاحب دیوان استیفاء ممالک که به تیغ و قلم به مصاحبت بنان محیط نوال و کف دریا مثال ابهت و افتخار دارد ، در غایت جریان و امضاء متابع حکم رضای خدا باد ، و قلم سحر آفرین او که انموذج ”ن“ ، و القلم وما یسطرون“ است از عین الکمال مصون ، و تیغ ذوالفقار آثار او که نتیجه ”وأنزلنا الحديد“ بتائید نصر عزیز ”ایده“ مقرون .

عین ماهرو که بنان قلم او باخلاص آن مجلس راست ایستاده و زبان تیغ مثال او خطبه محمدت و ثنا سرائی آن جناب گشاده است ، خدمات متضمن شوق و آرزومندی و مشتمل کمال نیازمندی از صمیم اعتقاد که برقوم اتحاد مرقوم است بزبان تعریض کرد و نمود . الم فراق مولوی از ضربت تیغ مؤلم تر است ، ع :

والسیف أرفق بی من هجر مولائی

چون تناجی ضایر را اثر و قضیه اتحاد مقرر است و بر خبایای ضمیر  
خاطر مبارک که ملهم بالهام ربانی است برهان قاطع و شاهد عدل است ،  
ازین روی در ذکر شوق که زبان قلم و قلم زبان از تحریر و تقریر  
آن عاجز و قاصر بود خوض نمود :

### العجز عن درك الإدراك إدراك

غرض از تسویدات صحیفه اخلاص آنکه در آنچه مسافر با خدمتیات  
احرام درگاه عالم پناه که مأوا و مأوای خسروان روزگار و شهریان  
نامدار است ، گرفته بود بنده درگاه دران محل در مقام بندگی حضرت اعلی  
حاضر بود بوقت مراجعت او عریضه ای متضمن اخلاص بر دست او رفع  
شده ، بشرف تشریف جواب مشرف نشد :

گر نه پرسى و به یادم نه برى  
چه توان کرد که جنگ نتوان کرد

و بر ضمیر منیر مقرر است که بعد احباب و تحمل مشاق فراق اصحاب تا چه  
حد شاقست - خصوصاً فراق مخدومی و دوستی چون تو که خشیت و رجاء و  
شدت و رخاء را اعتقاد بر دوستی و دست یاری اوست ، اگر بسلامی  
و پیمای یاد نیاورد و مکتوب که سبب تسکین تن مهجور و خاطر مجروح  
است ، فرستاده ندارد ، نتوان دانست که انکسار تا چه حد بار آرد و  
برای ارسال مفاوضات چه التماس نماید ، شعر :

و فى النفس حاجات و فىک فطانة سکوتی بیان عندها و خطاب

(هذا باب) موصل صحیفه خواجه عبدالله به نیت زیارت خانه کعبه  
برای ادراک فضیلت حج که خدایش بخیر روزی کناد ، بشوق تمام بر صوب  
چتر حجاز متوجه شده است - هر چند او را گفته شد استطاعتی که برای  
این راه از روی شرع وجوب بران مترتب است مفقود ، و شداید و محن  
آن راه معلوم ، در اقدام این بمقتضای شرع تأملی بسزا باید کرد - چون  
نیت او از سر صدق بود امتناع نه نمود و زبان حال او این بیت انشاد  
کرد :

جبال کعبه چنان می دواندم بنشاط که خارهای مغیلان حریر بنماید

متوقع آنکه چون این عزیز دران حدود برسد در حق و باره او شفقت ارزانی دارد تا بسعی جمیل خداوندی ملک الشرق او بمقصود رسد -  
والله الموفق والمعین ، در رعایت احباب و یادآورد اصحاب ، دائم البقاء باد -

### (۲۳)

این مکتوب بجانب ملک ملوک الشرق و الوزراء  
افتخار الملک، صاحب دیوان استیفاء ممالک در قلم آمد -

خدمتگار و افتخاد عین ماهرو که بفاتحه محامد آن جناب اکرام مآب ،  
رطب اللسان و قاعده موالات و اساس مصافحات آن سده منبع و عتبه رفیع  
در خلوت خانه ضمیر او ثابت الارکان است ، بیت :

جز نقش تو نیست در ضمیرم      جز نام تو نیست بر زبانی

خدمات که مبنی بر مصداقت و عبودیات که مبنی از کمال مخالفت تواند بود ،  
تعریض کرد و نمود - فرزند عزیز سعد الله اسعده الله فی الدارین می نویسد  
که خدمت مولوی تفقد حال این کهتر می فرماید و اشفاق مخدومانه  
ارزانی می دارد و او را به تبلیغ سلام بدین کهتر مأمور می گرداند -  
بدین موجب بر ظاهر و باطن این کهتر استظهار و اعتضاد بی شمار روی  
می نماید ، بیت :

روزی که ز تو سلام باشد      آن روز فلک غلام باشد

این نوع کرم از مکارم اخلاق و محاسن اعراق مولوی که کسوت  
مفاخرت او بطراز مآثر شعر :

ولو أننی خیرت کل فضیلة      لما اخترت غیر مکارم الاخلاق

مطرز و معلم است غریب و عجیب نیست ، شعر :

لطف از تو و بو ز مشک و نور از خورشید

رسمی است قدیم و عادی معروفست

باستماع این خبر که متضمن شفقت است جذبۀ شوق بر دل و جان والی و مسئولی شده خواست که بپاید "سعیاً علی الرأس لا مشیاً علی القدوم"، بران جناب شتابد و سعادت دست بوس دریابد -

اما علایق و عوایق روزگار که بخدمت پوشیده نیست این سعادت را در حجاب توقف می دارد و بدین سبب این کمتر قطرات حسرات بر رخساره می بارد و می گوید، بیت:

نامه کنید تا پرسم من بسوی دوست  
خاکسترم کنید بر آن خط پر افکنید

و برین اختصار افتاد شعر:

لو أن أقلام الزمان تحررت      صفة لشوق لا محالة تقصر  
شرح الهوى ما ادر كته كتابتي      فالقلب عندك اذ سألت تقرر

بنده درگاه را احرام گرفتن بحضرت جهان پناه هر سال موظف شده ، اما امسال از وقت معهود پیشتر خواهد بود تا بو که بعون ایزد تعالی و تقدس در ضمن دولت پای بوس حضرت خدایگان سعادت دست بوس خدمت مولوی دست دهد ، و هم از ضمن مکتوب فرزندم سعدالدین و آیندگان آن طرف روشن می شود که از حضرت فلک رفعت درباره آن خدمت ساعة فساعة عواطف فراوان و عوارف بی پایان و مراحم موفور و مکارم نا محصور مبذول می گردد و بدین خبر خجسته اثر هر دم گل دل متبسم و بلبل جان مترنم می گردد -

حق سبحانه و تعالی خدایگان عالم مدار حضرت سلطنت را بر بنده نوازی و بنده پروری و نشر معدلت و داد گستری الی یوم المعاد باقی دارد - همواره در مزید معالی باد ، آمین ، والسلام -

(۲۲)

این مکتوب نیز بجانب ملک ملوک الشرق و الوزراء  
افتخار الدولة والدین صاحب دیوان استیفاء ممالک در قلم آمد -

مثال روح مثال و اشارت واجب الامثال خداوندی که نور حدیقه بلاغت و نور حدیقه براعت است از سواد خامه مشک آسا که مضمون "النور فی السواد" از مطاوی آن پیدا و هویدا بود، بخدمتگار و افراخلاص عین ماهرو که نهال نهاد او از هجران ذبول یافته بود بسان هوای ربیع رسید، بورود آن ازهار [بوستان] بدایع و انوار گلستان روایح باغ وجود بنده از سر تازگی و طراوت یافت، و نسیم خطاب کریم نفحات زندگانی و فوحات بقای جاودانی بمشام این مهجور رسانید. سبحان الله مگر آب حیوان در ظلمات مداد مضمیر است که انقباس عیسوی از فحوای آن مظهر است، بیت:

از خط و عبارت تو روشن شده است کاندرا ظلمات چون بود آب حیات بعد تقدیم مراسم تکریم، ع:

بر دیده نهادمش که بینائی بود

و بادراك اخبار صحت و مطالعه مراحم موفور و مکارم نامحصور حضرت سلطنت خلد الله ملکه که درباره خدمت مولوی مبذول می شود، و از جهت وحدت [که] این خدمتگار خود را قسیم و سهم آن می داند، حمد و سپاس متجاوزالحد والقیاس مر حضرت مالک الملک تعالت آلاؤه و توالی نعاؤه گفته آمد، و سجادات شکر باقامت رسانیده شد. تا ابد الابد چنین باد.

متوقع آن که خدمتگار بامثلات شریفه هم برین منوال مشرف گردد تا میان امثال و احباب و اقران و اصحاب ایهت و افتخار چنان حاصل آید که مرور روزگار و صروف لیل و نهار آن را کهنه نتواند گردانید. همواره در اعتلاء معالی باد.

(۲۵)

این مکتوب نیز بجانب ملک ملوک الشرق و الوزراء افتخار الملک صاحب دیوان استیفاء ممالک در قلم آمد.



استیلاى فراق اگرچه فراوان و باعث اشتیاق هر چند بی‌پایانست ، و دیده هجران دیده منتظر آن که بکحل ملاقات مکحول گردد ، اما دست مراد کس بدامن مطلوب و دیده روشن هوس بجهال محسوس بتضرع و زاری جز بعنایت باری نرسد ، چه بیت :

ایوان مراد بس بلند است آن جا بهوس رسید نتوان  
بنا بر این مقدمه از آن‌گاه که شنیده ام خدمت مولوی در کنف سلامت  
بشرف خاکبوس حضرت رسید از بس التیاع و آرزومندی ، ع :

دلم ز شوق ملاقات تو ز تن پیرید  
بر فور خواستم که قدم از سر سازم ، و جان برین آرزو دربازم ، و سعادت  
ملاقات مولوی را دریابم ، اما علایق که درمیان است مانع می افتد و  
در قوت تحمل فرقت اثر می دهد ، بشرح و بیان حاجت ندارد ، ع :

دل ساکن کوی تست خود شرح دهد  
باز آنکه من در صورت ظاهر از روی حجاب مسافت از آنجناب  
دورم لیکن بر قضیه باطن بحکم آن که بیت :

ما را بتو اتصال روحانی هست سهل است که التقای جسمانی نیست  
چنانستی که در حضورم ، و شاهد این سخن و مصداق این حدیث آن  
است ، ع :

که مرغ روح من آنجا همی کند پرواز  
متوقع آنکه گاه گاه<sup>(۱)</sup> بزال امثلات معادل حیات دل و جان این  
آرزومند را تازه و تر گرداند تا از آسیب سموم فراق مصون ماند - در  
حفظ الهی محفوظ باد -

## (۲۶)

این مکتوب نیز بجانب ملک الشرق افتخار الملک  
صاحب دیوان استیفاء ممالک در قلم آمد -

۱- در اصل : گاه از گاه -

تا اعانت و اغاثت زمینداران که بجلیه اطاعت و مطاوعت متوشح بوده اند و از دست تغلب زبردستان چون بنات النعش در اطراف جهان متفرق و پراکنده گشته در جمیع ادیان محدود خواهد بود و قلع و استیصال دعار نابکار که فساد را شعار و تهییج فتنه را دثار خود ساخته نزدیک وضع و شریف و قوی و ضعیف مستحسن خواهد نمود ، ذات ملک صفات ، خداوند ملک ملوک الشرق و الوزراء ، افتخارالملک ، قانع الکفره ، قانع الفجره ، ناصرالموحدين ، کاسر المفسدين ، قاتل البغاة ، قاطع الطغاة ، حامی ارباب الصلاح ، ماحی اولاد السفاح ، صاحب السیف و القلم ، والی العلم و العلم ، رافع رايات العدل و الاحسان ، ناصب آیات الفضل و الامتنان ، فريد الدولة و الدين ، صاحب دیوان استیفاء ممالک که مستجمع معالی سابقه است بمولات اولیای دین و معادات احزاب شیاطین مؤید و موبد باد ، بحق من قال ”و تعاونوا علی البر والتقوى ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان-“

بندۀ درگاه عین ماهر و که عین اعتقاد او بکحل ترقیه عباد و تعمیر بلاد مکحول است عین خدمت و عبودیت در مورد اخلاص جاری گردانید و نمود که نهال وجود ”همیر دودا“ که از تند باد حوادث ذبول یافته بود بزال شفقت خداوندی ملک ملوک الشرق آغاز نشو و نما گرفته ، متوقع آنکه بفیضان رأفت آن مجلس مثمر و برومند گردد ، بیت :

نهالی کان بدست خود نشانی همیشه می ده آبی تا توانی  
اگر آبش دهی پیوسته ماند وگر ترکش کنی سربسته ماند

غرض از ترتیب این مقدمات آنست [و] همگنان را روشن و مبرهن است که ”بانهمنیه“ علم فساد و بغی به عیوق رسانیده است و از قبلۀ اطاعت روی گردانیده و تخریب بلاد و درآوردن مغل عادت ساخته و دین و نفس خود را بدین هوا درباخته - چنانچه یک کورت با هجوم مغل در ولایت وسیعۀ پنجاب در آمده بود ، چون از عون حق دستبرد از لشکر ملتان برو رسیده ، پای کشان بگریخت و آبروی مردانگی و جلادت در ساحت فرار بریخت و این معنی پیش ازین به بندگی ملک الشرق باز نموده شده است و در ولایت گجرات بعد از آن و پیش از آن چند کورت تعرض

رسانیده و آن حال بخدمت مولوی پوشیده نیست - برای قلع و قمع آن مدیر فضول که در بغی و فساد اصل الاصول است حسن اهتمام حضرت اعلی در ترفیه حال و استقامت کار به "همیر دودا"، مبذول شده است و بشرف مراتب و تعیین<sup>(۱)</sup> مواجب اختصاص یافته و سر همه مرحمت ها آنکه از اتفاقات حسنه سپارش او بمنک الامراء رکن الدولة و الدین امیر حسن دام علوه شده است - و آن ازین جهت است که عرصه گجرات مفوض بخدمت خداوندی ملک ملوک الشرق است و ملک رکن الحق و الدین حسن برادر کهنتر و پرورده کرم خداوندی ملک الشرقی است - در حضرت اعلی و جاهت و جلالت از ذات باعظمت ملک ملوک الشرقی یافته و بوقت سپارش از حضرت اعلی مرحمت هم برین جمله درباره خداوندی ملک ملوک الشرقی می شد - چون این کار برین منوال تربیت و استقامت از حضرت خدایگانی یافته است مرحمت و شفقت آن مجلس بدین اندازه در حق ملک رکن الدین حسن منتظم شده -

بنده درگاه منتظر است تا آن کار از دست او به حسن تربیت خداوندی ملک ملوک الشرق بر آید و جال کار آن مجلس بر آید و در ضمن آن استقامت "همیر دودا"، که مطلوب درگاه اعلی است دست دهد، و ساحت هر دو عرصه یکی ملتان و دوم گجرات از خبث فساد "بانهمیه"، پاک گردد - و الا کدام عار ایشان ازین بالاتر است که مشتی رساتیق مردود ملتان هر بار در دیار اسلام کفار را در آرند و رعایا و ذمیان دارالاسلام را به نهب و تاراج اسیر کنند و ببرند -

امید از عون و عنایت الهی و اقبال کامگار خدایگانی آنست که خداوند ملک ملوک الشرق تربیت این کارچنان خواهد فرمود که بر روی روزگار یادگار ماند و بران مزید نتواند بود، زیرا که این "بانهمیه" مفسد هر بار مقدمان گجرات را تغلب می کند و اسیر می گرداند و گروگان بقهر و عتوت می ستاند و انفت گجراتیان که "اخترت النار لا العار"، اختیار کنند، اظهر من الشمس است، اما معونت و مظاهرت می طلبند - اگر خدمت ملک الشرقی ایشان را تحریض فرمایند که شما اهل گجراتید و جانبازی را

---

۱- در اصل: تعین -

بار می دانید و بدان مباحثات و سرفرازی می کنید ، چرا همچنین زبون شده اید و بر دست مشتی سیاه بیان دون درمانده اید - اگر همه جمع شوید و کمر انتقام بر میان جان استوار بندید لشکر اسلام بمعاونت شما بفرستیم - امید باشد که دمار از نهاد آن فسده بر آرید و کفۀ عار تغلب ایشان از جبهۀ خویش بآب شجاعت شسته گردانید تا<sup>(۱)</sup> در جهان این نام نیک یادگار ماند :

مرا نام باید که تن مرگ راست بنام نکو گر بمیرم رواست

این انموذجی است که بخدمت باز نموده شد - امیدوارم که هزار مقدمۀ دیگر بهتر ازین خدمت ملک ملوک الشرق ترتیب خواهد فرمود - با این همه نظر بر کرم حق باید داشت و محافظت دیار اسلام و نصرت دین مهدی لازم می باید پنداشت و بر مقتضای ”إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ“ منتظر فتح می باید بود تا عروس مطلوب از آئینۀ ظفر جمال بناید - ”إِنَّهُ عَلَى ذَلِكَ قَدِيرٌ وَ بِالْإِجَابَةِ جَدِيرٌ“ -

(هذا باب) امیر احمد فدا که این تعریف سبب تجهیل اوست نیاززاده حقیقی این محب است - او را بعین عنایت ماحوظ و بحسن تربیت محفوظ دارند و کرم خاص را درباره مخلص پندارند ، والسلام -

## (۴۷)

این مکتوب نیز بجانب ملک ملوک الشرق  
داور الملک اعز الله نصرهم در قلم آمد -

تا کردگار انس و جان و آفریدگار تن و جان داور ملک زمین و آسمان و پدید آورنده عصر و زمان ، کائنات را در حضانت حمایت و حجره عنایت باقی خواهد داشت ، زندگانی خداوند ملک ملوک الشرق والصین

قانع الکفره والمشرکین ، والی العلم و العلم ، جامع السیف و القلم ،  
 ناصب رایات اللطف والهمم ، صاحب آیات الجود و النعم ، داور ملک  
 اعز الله انصاره و ضاعف الله اقتداره ، در دولتی که عاقبت آن بعافیت  
 مقرون و خاتمت آن از شوائب نوائب مصون بود ، مشرب مسرت معین  
 و ایزد متعال ناصر و معین باد -

بنده قدیم اخلاص و خدمتگار عتبه خاص عین ماعرو که ملحوظ  
 عین کرم و ملحوظ وفور نعم ملکی است و خود را در سلک مخلصان آن  
 خدمت منسلک می دارد و از جمله عبیدان مخلص آن جناب اکرام مآب  
 می پندارد ، بعد استیلام مقام عبودیت عرضه می دارد که آرزومندی  
 تقبیل انامل خداوندی چون الطاف و اشفاق آن خدمت از همه حدها  
 افزون و از ادراک اقلام و افهام بیرون است ، حق سبحانه و تعالی  
 نیل این امانی که معادل حیات جاودانی است به خیر میسر و مهیا گرداند  
 و خدمتگار را برین آرزو علی احسن الکمال برساند -

عقد عریضه مبنی بر آنکه میامن همم عالیه و محاسن عقاید صافی  
 ملکی مراحم موفور و مکارم نامحصور خداوند عالم خلد الله سلکه و  
 و سلطانه و اعلی امره و شأنه درباب بنده جان بخشیده خود نه چندان  
 است که قلم را امکان تحریر آن تواند بود و زبان همچو دو زبان بتقریر  
 آن مساعدت تواند نمود - الله تعالی سایه دولت خداوند عالم را که  
 ظل الله مطلق و نائب امام بر حق است تا قیام قیامت بر سر جهانیان  
 ممدود دارد -

از جمله عواطف و انعام و عوارف و اکرام که درباب بنده مبذول  
 شده است بیست هزار تنکه فرمان شده است تا در دارالملک دهلی بدهند -  
 چنانچه پروانه اصدار یافته است ، حال از ضمن آن بر رای مبارک روشن  
 خواهد شد - بنده مخلص این مبلغ باعتقاد کرم ملکی دارالملک دهلی برای  
 آن التماس نموده تا بوالده بنده که از دعاگویان ملکی است سهل تر برسد  
 و ادای قروض و تسبیب کار خیر عجوزه بوجهی بهتر شود - اما در  
 خانه بنده کسی چنان نیست که ازو غرضی حاصل شود - چنانچه از  
 حسن اهتمام و کمال اکرام خداوندی ملکی اقتضا کند مبلغ مذکور بکسان

بنده نقد پدهانند تا بار آن مهبات بواسطه اعانت مخدومی از پیش دل  
بنده بخیزد - بدین جرأت و ازدحام و جسارت و ابرام عفو مامول - در  
مزید مجد و معالی مخصوص بعنایت لایزالی باد -

## (۴۸)

این مکتوب نیز بجانب ملک الشرق شمس الدولة  
والدین محمود بک دام علوه در قلم آمد -

بنده درگاه عین ماهرو که برای دیدار و شنیدن اخبار اعنی اخبار  
سلامتی ذات عالی صفات ملکی، همه دل و چشم و گوش بسوی راه  
داشت، خدمات عنبر نسیم که از ضمن آن بوی وفا آید و عبودیات عبیر  
شمیم که از شمع آن مشام جان بیاساید، بنده وار عرض می دارد و باز می  
نماید آرزومندی مشاهده کریم که بجد نیازمندی رسیده نه بدان  
مثابه است که زبان را امکان تقریر و بنان را مجال تحریر و فکر را قوت  
تصویر آن تواند بود و یا به دستیاری فصاحت در غور آن تواند رسید،  
مصراع:

و القلب عندك إذ سألت تقرر

و آتش شوق که در صمیم سینه زبانه می کشد، چنان افروخته شده است  
که اگر دمی بیرون آید جهمانی سوختن گیرد، و اگر شمه ای ازان شرح  
داده آید هرکه بخواند از دل او فریاد برآید - چون اشتیاق و نار فراق از  
مجال شرح و بیان تجاوز نموده و در حیز محال استقرار گرفته، بعجز از سر  
آن گذشته و بدعای غیبت بر مقتضای "دعاء الغائب أسرع اجابة"، مشغول  
گشته آمد - حق سبحانه و تعالی ذات ملک صفات ملک الشرق را از آفات  
زمانه غدار و نکبات چرخ دوار در امان خود دارد، و این کمتر را  
بسعادت دست بوس و دریافت عز ملاقات که معظم مقصود زندگانی و  
خوشتر از حیات جاودانی است علی احسن الحال مسعود گرداند - إنه علی  
ذلک قدیر و بالاجابة جدیر -

غرض دیگر که ضمنی بود باحادیث در قلم آمد، چشم داشت که بنظر عنایت منظور فرمایند و بسمع شفقت اصغا نمایند، پیش ازین مکاتبات که از سر اخلاص و خلوص عقیدت و صفای طویت رفع شده است امید است بشرف مطالعه مقرون شده باشد - بتجدید عرضه می دارد تا آن غایت که این کهتر حاضر بود مراقبت کار در پیوستگان آن خدمت چنانچه کریم و صدر، می کرد و ایشان بملک محمود بلاهودی تسلیم شده اند، خداوند عالم خلد الله ملکه که نائب مطلق امیر المؤمنین است در باب بنده جان بخشیده و آزاد گردانیده خود مرحمتها فراوان فرموده و کار ملتان مفوض گردانیده، شقداری لوهور به نیابت خداوند ملک الشرق و الوزراء قوام الملک مقرر است - بعد دادن تشریفات فاخره و نوازش وافره بنده را بتاریخ نهم ماه شوال بر صوب ملتان روانه کردن فرمان داد و به تأکید فرمان شده تا بنده کمینه دو هزار و پانصد سوار بدو دفعت بمصاحبت مذکورین بدین اسامی ملک هلال و قاضی برهان و ملک امیر کوه نائب ملتان بابحر و اسباب دیگر روانه کند - این کهتر به کشش و کوشش بیست و نهم ماه مذکور در ملتان رسید و بقدر قدرت و توانائی خود بترتیب لشکر و بحر مشغول شده است - اما کار ملتان به سبب معامله کارکنان ماضی چنان شده است که اگر شمه ای ازان بخدمت عرضه افتد معاذ الله تردد بخاطر مبارك راه نماید - نظر بعنایت حق تعالی داشته بقدر وسع و طاقت کوشش نموده، حق سبحانه و تعالی انتظام امور بر وفق فرمایش حضرت از عالم لطف خود میسر گرداند، والسلام -

(۲۹)

این مکتوب نیز بجانب ملک ملوک الشرق و الوزراء  
شمس الدوله محمود بک در قلم آمد -

دوستدار قدیم اتحاد و دولت خواه صافی اعتقاد عین ماهرو که فاتحه  
حماد خداوندی از سر اخلاص ورد زبان دارد، خدمت و اخلاص رسانیده

و نمود که از ضمن پروانه مخدوم ملک الشرق و الوزراء قوام الملک ضاعف الله جلاله چنان روشن شد که خدمت ملکی از حال خدمتگاری و اخلاصی که این کهتر به بندگی ملک الشرق دارد، تقریر فرموده است و بر حسب آن مخدوم عریضه متضاعف گشته - این نوع بر کمال لطف حمل افتاد - هر آینه ازان ذات ستوده صفات که عاقبتش محمود باد همین نوع متوقع باشد و ثمره یگانگی جز این نتواند بود -

ملتمس آنکه هم برین جمله قاعده شفقت محمد داشتن فرماید و عرایضی که رفع می شود بمحل صالح بگذرانند و هرگاه که ذکر آثار این کهتر در مجلس مخدوم عرضه افتد، آنچه از اخوت خداوندی سزد صرف معونت دریغ ندارد -

مقرر خدمت باد که کار اقطاع ملتان به بنده درگاه مفوض شده است و شتداری لوهو به نیابت مخدوم عز نصره مقرر، و این همه مرحمتها که درباره این کهتر مبذول می گردد، از نتیجه مرحم مخدوم عز نصره است - درین وقت بتاریخ نهم ماه شوال بنده درگاه بجانب ملتان روان شده و فرمان است تا دو هزار و پانصد سوار و بحر در حضرت روان کند و بجهت این فرمایش موازنه ده لک تنکه حاجت لشکر و بحر بتعجیل طلب است، شب و روز درین کار مستغرق است - انشاء الله تعالی فرمایش بر وفق مطلوب حضرت متمشی شود - چون ازین کار فراغ حاصل آید عرایض متواتر رفع خواهد شد - اگر درین مدت بسبب کثرت مشغولی در فرستادن عرایض بندگی مخدوم عز نصره تقصیری رفته باشد بوفور کمال کرم اصلاح در ذمه لطف واجب داند - همیشه در اعلائی درجات باد، آمین !

### (۵۰)

این مکتوب نیز بجانب ملک ملوک الشرق و الوزراء  
شمس الدولة والدین ادام الله علوه در قلم آمد -

-----

تا چهره روز مهر افزون از افاضت انوار شمس منور خواهد بود



و خسرو الحیم از سراپرده خاور هر صبح و سحر تجلی خواهد نمود -  
شمس معالی خداوند ملک الشرق شمس الدولة و الدین بر آسمان کرم  
لا یزال طالع و لامع باد و از کسوف نوائب و افول مصائب مصون ،  
بحق من قال ”وجعل الشمس ضياء والقمر نوراً“ -

بنده درگاه و خدمتگار قدیم عین ماهرو که عین ارادت او بکحل  
دولت خواهی مکحول و زبان ثنای او به نشر محامد و مدایح مولوی  
مشغول است ، عبودیت با کمال تعظیم و تواضع بموقف عرض رسانید -  
و مقرر ضمیر که مهبط انوار کرم نامتناهی الهی است گردانید ، و نمود  
که اشتیاق دست بوس ملکی که رأس المقاصد والامانی است بلکه معادل  
و مماثل حیات جاودانی ، نه بر آن حد است که بدستگیری اقلام در حیز  
تحریر آید و یا زبان به تقریر و شرح آن مساعدت نماید - علم الله و کفی  
بالله علیا - اگرچه تن ناتوان از مخالفت زمانه دون و ایام بو قلمون  
مبتلا بداغ جدائی است اما روح که خلاصه آدمیست در مقام قرب و  
آشنائی :

گر از در تو جدایم خدای می داند  
که جان شیفته من مقیم درگاهست

آنا، اللیل و اطراف النهار از حضرت کردگار انتظام احوال آن  
خدمت مسائل می افتد ، بحاب و مستجاب باد - إنه علی ذلک قدیر و  
بالاجابة جدیر -

این مدت که این کهتر از خدمت جناب نزهت مآب دور افتاده  
است هر چند خواست تا طریقه ارسال عرایض مفتوح دارد و خود را  
بدین بهانه بر ضمیر نیر تأثیر یاد آرد ، از ادب رخصت نیافته که قلم  
قدم بر بساط انبساط نهد و مسامع میمون را که به سرور مملو باد مزاحمت  
دهد - اما عقل دوربین در گوش هوش بنده فروخواند ، نباید که بسبب  
اجلال و توقیر خداوندی کار تو باهمال و تقصیر کشد ، بدین قضیه در  
رفع ابن عریضه بر امید مکارم مولوی پیرسان است و به تواتر از آیندگان  
آن طرف ترقی درجات و علو مراتب و سمو مناقب مولوی روشن می  
شود ، چنانچه سماع می افتد که مکارم و عواطف خدایگان درباره خداوندی

هر روز متضاعف و مترادف است - به استماع این اخبار سار جهان فرحت و استظهار بم حصول می پیوندد و سجدهات شکر به اقامت اثر خورشید اثر خدایگانی عزیز و مکرم گرداند - توفیق حق شناسی این نعم کرامت کناد و سایه دولت خداوند عالم مد الله ظلال اقباله بر سر عالم و عالمیان تا قیام قیامت ممدود دارد ، بمنه و کمال کرمه -

ملک علاء الدین علی یک که خلف شایسته ملکی است امور مصالح بر قضیه "إن من سعادة المرء أن يشبه أباه" بر وفق مزاج حضرت به پرداخت می رساند و ملک زادگان باجمهم بر مقتضای "بنو خليفة كلهم أخيار" بحلیه خیر آراسته در ضهان سلامت اند ، قادر بر کمال ، خاندان شما را از عین الکمال محفوظ دارد -

### (۵۱)

این مکتوب بجانب ملک الامراء معروف به سید الحجاب در قلم آمد -

تا نظام ملک و ملت و قوام دین و دولت بامر معروف منوط و قلوب اصحاب عرفان به تائید "وربطنا علی قلوبهم" مربوط خواهد بود ، عرف عرف ذات ملک ملک قدر که بمکارم معروف و بمراحم موصوف اعنی سید الحجاب که صحیفه نهاد او بامضای "أهل المعروف فی الدنيا أهل المعروف فی الآخرة" متوشح است در اقطار و اکناف عالم منتشر باد ، بحق من قال "کنتم خیر امة اخرجت للناس تأمرون بالمعروف" -

عین ماهرو که بر عرفات عرفان بقدّم مصادقت واقف است و بر محافظت قوانین مودت عارف ، بصر و بصیرت او بکحل "من عرف نفسه فقد عرف ربه" مکتحل ، و آتش شوق در صمیم سینه اش چنان مشتعل که تعریف آن بدستیاری بیان نتوان کرد ، خدماتی که سوابق معرفت را به لواحق تبقیه محبت آراسته گرداند و نفعات مصادقات بمشام اصحاب موالات برساند ، عرض نمود که چون ارواح جانبین را در بدو آفرینش قرب افتاده است بسبب بعد ظاهر معرفت و محبت مساع نقصان ندارد ،

بیت :

معرفت قدیم را بُعد حجاب کی شود ؟  
گرچه ز چشم غائبی در نظری مقابلم

اگر در ذکر شوق شروع رود چون قضیه اتحاد ثابتست نزدیک اهل  
عرفان از وحدت دور و در مذهب یگانگی محظور باشد - "أنت فی قلبی  
ألم تعلم به" -

چشم داشت آنست که عوارف عمیم و عواطف جسیم بر قرار قدیم  
مستقیم دارند تا قواعد معرفت اختلال نه گیرد و معاهد محبت انحلال  
نپذیرد - عوارف و معارف که مستلزم سعادت دوجهرانی است قرین ذات  
ملک ملک صفات باد -

تاج هامة معانی ، اکلیل اوج سخندانی ، حسن احسن ثانی اغنی امیر  
حسین ملتانی المعروف بکندزی که مشاطة قلم سحر آفرین او که مستوجب  
مدح و آفرین است ابکار افکار طبع گهر نثار و بنات منشآت خاطر درر بار  
او را به تحریر خیال بدیع بلاغت بر منصبة رفیع براعت در مقنعه بیان  
جلوه داد و شهمسواران مضمار فصاحت برای آن عروسان نوخاسته و سمن  
بران آراسته بدل و دیده خاطب و طالب اند ، به درر تحیت و دعا و  
غرر مدحت و ثنا مخصوص است -

تحریر صحیفه مطلع روز عرفه که بزیور  
و مبدء التکبیر فجر عرفه      الی ثمان لدلیل عرفه  
آراسته است ، اتفاق افتاد -

(۵۲)

این مکتوب نیز بجانب ملک الامراء سید  
الحجاب معروف به وحید قرشی در قلم آمد -

تا عوارف عمیم ربانی و عواطف جسیم رحانی شامل احوال اصحاب

عرفان خواهد بود و بعرف عرف تقویت مشام این فرقه کرام خواهد افزود ، ذات ملک فلک قدر اعنی سید الحجاب معین ارباب الالباب ناصب رایات الجود والکرم ، صاحب آیات اللطف والهمم به خلعت معرفت دارین مشرف باد ، بحق من قال ”أهل المعروف فی الدنيا هم أهل المعروف فی الآخرة“ -

دولت خواه عین ماهرو خدماتی که سوابق موالات را بلواحق اخلاص و کمال وحدت رساند ، و مدحاتی که اساس مواخات را به ید مصانعات مسمد گرداند تبلیغ کرد و مقرر ضمیر منیر که مهبط انوار لاهوت و معلوم خاطر خطیر که مرکز اسرار ملکوت است گردانید که در بدو فطرت چون طینت طرفین به آب وحدت سرشته اند ، بعد صوری مانع قرب معنوی نمی تواند بود ، بیت :

دوری صوری نه گردد مانع ادراک وصل

جان و دل را چون وصال از روی معنی حاصل است

هرگاه همین همدچنین باشد مبالغه دیگر اطناب و اسهاب بود ، بنا برین از تطویل بر مقتضای ”وللکرام من التطویل تصدیع“ اعراض کرد و بعرض غرض با حدیث متصدی شد -

(حدیث) اسپان خدمتی با زینها و شتران بمصاحبت فرزند خطیر الدین نوح روان کرده شد ، متوقع آنکه بمحل صالح بگذرانند و بمعهود کرم خود حسن اتمام درین باب مصروف دارند - توقنی که در ارسال اسپان روی داده از جهت غلبه آب سیلاب بود که امسال مثل طوفان درآمده و هر دو لب آب چناب و راوی یکجا شده ، و مرکز هر دو حصار ملتان چون دایره گرد گرفته - نزدیک بود که آب در خندق حصار درونی در آید و نعوذ بالله خلل در شهر افتد - حق سبحانه و تعالی به فیض رحمت خویش امان را محیط حال خطه ملتان و سکنه آن گردانید و سلامت ماند - زحمتهائی که این دولت خواه درین کار دید و وصف آن سیلاب که طوفان نوح ثانی است از اندازه تحریر بیرون است - دولت خواه با آنکه حال سیلاب برین جمله بود به تقصیر ضروری که اسپان زودتر بمحضرت اعلیٰ نرسید متحیر است ، امید است که این معنی به سمع همایون رسیده باشد -

(حدیث) فرزند عزیز کریم الدین احرام درگاه عالم پناه گرفته است و التفات خاطر که بسوی اوست از خدمت ملکی پوشیده نیست - چون او برادر کهنتر شما است بعین شفقت و تربیت نگرند و او را بران باعث باشند که در خدمت ملازمت و جد نماید و بدانچه التجا کند و عرض دارد به سمع رضا اصغا فرمایند ، کیفیت ها که فرزند خطیر الدین نوح عرضه دارد در اتمام آن سعی جمیل ارزانی دارند تا این کرم بر اکرام سابقه انضمام یابد و بزبان حال انشاد این بیت نماید ، بیت :

له ایادی إلى سابقه اعد منها ولا اعددها

### (۵۳)

این مکتوب بجانب ملک الامراء سید الحجاب نصرت  
الدولة والدین معروف به وحید قرشی در قلم آمد -

تا صدق مصادقت اصحاب صفا محمود و رسم مخادعت ارباب بی وفا  
مردود خواهد بود و عروس اخلاص از آئینه ثبات عهد که از دیدن  
”أهل المعروف فی الدنیا هم أهل المعروف فی الآخرة“ حاصل است، جمال خواهد  
نمود ، ذات ستوده صفات فرزند ملک الامراء سید الحجاب معدن الفضایل  
و الآداب نصیرالدولة والدین که بکرم معروف و بفضل موصوف است  
بزینت ”المؤمنون عند شروطهم“ آراسته و پیراسته باد ، و زبان شیرین  
بیان او در صدق با دل متفق و بر اجرای کلمه حق منطلق ، بحق من قال  
”والموفون بعهدهم إذا عاهدوا“ -

دوستدار متحد عین ماهر و که فحوای بیت :

از عهده عهد اگر برون آید مرد از هرچه گمان کنی فزون آید مرد

نصب عین دارد ، و ملاحات را که طبیعت لئام است در مذهب مروت  
و شریعت حریت محظور می پندارد - خدماتی که مبنی بر ثبات وفا و مشعر  
بر اظهار صفا تواند بود تعریض کرد و نمود که این دوستدار خدمت

فرزند مراراً و اطواراً موثیق و عهود و ایمان و عقود که بر مقتضای  
 ”یا ایها الذین آمنوا اوفوا بالعقود“ سیرتی مستحسن است مؤکد گردانیده  
 که میان جانبین قاعده برادری ممهّد باشد ، و بر مبنای ”إنّ الحکم و  
 ذا الاسلام لا یخاتلان“ صحیح پنداشته و نقش موالات فرزندى برقم  
 مصافات بر صحائف اعتقاد نگاشته -

درین وقت حالتی بر خلاف این قضیه سماع شده ، و آن چنان است  
 که آن فرزند مضروب تیر ملامت به میل هوا شتاب را در بر گرفته است  
 و این حالت از سن کمهولت و زیارت خانه کعبه بعید و بدیع است ، و  
 می دانیم که آن فرزند برین جانب ایذای قصدی و عمدی ندارد ، اما معلوم  
 نیست که از کجا اقتاده که آن موذی را رعایت می کند و یا خود دوست  
 دانا داست که ازان نادان حراخور که جبهه خود را بدوده کفران سیاه  
 گردانیده بد می گویند - علم الله این معانی را من بر خدای تعالی که مجازی  
 و مکافی است حواله می کنم و بزبان عجز و اضطرار بحضرت آفریدگار می گویم  
 ”قل اللهم فاطر السموات والارض عالم الغیب والشهادة أنت تحكم بین  
 عبادک فیما کانوا فیه یختلفون -“

## (۵۲)

این مکتوب بجانب ملک الامراء برهان الدولة والدین  
 اخص الخواص الغ قتلغ [خان] خاص حاجب در قلم آمد -

تا غبطت نزدیک ارباب دیانت محمود و حسد و بغض پیش اصحاب  
 صیانت مبعوض و مردود خواهد بود ، و چهره انتظام مصالح و التیام  
 امور از آئینه موافقت جمال خواهد نمود ذات خداوند برادرم ملک الامراء  
 برهان الدولة اخص الخواص قتلغ [خان] خاص حاجب بلباس موالات اخوان  
 مکتسی و محلی و از لباس خذلان معرا باد ، بحق من قال ”و لباس التقوی  
 ذلک خیر -“

عین ماهرو که عین مواخات او به کجیل مصافات مکحول و عین مودت او به شال اخلاص مشمول است ، عین خدمت که کامل العیار است بر عین تبلیغ نهاد ، و بدان صیرفی سخن تحفه فرستاد و مقرر ضمیر منیر و خاطر خطیر گردانید ، اگرچه از نزغات شیطانی و هواجس نفسانی میان جانبین مباحثه و مکالمه که در مذهب صروت و شریعت فتوت جایز نباشد ساخت شده بود ، چون بعد ازان از طرفین دست در اذیال اعتذار و اهداب استغفار تمسک کرده و در تلافی هفوات مافات اجتهاد نموده ، و این محب بر بیان مصادقت صادق بود و خدمت ملکی در زمانی که فرزندان کریم الدین در دیپالپور رفت ، شفقت و تربیت عمداً نه فرمود و مراعات ظاهر و مواخات باهر بتقدیم نه رسانید چه واجب کند که آن خداوند بوجود آنکه دعوی کم آزاری و وفا بر حسن عهد با احباب می کند چنانچه این محب را در امر معروف بترك مكافات مبالغت می نمود و مواخات قدیم را یاد می داد ، چهره محبت را به غبار ایذا بپوشد و بانواع در آزار خاطر این دوستدار بکوشد -

اول آنکه چون تثار خان بالعز والجاه رفته بمحبت شما التجا نمودم و مقدمات صادقانه نبستم ، بر دست شفیق اسعد برای رفع مزید خراج که در حیز محال بود بر سبیل مشاورت بخدمت فرستادم ، و آنچه از دوستان منتظر باشد چشم داشتم ، و علاج علت مناقشت از دارالشفای کرم شما توقع نمودم - دوم روز آن چون بر آن مقدمات مقبول و معقول احتجاج کردم بر خلاف آنچه وعده رفته بود معاینه و مشاهده گشت ، بیت :

دارو سبب درد شد اینجا چه امید است

زایل شدن عارضه و صحت بیمار

دوم آنکه در آنچه بحکم فرمانها و توقیعات همایون است در آن مال از خدمت آن بزرگوار نموده آمد ، خدمت مولوی متکفل و مستقل گشت و حواله قبول کرد ، ده هزار تنکه ازان جمله در حبص و بیص انداخت و سبب عدم وصول مال شد -

سوم آنکه اسبابی که بحکم فرمان پیش تخت باهتنام تمام روان کرده بودم ، شاد بخت که او چندان درکارها خبرتی ندارد - او را بکنایت و

تصریح بدان آورده تا پیشتر نرود - علم الله که این معنی ازان مقدمات سابقه نیز اوهم و اغلط بود ، چه اسباب که بدرگاه اعلیٰ فرستاده شود سبب توقف آن چگونه توان شد و مراحم و مکارم خداوند عالم را این نوع چگونه ملأتم تواند بود -

چهارم آنکه چنان خبر رسانیدند ”و الخبر یحتمل الصدق والكذب“ که خدمت خداوندی آن زمان که اسپان دیپالپور را قسمت می کردند فرموده ، چگونه اسپان دیپالپور را قسمت می کنند ، و از آن ملتان نکنند ؟ بر ذکای شاه که ”اظهر من ابن ذکاء و ازهر من الدرة البيضاء“ [است] روشن گردانیده می آید چون فرمان است که جمیع دواوین بر قول و قلم بنده درگاه اعتقاد کنند و هر کاغذی که برساند بدان اکتفا کنند ، بر این قضیه این قیاس مستحسن نیست چه علتی که در قیاسی باشد موافق مقیس علیه می باید ، پس بدان شرط که دروغ است بسبب قیاس مع الفارق ، احتیاج بدان سمج بود -

و کرات خدمت مولوی سرّاً و علانیة می گوید که من ایذای کسی در خاطر ندارم و عدل بلکه فضل و احسان را شعار و دثار خود ساختم ، بوجود این معنی هیئات که برین محب چندین مناقشت رود ، شعر :

یا اعدل الناس إلا فی معاملتی  
فیک الخصام و انت الخصم و الحكم

این کلمات که از نتایج نفته المصدور متولد است حمل بر مصراع :

و یبقی الود ما یبقی العتاب

فرماید و این موالید را به قاط عفو و اغراض پیوشد -

(۵۵)

بنام ملک الامراء اخص الخواص برهان  
الدولة والیدین خاص حاجب در قلم آمد -



دولتخواه متحد و هوا خواه معتقد عین ماهرو که موالات او بجناب اکرام‌مآب به بینه و برهان احتیاج ندارد و خود را از جماعه مخلصان سده رفیع و عتبه منبع ملکی می‌پندارد ، خدمات وافره و عبودیات متوافره با فرط تواضع تبلیغ کرده و مقرر ضمیر منیر و خاطر نیر تأثیر گردانید که احوال این طرف به کرم عمیم و نعم جسم حضرت صمدیت جلت قدرته بوفور مراحم خداوند عالم ”خلد الله ملکه و جعل اقالیم العالم ملکه“ ، بخیر مقرون است و امور مشکور ، الحمد لله الشکور -

عمده مزاحمت مبنی بر آنکه تتار خان متکفل شده بود ازان جمله ده هزار تنکه در گنجینه توقف مانده است ، این نوع درکیش مخالفت و مذهب مصادقت چگونه جایز باشد که خدمت ملکی سبب اتلاف این محب شود و شکایت دیگر دوستانه دارم ، بر مبنای ”العتاب صیقل الموده“ در قلم می‌آرم ، و آن چنان است در آنچه این محب را بخدمت تتار خان رفته شده ، در زمان مجادله و مکاوحه که ازان طرف صادر بود خدمت مولوی محاسب و شقه‌دار<sup>(۱)</sup> شد ، زبان اعتراض نه از سبب عداوت باطانی بلکه از سبب مزاج تتار خان دراز کرده ، این معانی در میان ارباب صفا و اصحاب وفا ممنوع و محظور و از صدق مصافات بس دور است - اما شما رعایت این اسلوب سبب ضعف باطن نتوانید کرد ، این نوع از سر مطایبه و مفاکمه در قلم آمده است نه از سر معاتبه - مضی ما مضی ، این ده هزار تنکه که نسبت به بنده درگه دارد چگونه دست می‌آید ، و خدمت ملکی را این مال دیوان وزارت بحرا شدنی است ، و اگر گویند که حواله محض شرعی نیست ، دیوان مسموع نخواهد داشت و سیم مذکور را خواهد ستد - اگر پیش از وقت مروت فرمائید و تدبیر مال مذکور دوستانه رعایت نمائید به ازان باشد که کار بمناقشت کشد و مکاوحه ضروری را عیاذاً بالله مساغ باشد ، والسلام -

## (۵۶)

این مکتوب بجانب ملک الامراء عمدة الملك  
اعز الدولة والدين حاجی دبیر در قلم آمد -

تا براق قلم را در میدان سیم گون کاغذ جولانگاه انشاء و ابداع  
تصنیف و اختراع طویل و عریض خواهد بود ، و غواص خامه پخته کار  
از بحار مشکبار درر غرر بلاغت و جواهر زواهر براعت بدستیاری بنان  
بیان عیان خواهد نمود ، قلم سحرآفرین صاحب دیوان ممالک انشاء که  
مستدعی تحسین و مستوجب مدح و آفرین است و در زمان استخراج  
امور لطایف و اوان استنباط کنوز ظرائف او عطارد در مقام اقتباس فوائد  
موقوف و درالتقاط فراید چون تیر راست ایستاده ، و مثال تمثال جوزا  
کمر خدمت و زبان مہمت بسته و گشاده است ، در حل مشکلات و کشف  
معضلات و اظهار فضائل و کتمان سرایر خصایل ناظم مناظم دین و  
دولت و راقم صحائف انتظام ملک و ملت باد و تحریر قلم او درافاضت  
معانی چون تیغ آفتاب جہانگیر ، و اعادی آن خدمت چون قلم نگونسار  
و دستگیر ، بحق من قال ”و علم بالقلم“ -

عین ماهر و که صحائف موالات موروث را بلطائف مصافات مکتسب  
آراسته و نقش دولت خواهی و رقم یگانگی برصفحات خلوص اعتقاد  
نگاشته است ، بعد استلام مقام عبودیت در مرکز اخلاص چون قلم قیام  
نموده و عرضه داشت که چون آرزومندی محبان خدمت کریم خداوندی  
از دائره عبارت بیرون بود ، بساط شرح و بسط شوق بدست ایجاز پر مبنای  
”وللکرام من التطویل تصدیع“ در نوشت -

عرض می افتد [که] بنده بعد وداع بوقت اول پاس شب برای احراز  
دولت ملاقات به دبیر خانه آمده و ازین حال به سمع اشرف ”ملکت  
بالسرور“ رسانیده ، خدمت مولوی به تشریف حضور که بهتر از همه  
سعادات<sup>(۱)</sup> است ، مشرف نگردانیده ، این معنی از معهود سجیت دبیر بدیع

و بعید بود بر بقیت حرمان حمل افتاده ، و چون قلم از دست شده ، و سراسیمه و مدهوش بازگشت ، و در خاطر خطرناک انواع فزع و قلق و اضطراب استقرار یافت و صور تخیلات در دماغ و دل متمکن شده ، و در ضمیر می گذشت که نباید سبب مجادله و مکالمه و مکاوحه که باعث اخلاص دلبروار کرده شده است غبار آزار بر صحیفه شفقت نشسته باشد - بعد که ملک عهد شادی قندزنی و بهاء الدین سبکتگین آمدند و از اشفاق موفور و الطاف نامحصور خداوندی بر معیار قدیم تقریر نمودند ، تسکین محصول پیوست -

مخلص این صحیفه آنکه اگر از خدمت گار جرأتی و جسارتی رفته است ، مکارم اخلاق و محاسن اعراق خداوندی و قدم خدمت و اخلاص خود را شفیع حال ساخته دست در دامن "العفو عند کرام الناس مأمول" زده ، متوقع آن که ذیل کرم بر جرائد جرائم بنده درگاه خود پوشاند و غبار آزار از عطف عاطفت بیفشاند ، تا حق سبحانه و تعالی خلعت معالی ذات عالی را به طراز "الکاظمین الغیظ و العافین عن الناس" معلم گرداند -

## (۵۷)

این مکتوب نیز بجانب ملک الامراء عمدة الملک  
اعز الدولة والدين حاجی دبیر در قلم آمد -

عین ماهر و که عین اخلاص او از شائبه مکاوحه و کدورت مناقشت مصفی ، و شجره مودت او به ثمره صفای نیت و نقای طویت در غایت نشو و نما است ، بوجود سوابق حسن اتحاد و لواحق صفای اعتقاد بغیر ارتکاب گناهی و اکتساب جرمی که از حریم وفا دور و در مذهب حسن عهد محظور باشد ، بتبعه عتاب و معتبه معایت درمانده و برای برائت خود آیت "قل اللهم فاطر السموات و الارض عالم الغیب و الشهادة انت تحکم بین عبادک فیما کانوا فیه یختلفون" بر زبان رانده ، و خدائی

ا که عالم السر والخفیات است ، درین قضیه حاکم گردانیده ، و بغیر ایتان ذنبی و اثمی بر قضیه آن که ع :

عیب گیرد بر من نا کرده جرم

به ذیل اعتذار و دامن استغفار برای تاکید اساس ، و داد تشبث و تمسک نموده ، خدمات عنبر نسیم که شمیم بوی آن نهال موالات را مشعر گرداند ، و مدحات عبهر شهیم که رایحه آن غبار آزار از اوراق مصافات بیفشاند تعریض کرده و نمود که دیروز یاران امیر احمد با صحبت کنیزکان ما در پیش آمدند و در عین ارتحال و انتقال بودند - داشتن ایشان تا رسیدن موکب حاجی به ترغیب و ترهیب و مروت و حکومت ممکن نبود ، عرضداشت بر مضمون سابق بر حسب آن که بمشورت طرفین آسوده بود بضرورت در قلم آمده ، و بغیر مهر بر ایشان تسلیم کرده شد ، وصیت فراوان نموده آمد تا بخدمت رسانند و واقعات همه درین باب بخدمت رفع شده و اقتراح رفت که تا بعد ملاحظه عرضداشت مهر فرمایند و به آورنده رقعہ تسلیم نمایند ، و در ضمن این غرض اصلی و مقصود کلی همین بود که عرضداشت بنده درگاه به طفیل عرضداشت مولوی بموقف عرض رسد - اما آن که از سوابق تقدیر نه بر وفق تدبیر اول و آغاز بخلاف معتاد به خدمت نه رسید ، از تحت قدرت بشری و درك عقول انسانی بیرون است ، و بر نا رسیدن عرضداشت بخدمت مولوی دلیلی ناشی نه ، بل احتمال بعید هم متصور نه ، چه هر روز خدمت مولوی راهواری رسید و هیچ روزی نبود که بدو راه نیافته که تا در نا رسیدن عرضداشت بخدمت خاجانی بودی ، و از نوشتن آن بنده امتناع نمودی - چون دیده ابن آدم از ادراك غیب قاصر است تا بحدی که زبان قرآن در حق مصطفی "علیه من الصلوة افضلها و من التحیات اکملها" به ارشاد "ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر" ناطق و این معنی غیب محتمل بود که خدمت مولوی بخلاف اعتقاد در راه دیگر آید ، بر وفق این مقدمات کاتب از روی عقل و نقل معذور باشد -

خدمت خداوندی که اطلاعات بر غوامض اسرار و دقائق حقیقت

کار زیادت باد از کجای می فرماید که خدمتگار را درین باب سهوی یا عمدی رفته است که نه لایق اصحاب صفا و ارباب وفا بود - ولی عرضداشت بنده بر نیت خداوندی گواهی داده ، خدای گواه و آگاه ، ”وکفی بالله شهیداً“ ، عرضداشت بنده بر وجود خدمت شما شاهد عدل است ، و خود در آن است که ملک حاجی دبیر و بنده کمترین بتاریخ فلان در جیپل میر رسیدند ، و حق علیم است که این معنی صدقست ”من استشهد بالله کاذباً فقد کفر“ و معاذ الله بر چنین یمین مؤکده ، یمین کذب اقدام نموده آید و نیز کدام غرض بدین متعلق و مستوقف است و کدام فتح نامه و کیفیت کارکردگی شگرف می رود که بدان جلب منفعت یا خودنمائی که نه معتاد فطرت این کهتر باشد منظور است ، که عرضداشت [به خدمت ؟] خداوندی نرود - به نا فرستادن یک عرضداشت جزوی که در ضمن آن صد فساد کلی نتیجه دهد ، و بزرگترین همه آنست که چنین بزرگی که زودآزار و دیرخوشنود است برنجیدن بنده متضرر شود و نیز اگر در ضمن این قضیه غرضی که منظور نیست بودی ، این کهتر چرا بخدمت باز نمودی ؟ عرضداشت نوشته که بخدمت فرستاده شده بود برسید و خدمت مولوی عرضداشت رفع کرده -

و بدین دلائل واضح و شواهد لائح گرد فتور مودت بر صحیفه اخلاص بنده نمی نشیند - چرا شاید که خدمت مولوی با وجود کمال فطانت بمجرد ظن که ”إن الظن لا یغنی من الحق شیئاً“ در حق این کهتر بدگان شود ، و حکم ”ظنوا بالمؤمنین خیراً“ رعایت نه فرماید ، و سر معنی ”إن بعض الظن اثم“ مهمل و نامرعی گذارد ، تا عرض بنده غرض تیر ملامت گردد - فی الجملة چون از محبت خداوندی چاره نبود با خوی نازك مولوی ساخته می آید و به ایراد این بیت :

ما خطائی نه کرده ایم و لیک نازکان را بهانه بسیار است

خاطر حزین را تسکین داده می شود - کسوت مفاخر و معالی ذات عالی به طراز عنق و اغماض مطرز و معلم باد -

## (۵۸)

این مکتوب بجانب ملک الکتاب عمدة الملک  
اعز الدولة و الدین حاجی دبیر در قلم آمد .

هر عزت که دبیر دیوان تقدیر توقیع بقای منشور آن بکشد و هر دولتی که دست زوال بدامن کمال آن نرسد و هر علو رفعت که پای تفوق بر فرق فرقدان نهد و هر نعمت که خازن قضاء و قدر از خزاین کن فیکون بساکنان ربع مسکون عطا دهد ، نثار سده رفیع و عتبه متیع خداوندی ملک الکتاب عز الدولة والدین باد ، و ذات بی هال او به عین عنایت ملک متعال ملحوظ و از دریافت عین الکمال محروس و محفوظ بحق من قال "فانک بأعیننا" -

غواص بحر محامد عین ماهرو ، درر خدمت و دعا و غرر مدحت و ثنا که از عنق مصادقت مستنبط است بر طبق صحیفه اخلاص نهاده ، و بدان مبصر جواهر زواهر براعت تحفه فرستاده ، و بر ضمیر منیر<sup>(۱)</sup> آن گوهر شب چراغ معانی که آفتاب آسمان فضل و سخن دانی است روشن گردانیده که عرصه آرزومندی ازان پیشتر و کمال نیازمندی ازان بیشتر است که پای و هم تیز رفتار به سرحد آن تواند رسید ، و دست قلم گوهر نثار شرح و بیان آن را در سلک عبارت تواند کشید و چون مساحت مساحت اشتیاق به ذراع فصاحت ممکن نبود ، خدمتگار از غایت عجز و اضطراب ازان اعراض نمود :

در نامه نیاز نه گنجد حدیث عشق کوتاه کنیم قصه ما کار دفتر<sup>(۲)</sup> است امیدوار نظر انتظار بر هگذر اکرام ربانی و تائید آسانی داشت ، تا از استار "لا تأسوا من روح الله" لطیفه ای پیدا آید و از ثمره آن صورت مطلوب که عبارت از لقای برادر محبوب است از آئینه مراد جمال نماید ، إنه علی ذلک قدیر و بالاجابة جدیر -

۱- در اصل : بر منیر و ضمیر -

۲- در اصل : رفته -

غرض از ترتیب این مقدمات و تشبیب این کلمات آن است [که] از آن زمان باز که قضای ازلی حجاب جدائی [میان؟] جانبین حایل کرده است و تن ضعیف را بر دست شحنة فراق سپرده ، خدمتگار در ارسال عرایض متضمن اخلاص و خدمتگاری تقصیر نه نموده ، اما چون خدمت مولوی ذیل عاطفت عطف فرموده و به شرف جواب مشرف نگردانیده ، این نوع لایق اخلاق حمیده و اخلاص پسندیده و موافق اریحیت و حسن سجیت نیست، بلکه از تأثیر حرمان این بنده درگاه خسته تیره جران است - مع ذلک دقیقه ای از دقایق اخلاص فرو نمی گذارد ، و ذکر محامد ورد زبان و یاد آن خدمت درون جان دارد و شب و روز در تعجب و تفکرمی باشد - اگر قاعده "القلب مع القلوب تتشاهد" مقرر و نتاجی ضائر را اثر است ، چرا شاید که آن والی ولایت حسن عهد و وفا بدین حد ازین خدمتگار اعراض نماید ، و به سلامی و پیامی یاد نه فرماید ، بیت :

گر نپرسی [و] نام ما نه بری      چه توان کرد جنگ نتوان کرد

### (۵۹)

این مکتوب بملک الامراء نور الدولة والدین  
حاکم خطه ملتان در قلم آمد -

هر سعادت که از مسافر تنین بتقدیر مدور فلک اخضر و منور شمس و قمر از عالم لاهوت بر ساکنان ملک ناسوت نازل خواهد شد ، قرین ایام و رفیق اعوام صدر صدور الشرق والوزراء ، ملاذ الاماجد والکبراء ، نور الدولة والدین ، جامع السیف و القلم ، والی العلم و العلم ، ناصب رایات اللطف والهمم ، صاحب آیات الوجود والکرم ، ادام الله علوه باد ، بحق من قال "وجعل الشمس ضیاء والقمر نوراً" -

عین ماهرو که عین ارادت او بنور مصافات و کحل موالات منور و مکحول ، و عین وجود او بوفور مکارم و فرط مراحم خدمت ملکی محفوف و مشمول است ، بعد اجرای عیون عبودیت مقرر ضمیر منیر گردانیده ،

چون خدمت مولوی در زبان عصمت ربانی و پناه کنف عنایت رحمانی  
بر صوب ملتان عزیمت فرمود ، زمان وداع که زمان حسرت و ندامت و  
انمودن روز قیامت است دل و دیده خدمتگار بموافقت خدمت ملکی بر قضیه  
آنکه ع :

دیده سعدی و دل همراه تست

مشایعت نموده ، از صحنه هجران در خود حالی مشاهده افتاد که ”ما لا  
عین رأی و لا اذن سمعت“ و جهان نورانی پیش چشم ظلمانی شده :

ره ندیدم ، چو برفت از نظرم صورت دوست

همچو چشمی که چراغش ز مقابل برود

و تن ناتوان که خسته تیر فراق و سوخته آتش اشتیاق است در اشراف  
هلاک ، و فواره دیده سر از دیده بگشاد ، بیت :

ففاضت دسوع العین منی صباية علی النحر حتی بل دمی محملی

و مرغ روح که در قفس تن مجروح است بر شاخسار نوا ، بیت :

حشاشة نفس ودعت یوم ودعوا ولم أدر أی الظاعنین اشیع

و بیت :

تا بزدی ناولك دلدوز وداع بیچاره تم فتاده در سوز وداع

جان آه برآورده که یارب یارب این روز قیامتست یا روز وداع

سراییدن گرفت ، و از جریان آب دیده غلیان سوز سینه حالت

لولا الدموع و فیضهن لا حرقتم أرض الوداع حرارة الاءکباد

معاینه شد و از حرقت فراق حلاوت حیات به مرارت ممت مساوی گشت ،

بیت :

إن المنیة والفراق لواحد أو توأمان تراضعا بلبلان

در هجر آن خدمت نزدیک بود که بلبل جان از نشیمن تن پرواز



کند و پر کنگره "ارجعی" نشیند ، اما خیال وصال جان رفته را به سینه باز آورد :

خیال روی تو جاّم به سینه باز آورد  
و گرنه زیستن من کرا گمان بودست

چون قضیه شوق ع :

فیالها قصة فی شرحها طول

از همه حدها فزون و از ادراک افهام و اوهام بیرون است ، ممکن نیست که بدستاری قلم سیاه کار عشر عشیر آن در طرف حرف شود :

در نامه نیاز نه گنجد حدیث عشق کوتاه کنیم قصه ما کار دفتر<sup>(۱)</sup> است

جان بنده که معتکف جناب جنات نزهت مولوی است انهاء خواهد کرد هم بران اکتفا فرمایند و خود از آنجا احوال ظاهر و باطن بر ضمیر مبارک پوشیده نمانده باشد - پس برین سوابق و لواحق از سر شرح آرزو و نیاز گذشته آمد و نظر بر هکذر عنایت ربانی داشته شد ، تا بو که از عالم کرم نامتناهی الهی سببی برای حصول ملاقات ساخته گردد و دل از غم هجران پرداخته شود - "إِنَّهُ عَلَى ذَلِكَ قَدِيرٌ وَ بِالْإِجَابَةِ جَدِيرٌ" - علم الله و کفی به علیها که بنده درگاه آناء اللیل و اطراف النهار ذا کر دعاء و ناشر ثنائی خدمت مولویست ، و از حضرت ذوالجلال بتضرع و ابتهاج در اتساق احوال و انتظام اعمال آن خدمت مبادرت می نماید - حق سبحانه و تعالی بکرم عمیم و احسان قدیم بعزت اجابت مقرون گرداند ، و ذات ملک صفات را به منتهای همت دوستان مخلص رساند - انشاء الله (تعالی) العزیز -

متوقع از مکارم شیم و محاسن کرم مولوی آن که بنده را در سلک خدام مخلص و دولتخواهان متخصص منسلک دارد ، و نظر شفقت از حال این دورافتاده دور نه کند و به ارسال مفاوضات مکرم ، مشرف و معظم گرداند ، تا استمالت دل فراق زده بمحصول انجامد :

عمرت دراز باد که حق جل ذکره  
از هر عطیه ایکه دهد عمر خوشتر است

## (۶۰)

این مکتوب بجانب ملک الامراء و الوزراء  
نور الدولة و الدين حاکم خطه ملتان در قلم آمد -

بنده خدمتگار عین ماهرو که مرموق عین کرم و مرفوق و فور نعم مولوی است ، عین عبودیت بر زمین طاعت می ساید ، و بر ضمیر منیر آن نور دیده عین باز می نماید که چشم ارادت بنده به کحل اخلاص مکحول ، ر ظاهر و باطن بیاد آن خدمت مشغول است :

جز نقش تو نیست در ضمیرم جز نام تا نیست بر زبانم

و چون در ابتدای آفرینش ارواح طرفین را غایت اتصال افتاده است ، کار اتحاد بوحدت کشیده و محبت بدرجه کمال اخلاص رسیده - اگرچه این جدا مانده از جناب ظاهراً دور است ، اما جان که خلاصه خلقت آدمی است در مقام قرب و حضور - با اینهمه شاخ امید تر و تازه و مرغ روح در آرزوی آن چشمة حیوان تشنه تر است و ذکر شوق و آرزومندی که در مرکز جان متمکن است در دائره عبارت نمی آید ، و زبان فصاحت به تشریح و بیان آن مساعدت نمی نماید - چون همچنین است ، از غایت عجز از سر شرح شوق در گذشت و بساط بسیط انبساط در نوشت و به عرض غرض مشغول شد ، و باز نمود که درباره خدمت خداوندی عوطف و عوارف خداوند عالم موفور و وظائف لطائف خدایگانی نامحصور است ، و خدمت خداوندی خلف القضاة قوام الدولة والدين در ضمان عافیت ربانی مخصوص است و در مقام خدمت و موقف بندگی قیام می نماید و خدمتگار سعادت زمین بوس درگاه عالم پناه احراز کرد و بمیان همم عالیة مولوی و بمکارم و مراحم امیدوار شده است ، و ازین جا که کسوت معالی حضرت اعلی به طراز ایفاء و انجامز مواعید معلم ، و ذات نبی صفاتش خلاصه سر ”ینی اعلم“ است ، یقین واثق و رجای صادق است که آثار این امور بخیر در حیز ظهور خواهد آمد ، بر بنای ”التحدیث بالنعم شکر“ این معنی بر زبان قلم عرض افتاد -

حق سبحانه ذات سلیهان اقتدار خداوند عالم خلد الله ملكه و سلطانه  
و اعلی امره و شأنه را بر وفق اطاعت و موافق طاعت مقدسه مومنین در  
نشر عدل و احسان باقی دارد و اقالیم سبعة را همچو ناکهر و جبال<sup>(۱)</sup>  
کرناله ، ثبت الله قواعد خلافته ، مفتوح و مضبوط گرداند ، و گوش و  
گردن روزگار هایون و ایام میمون خدایگانی را به درر غرر کامرانی آرایش  
و زینت تمام دهد -

ملتسم آن که پیش از حصول سعادت ملاقات به ارسال مراسلات  
بنده را مشرف فرمایند ، تا در میان احباب و اقربان ، افتخار و مباهات حاصل  
آید ، و بمطالعه آن اطفای نائره اشتیاق دست دهد :

در منصب عز و کامرانی بادات بقای جاودانی

(۶۱)

این مکتوب بجانب انوار الدولة والدین ایضاً در قلم آمد -

صنيع کرم و رضيع نعم عین ماهرو که طفل دل او در دبستان مفاخر  
ابجد اخلاص آن ملجای خاص و عام خوانده، و در ادای فاتحه محامد و مدایج  
آن مجلس شریف و عنصر لطیف رطب اللسان مانده است ، خدماتی که منبیه  
از خلوص اعتقاد و مبنی بر فرط اتحاد تواند بود تعریض کرد و نمود ، علم  
الله ازان تاریخ باز که دولت خواه از جناب اکرام مآب جدا شده است ،  
دوای همت و بواعث نهمت همه هم برین است که به سعادت ملاقات  
مولوی که رأس المقاصد والامانی است محظوظ ، و بعین ملاحظه آن عین  
کرام ملحوظ گردد - چون بر مقتضای "الامور مرهونة بمواقیتها" آن دولت  
عظیم و سعادت جسیم موقوف بوقت است ، جهد مفید و شمر نمی آید -  
و الا این ماه به صیت آن که خدمت مولوی می آید به "لعل و عسی"  
تعلیل کرد و در شهر توقف نمود و نظر انتظار در راه داشت ، یتمل  
دیده ای که به رمه فراق گرفتار است به نور مشاهده کریم منور گردد -

چون تدبیر انسانی مطابق و موافق تقدیر آسمانی نه تواند بود ، سبب استقامت سوار نامرادی بنده را بتحکم روان کردند - براین موجب عروس مطلوب از آئینه مراد جلال نه نمود ، بیت :

من جهد همی کنم قضا می گوید بیرون ز کفایت توکاری دگر است  
بعد چندگاه شنیده شد که خدمت خداوندی در زمان مسعود و اختر محمود در شهر رسید - باستماع این خبر خواسته شده "سعیاً علی الرأس لا مشیاً علی القدوم" بخدمت شتابد و سعادت دست بوس که نهایت مطلوب است دریابد ، بسبب مانعی که در صدر عرض افتاده است بخدمت نه رسید و بدعای غیبت که اسرع اجابت است ، مشغول شد -

متوقع آن که هرگاه که عزیمت بر صوب ملتان مصمم شود ، پیش ازان بشرف اعلام ارزانی فرماید ، تا در منزل دلیل که داخل شق سامانه است در مقام خدمت حاضر شود و به تقبیل انامل مبارک برسد - انشاء الله وجد -

## (۶۲)

این مکتوب بجانب ملک الامراء نورالدوله  
والدین حاکم ملتان در قلم آمد -

مثال مکرم و مفاوضه معظم مولوی که سواد آن روشن تر از جرم ماه و خور بود ، مثال انفاس عیسوی و نسیم قمیص یوسفی وصول یافت - به ورود فرحت بحدی افزوده و بهجت بمثابه ای روی نموده که گل دل متبسم و بلبل جان مترنم شد - و ترانه "إنی لاجد ریح یوسف" آغاز نهاد ، و از غایت شوق زبان بانشاد این بیت گشاد :

بوی پیراهن آن یوسف خود می شنوم  
گر بگویم ، همه گویند ضالیست قدیم

علم الله اگر موانع روزگار و صوارف اقدار دامن گیر ارادت خدمتگار

نبودی از سر قدم ساختی و بخدمت شتافتی و سعادت دست‌بوس دریافتی -  
براین توقف و تقصیر که به اضطرار ، نه باختيار ، در وجود آمده است  
خدمتگار را معذور دارد ، و چون ارواح را کمال اتصال است بعد ظاهر را  
قرب پندارد :

تا ظن نه بری که من صبورم      نزدیک تو ام اگرچه دورم  
اشفاق و الطاف که در مطاوی مراسله شریف بر سبیل معهود و  
معتاد مندرج بود ، بر کمال کم‌ترنوازی حمل افتاد و بر ایادی سابقه  
انضمام یافت :

له أیاد إلى سابقة اعد منها ولا أعددها  
چون تربیت شفقت مولوی از حد حصر و احصاء افزون است و از حیز  
مجازات و معرض مکافات بیرون ، به تضرع و ابتهاج می‌گوید "الله می‌بخازیک  
وهو خلیفتی علیک -"

حق تعالی چو مجازست چه خواهیم عذرت  
عذر خواه کرمست مهر تو خواهد بودن

آنچه در باب افترای اصحاب و التماس نمودن خدمت خداوندی برای  
تفحص این کار و حکم ستدن اکابر در سرای ، و ظهور کذب ایشان و  
صدق مولوی ، و حکم فرمودن مخدوم باقامت حد بر ایشان ، و خلاص  
یافتن این طائفه از عقاب و تعزیر بموجب شفاعت مولوی باز دیده ، روشن  
شد که چون خدمت خداوندی به سنن سنن انبیاء بر مقتضای قول نبوی و  
حدیث مصطفوی 'صل من قطعک و اعط من احرمک و اعف عن ظلمک' ،  
اقتداء نموده ، فرایند نصائح حکما که از بحر زاجر فواید حضرت رسالت  
مستنبط است ، از فحوای درر غرر عبارت (نظم) :

آن که سیمت نه داد ، زر بخشش      وان که پایت نه داد ، سر بخشش  
آن که زهرت دهد ، بدو ده قند      وان که از تو برد ، بدو پیوند  
تا شوی در کنار صدر به طاق      دفتری از مکارم اخلاق  
در گوش هوش کرد ، و رقم عفو به قلم      لا تثریب علیکم الیوم'

بر صفحات هفوات اخوان و اصحاب کشید ، و خطیات و جرایم خلان و احباب در ذیل بخشش و بخشایش بدست 'والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس' پوشید - کسوت معالی ذات عالی بطراز مکارم اخلاق معلم و عنصر شریف و عرض لطیف بکرم نشان و علم شد ، و همگنان را حریت و اریحیت و حسن وفای آن مجلس و عثرات و جفای اصحاب بی مروت معلوم و مقرر و مفهوم و مصور گشت ، چنان که زبان زمانه بر فتوت و کرم خداوندی و دنائت و لوم اصحاب بانثاد مثل 'کل اناء یترشح بما فیہ' منطلق است -

(هذا باب) خدمتگار را از حال عزیمت مولوی بر صوب ملتان پیش از وقت روشن شود ، تا بر سبیل معتاد در دلیل احراز دست بوس نماید - حق سبحانه و تعالی بر این امنیت که رأس المقاصد والامانی است بخوبی رساند ، بمنه و کرمه - در رعایت مخلصان دایم البقا باد ، آمین آمین !!

### (۶۳)

این مکتوب بجانب ملک الشرق والوزراء  
تاج الدولة والدین در قلم آمد -

تا فرق صباح بتاج زرین مهر متوج خواهد بود و هاسمه رواح به اکیل ماه مزین خواهد نمود ، منصب اشرف ذات قدوه اشراف اعنی ملک الشرق والوزراء ملاذ الاماجد والکبراء ، تاج الملك ، زین الدولة والدین ، جامع السیف والقلم ، والی العلم والعلم ، صاحب آیات اللطف والهمم ، ناصب رایات الجود والکرم ، که بر غوامض کار و حقایق اسرار ملک و ملت مشرف است ، مزین و مشرف باد ، بحق من قال 'و لقد زینا السماء الدنيا بزینة الکواکب' -

خدمتگار قدیم عین ماهر و که کسوت حیات او بزینت اخلاص ملکی مزین و معلم ، و خلعت فطرت او بشرف تشریف اختصاص تاج الملکی

مشرف و مکرم است ، عین عبودیت بر مقام تواضع می ساید ، و بر ضمیر منیر حق پذیر باز می نماید [که] از صدمات فراق ظاهر باوجود اتصال باطن امکان صبر و شکیبائی نمانده است ع :

فراق روی تو بسیار شد ، چه چاره کنم

مقرر خاطر عالی باد ، چون در ابتدای فطرت ارواح طرفین را نهایت قرب حاصل است دل‌های همدیگر مشرف و مطالع است ، و بر برهان این دعوی و مصداق این معنی یگانگی جانبین شاهد عدلست ، درین صورت اگر بر سبیل رسوم و عادات در ذکر شوق تفصیل و اطناب رود یا به شرح و بیان آرزومندی که بر کمال نیازمندی رسیده است مشغول شود<sup>(۱)</sup> ، چون تحصیل حاصل و اثبات ثابت است نزدیک عقل مستحسن نه نماید و از تحریر آن بوی بجانبت آید - چه افتراق صوری مانع اتصال معنوی نیست - بر سیاق این سباق بایجاز و اختصار اکتفا افتاد ، بیت :

این شرح به کاغذ و قلم ناید راست دل خود بر تست ، جمله تقریر کند

متوقع آن که اخبار سلامتی ذات مبارک و فرزندم ستوده خصال افتخار الدولة والدین ، که اسم افتخار بذات او شرف و افتخار یافته است ، و سایر اعزه و مجاری احوال و انتساق اعمال اعلام فرمائید - پای مجد و معالی ذات عالی بر دست اشرف ثابت القدوم باد -

(۶۲)

این مکتوب بجانب ملک الشرق والوزراء

تاج الدولة والدین در قلم آمد -

اشارت شریف و مراسله لطیف خداوند ملکی تاج الملکی که عنوان نامه زندگانی و مضمون صحیفه کامرانی هانست و همه ، ابن قیصر شهنه

دیوان ملتان رسانید - بورود آن دل و دیده مجروح و مهجور را سرور و نور حاصل شده ، و شرائط تعظیم و مراسم تکریم بقدر توانائی تن ضعیف ، نه [به] مقدار عظمت مثال مکرم ، بتقدیم پیوست ، فرحت و مسرت و بهجت و لذت چندان حاصل شده که در تحریر و تقریر نیاید - چه ذوقی که در زمان مطالعه مکاتبات احبا حاصل شود از تعریف مستغنی است - و کلمات ارباب دل که 'الذوق لا يعرفه الا ذوالذوق' شاهد حال است -

چون شکر مبلغ مکتوب ممکن نبود شکر الطاف خداوندی که مرسل مکتوب است بکدام زبان ادا تواند نمود ، مجازات این مکارم بر خدای کریم حواله افتاد و از دریافت اخبار سلامتی ذات عالی صفات خداوندی و مخدوم زاده افتخارالدین کمال استظهار و جهان استبشار روی نمود ، و حزنی که در دل حزین به سبب هجران و حرمان آن دو ذات متمکن بود زایل گشت - 'الحمد لله الذی أذهب عنا الحزن إن ربنا لغفور شکور' -

منتظر آن که هم برین جمله قاعده شفق در فرستادن اخبار دیگر و رسیدن ملک شمس الدین محمود بک ممد دارند ، و درباب نائب خاص حاجب دقیقه ای فرو نگذارند ، والسلام -

## (۶۵)

این مکتوب بجانب ملک الامراء صاحب دیوان ناظر ممالک در قلم آمد -

تا نظر رحمت ناظر بیچون شامل حال ارباب خلت خواهد بود و تجلی انوار معرفت گم شدگان غمرات بیداء محبت را سوی طور هدایت راه خواهد نمود حقیقه مجد و جلال خداوند صاحب دیوان ناظر ممالک وقاه الله عن عین الکمال که فلک دوار با چندین هزار دیده نظیر ذات بی نظیر او نه دیده :

مضت الدهور و ما أنین بمثله و لقد أتى فعجزن عن نظرائه



بانوار دوام و بقاء قرین و نصیر باد ، بحق من قال 'وجوه یومئذ ناضرة' -  
 منظور نظر حمایت و ملحوظ عین عنایت عین ماهرو که عین اخلاص  
 او به کحل اختصاص مکحول و عین محبت او از شوائب اغراض مصفا  
 است عین خدمت که بر محک خلوص عقیدت کامل عیار است بر عین  
 تبلیغ نهاده و بدان عین اعیان زمان که صیرفی سخن است هدیه فرستاده و  
 مقرر ضمیر منیر صائب تدبیر گردانید ازان روز باز که عین مشتاق از ملاحظه  
 آن عین انسان فتوت و انسان عین مروت محروم مانده است ، شدائدی و  
 محنتی معاینه کرده که 'ما لا عین رأی و لا أذن سمعت' - و نظر برهگذر  
 نعیم عمیم ربانی و کرم جسیم سبحانی داشت تا دیده امیدوار دوستدار  
 که به رمده فراق مبتلا است به نور حضور منور گردد و به رسیدن نامه  
 مولوی که آثار قمیص یوسفی دارد سر آیه 'فارتد بصیرآ' معاینه کند -  
 چشم داشت ازان عین آسمان معانی آنست که زیادت ازیں انتظار به  
 رسیدن اخبار سار روا ندارد ، ذات خداوندی بعین 'فانک بأعیننا' محروس  
 و مرموق باد ، بحق من قال 'و لتصنع علی عینی' -

## (۶۶)

این مکتوب بجانب ملک الامراء نصیر الدین محمود بک و ملک  
 شرف الدین شاهین و قاضی رکن الدین سردفتر داد در قلم آمد -

امرای نامدار و کبرای ستوده آثار اعنی ملک نصیرالدین محمود که  
 به اوصاف حمیده موصوف و ملک شرف الدین شاهین که شهباز طبیعت  
 او بر شکار کرم معروفست و قاضی اجل مبجل رکن الدین که کعبه آمال  
 و امانی و مطلع شمس لطائف و معانی و سردفتر فخر وجود انسانی است ،  
 خدماتی که از دل به عرصه<sup>(۱)</sup> [بیان ؟] متضمن تودد و تحبب بر آید و مدحاتی  
 که از صیقلی زنگ از آئینه مصفا و داد بزداید ، مطالعه فرمایند و ترجان

این معنی نظم را بیت :

شکوت و ما الشکوی بمثلی عادة ولكن تفيض العين<sup>(۱)</sup> عند امتلائها  
برهان مقال و عنوان حال این طرف تصور نمایند و مقرر آرای صائبه و  
خواطر ثاقبه گردانند که این محب چنانچه فرمان هایون اعلیٰ "نفذه الله  
فی الخافقین" اصدار یافته به کوچ متواتر و متوالی در ایام و لیالی بعد  
قطع منازل و طی مراحل به کهنبایت رسید - صورت این شهر معظم که  
جید وجود او بحلیه "وجدتها کما تصفها الالسن و فیها ماتشبهی الانفس  
و تلذ الاعین" از روی عبارات رفیعہ که هر یک دست در کمر جوزا  
کرده بود و هاسمه خود را بر کلاه خورشید روز افزون می سود و از  
جهت نزهت سواد از لطافت میاه و انهار و طراوت بساتین و اشجار چون  
عذار یار و رخسار گل‌عذار، آراسته بود، و چون عرائس جنان که  
"حور مقصورات فی الخیام" عبارت ازانست، بس دلکش و زیبا دید و  
انگشت تعجب بدنندان حیرت‌گزید و کلمه "سبحان مبدع البدائع"  
بر کمال صنع ذی الجلال بیدیه و ارتجال ایراد نمود - فی الجملة چون  
صفت این شهر از حد تحریر و تقریر بیرون بود بغرض مشغول شده -

مقرر ضائر مشرقه خداوندانی که برزانت رأی و متانت رویه مشار  
الیه و متفق علیه اند، باد که ظن این محب (والظن یخطی ویصیب) برین  
ثابت و راسخ بود که چنانچه مواعید کرده اند که بحکم تحکم "المؤمنون"<sup>(۲)</sup>  
عند شروطهم، قضیه "الشرط إملاک" رعایت خواهند نمود و فرض  
"العدة دین" از کمال فتوت ادا خواهند فرمود و وصول قدوم ایشان  
مقارن نزول کاتب یا یک روز پس ازان در کهنبایت خواهد بود - چون  
محب در شهر مذکور نزول کرده، دیده انتظار و نظر ترصد در راه مانده و  
زبان از گفتن این بیت باز نمانده :

برهم بماند دیده که او سوی ما ندید

صبرم ز دل رمیده که او روی ما ندید

آثار و اخبار ایشان سمعاً و عیاناً محسوس و مشاهد<sup>(۳)</sup> نه شد -

۱- در اصل : النفس -  
۲- در اصل : المؤمنین -  
۳- در اصل : مشاهده -

بعد سه چهار روز ملک مجد شادی که خدای جهان آفرین او را به محبت و آفرین مخصوص گرداند و بشادی خلد برین رساند، رسید و فرمان هایون با مکتوب خداوند ملک الشرق والوزراء اعظم قوام الملک اعز الله انصاره بدین جمله آورد که بسرعت تمام بروند و اموال بمهلت معین بحضرت ارسال نمایند. فرمان اعلی بتاکید برین منوال رسید، سبب رسیدن مقامهای ضروری که بموجب نا رسیدن آن بر بندگان وفا وعید می شود کاتب را تحیر و تردد فراوان روی نمود و در موقف "اقدام رجلا و اؤخر أخرى"، سراسیمه مانده. چه کارکنان کهنبایت در محافظت راه قصب السبق ربوده و درین طرف چنان مبالغتها نموده اند که برجید راه گرد اقدام ابناء سبیل بهم نمی پیوندند. بدین تقدیر پای بر رفتن بهروج دست نمی دهد و از جهت اصدار فرمان این دوستدار بر زیادت مقام اقدام نمی تواند کرد:

طرفه سروکاریست که بر وعده معشوق  
صابر نتوان بود، تقاضا نتوان کرد

دوستدار هم ازین اسباب در آمدن بهروج و تقلد این مصلحت امتناع می نمود. چه انتظام امور و پرداخت مصالح بمعاونت اعوان منوط و بمظاهرت انصار مربوط است. چون روی دل اصحاب طرفین طرف اتمام کارها باهتمام و عصبیت متوجه نباشد عروس مطلوب از تنق تمشیت و انتظام چگونه جلوه دهد. بنده درگاه بسبب قلت اسباب عارضی بسیار بخدمت ملک الشرق قوام الملک گفت که برین نمط رفتن انشاء الله تعالی محمود نه باشد و به تعریض و کنایت پیش سریر اعظم هم عرض افتاد. چون شرف قبول نیافت بر مبنای آن که ع:

بنده را شرط بود بنده فرمان بودن

به تقلد این کار متوکلا علی الله شروع نمود.

چون اصحاب باجمعهم در امثال فرمان اهل و امهال جایز می بینند دوستدار در قلق و اضطراب است که کارها چگونه خواهد شد. اتمام مصالح متعلق بسه چیز است: اول آن که از روی دیانت خاص نظر در اتمام کار مولی باشد. دوم آن که مستشعر خوف باشند. بیاعت

آن جهد نمایند - سوم آن که غم کارهای عهده دار همکار خود دارند - سود او را سود خود و زیان او را زیان خود دانند - فرقه‌ای که در ایشان از قسم اول نصیبی باشد بر فحواى کلام مجید "و قلیل ما هم" در غایت ندرت اند و خوف از من شرمسار بر چه باشد و غم من کدام سوابق دارد - درین امر هم ایشان حکم باشند - اگرچه مورد حکم از شائبه "فیک الخصام و انت الخصم و الحكم" صافی نیست ، اما از سر صفای قریحت نتوانند که از منهل عذب انصاف و انتصاف تجاوز نمایند و در غمرات جور و اعتساف در آیند -

و نیز اگر ملک محمود سبب آن که سوء تبعه باز پرس نه دیده است و طعمه ناخوشگوار معتبه نخشیده ، غم کارها ندارد و کسل را سهل پندارد ، هم نمی‌شاید زیرا که مردم خردمند آن است که اعتبار و انتباه از غیر خود حاصل آرد و مشرب موعظت "السعيد من اتعظ بغیره" باشد - اما ملک شاهین که در ورطه باز پرس کرات درمانده است بچه تأویل اهل و امهال جایز می‌بیند و دامن تجلد و تشر از لوث کسل فرا نمی‌چیند - باری او از روی عقل بهیچ وجه معذور نیست -

فی الجملة هر چند کاتب می‌خواهد برای حفظ قاعده و داد و احکام اساس اتحاد بر مقتضای بیت :

بیداد حریفان را تن در ده و دم در کش  
کانصاف طلب کردن آزار پدید آرد

از طلب انصاف بگذرد و اقداح ناخوشگوار جفای اخوان صفا تجرع نماید و زبان شکایت به عتاب و معتبه دوستان نگشاید تا قانون صحت مودت مزاج انحراف نگیرد و بنیان محبت (و العیاذ بالله) اختلال نپذیرد - اما از خوف آن که نباید که برادران بر خطایا اصرار و بدین عادات که محمود نیست استمرار نمایند و بسوی تدارك و تلافی باعتذار نگریند آزار بیرون می‌دهد ، تا ایشان از مرکز عدالت نه گذرند و پای از دائره جد و اجتهاد بیرون نه نهند و صورت حکم از رکف وصمت "حکم الفتی فی غیر موضعه جهل" پیراسته ماند - چند کلمه نصیحت آمیز برای ابقای موالات طرفین و احیای مصافحات جانبین در قلم آمد - بعین انصاف نگرند

و از سر جرأت و جسارت فروگذرند ، والسلام -

### (۶۷)

این مکتوب بجانب ملک الامراء ملک کمال الدین جاجرمی در قلم آمد -

در کمال تو چشم بد مرصاد      مرسا در تو چشم خود مرصاد

هر کمال که از التزام آن کمال دارین و عز کونین لازم آید و هر جلال که از تجلی آن انوار جلال روی نماید قرین ذات ملک عادات کامل صفات اکمل الدهر افضل العصر کمال الدین که به کمال علو انساب و جلال سمو احساب مالک نواصی و رقاب ارباب الباب و اصحاب فضل و آداب است و وجود او مستعد کمالات نفسانی و پذیرای فیض ربانیت بتائید عین عنایت سبحانی مؤید و در اشاعت و افشای حکم نویانی مخلص و مؤید باد و عین انسان مروت مکفوف و عین عنایت الطاف نامتناهی الهی بر صوب آن مجلس معطوف ، بحق من قال ”و حور عین“ -

ملحوظ عین عنایت مولوی عین ماهر و که عین تبلیغ که مسوی قسطاس و موازین اتحاد تواند بود بنهاد و بدان صیرفی سخن و مبصر جواهر زواهر<sup>(۱)</sup> بلاغت تحفه فرستاد و بر ضمیر منیر آن نور حدیقه کمال و نور حدیقه اجلال روشن گردانید - ازان ساعت باز که دوستدار از ملاحظه آن عین اعیان زمان دور افتاده است چندان شدائد و مشاق فراق معاینه کرده که ”مالا عین رأی ولا اذن سمعت“ :

عجبت من دمی و عینی      من قبل بین و بعد بین  
قدکان عینی بغیر دمع      فصار دمی بغیر عین

و از عین حوادث روزگار دائره وجود مرکز هموم و غموم گشته و از ضعف و نحافت چون نقطه موهوم شده ، شعر :

۱- در اصل : زواهر جواهر -

ابلی الهوی أَسْفًا یوم النوی بدنی و فرق الهجر بین الجفن والوسن  
کفی بمجسمی نحولاً اننی رجل لو لا مخاطبتی إیاک ، لم ترنی  
و در دل حزین نائره شوق مشتعل و دیده جهان بین به سرمه سهاد مکتحل ،  
و زبان جان بانشاد این بیت در فغان ، بیت :

عجباً للمحب کیف ینام کل نوم علی المحب حرام  
بوجود این احوال چون عین وجود طرفین از زلال عین وحدت تخمیر  
کرده اند بعد ظاهر کمال اتصال باطن است ، بیت :

صورت ز چشم غائب و اخلاق در نظر  
دیدار در حجاب معانی برابر است

چنان که لوح دل بنده به نبشته موالات مولوی آراسته است و در مردم  
دیده خیال آن دیده مردمی جای ساخته جمال کمال مثال آن ذات بی هال  
از منطوق ”أنا من اهوی و من اهوی أنا“ منظور است - مع ذلک  
آرزومندی در غایت کمال و تن مهجور بر شرف زوال است :

جمال در نظر شوق همچنان باقی است  
گدا اگر همه عالم بدو دهند گداست

سبحان الله درین جدائی ظاهر که بوجود اتصال باطن روی نموده است  
چشم خرد از مطالعه و ملاحظه احوال متضاده اغنی قرب و بعد ، فراق  
و وصال ، خیره و تیره مانده است ، بیت

دوست نزدیک تر از من بمن است و نیست مشکل که من از وی دورم

و جسم ضعیف و جرم نحیف از صدمه هجران بیهوش و مدهوش گشته  
در عین وجد چنان مستغرق است که از وجود کائنات فراغی دارد بیت :

از هستی خود خبر نه دارم مشغول خیالت آن چنانم

چشم حس ظاهر از ادراک این نقش قاصر است مگر آن که پرتو انوار  
ازلی از مطلع ”و نحن أقرب إلیه من جبل الوریذ“ تجلی نماید و دست

بصر و بصیرت نقاب حجاب از پیش نظر او فرا گشاید ، درین صورت به شرح و بیان احتیاج نیاید ، ع :

بماهتاب چه حاجت شب تجلی را

اگر از مورد عذب "یحبهم و یحبونه" قطره‌ای بکام جان او چکد بسان شراب الست سرمست گردد که در خود و دوست فرق نه کند و سر معنی بیت :

در خود غلطم که من کدامم؟ معشوقم و عاشقم ، چه نامم؟

پیش چشم سر او عیان شود -

اما چه توان کرد ، فلاسفه که راکب مرکب جهل و سفه اند از رموز لطایف و کنوز ظرایف تنزیل خبر ندارند و به علمی که عین و وبال و محض ضلال است معجب و مفتون مانده ، و بدین غرور که سبب ویل و ثبور است مبهتج و مسرور ، کما قال عز من قائل "فلما جاءتهم رسلهم بالبینات فرحوا بما عندهم من العلم و حاق بهم ما كانوا به یستمزون" و از مطالعه صنیع محبوب محبوب "کلا انهم عن ربهم یومئذ لمحجوبون" چه حرف عشق در ظرف ماده و صورت نمی گنجد و پایه محبت بالاتر از آن است که حسی و فلسفی و معتزلی بذروه کمال آن تواند رسید - "ختم الله علی قلوبهم و علی سمعهم و علی ابصارهم غشاوة" - ای برادر عزیز این طبقه فلاسفه و فرقه معتزله چگونه در سراپرده معرفت جانی یابند که از حقیقت محبت منکرند و مجاز از رضای دارند و سلوک این راه عیب می پندارند - لا جرم چشم سر ایشان از نور عرفان محروم "مثلهم کمثل الذی استوقد ناراً ، فلما اضاءت ما حوله ذهب الله بنورهم و ترکهم فی ظلمات لا یبصرون - صم بکم عمی فهم لا یرجعون" -

و اگر کسی خواهد که میان فاسفیت و حقیقت معرفت جمع کند ، چون میان هر دو راه تضاد و تنافی است جز دخول این طائفه از هر دو پیرایه عاطل ماند و زبان اهل خرد او را مذبذب خواند - ای برادر درین راه اهل انکار را جایگاه نیست -

اما هر که به قلب سلیم در صراط مستقیم محبت قدم زند در دائره

اهل معرفت و عرفان جائی یابد و امارات محبت و علامات معرفت آنست که دلش مرکز حق گردد و زبانش بر قضیه "من أحب شيئاً أكثر ذكره"، بذکر دوست منطلق و دلش با زبان متفق باشد و ادنی مرتبه این راه قطع علایق و رفع عوایق است ، بیت :

خواهم که بیخ صحبت اغیار بر کنم  
در باغ دل رها نه کنم جز نهال دوست  
از دل برون کنم غم دنیا و آخرت  
تا خانه جای رخت بود یا خیال دوست

و اگر او بعون عنایت ازلی از بارگاه محبت به پیشگاه عشق رسد بر مبنای آن که ع :

در هر چه نگه کنم ترا می بینم

کارش بدان جای کشد که در هر چه نگه کند جز دوست نه بیند و جز دوست نداند و در هوای هویت زبانش گنگ فروماند و حرف "کل لسانی"، فروخواند و مناجات "لا احصى ثناء عليك ، أنت كما أثنيت على نفسك"، عنوان نامه خود گرداند ، بیت :

در صفت گنگ فرومانده ایم "من عرف الله" فروخوانده ایم

در مبدای محبت کثرت ذکر محبوب دلیل بر محبت می کند و چون کار بفرط محبت که عبارت از عشق است می رسد در بیداء وله و حیرت و فضای دهشت واله و مدهوش و از ذوق شراب الست مست گردد - ع

با وجودت زمن آواز نیاید که منم

خواجه ابوبکر شبلی "ذکره الله بالخیر" که مبارز معارک عرفان و مضار صدق و ایقان بود ، اکثر اوقات ذکر او این بودی "یا دلیل التَّحیرین زدنِ تحیراً" -

ای برادر عزیز اگر دستیاری دواعی ولا و بواعث صفا پای همت



ترا از مواقف "و جلالۃ الاخطار فی الاخطار" فراگذراند و در موطن انس و مساکن قدس وجود ترا بخطاب "والمخلصون علی خطر عظیم" مخاطب گرداند و درر غرر و جواهر زواهر این نظم آبدار :

مکن در جسم و جان منزل ، که این دونست و آن والا<sup>(۱)</sup>  
قدم زین هر دو بیرون نه ، نه اینجا باش و نی آنجا

بمسمع اسرار تو رساند پیش چشم ذات سرای سرور و غرور چنان حقیر و یسیر نماید که سکون و استقرار بلکه نزول و قرار را نشاید ، بیت :

دو عالم چیست ؟ دو کفه است میزان مشیت را  
وزین<sup>(۲)</sup> دو کفه بیرون است آن کو هست وزانش  
زنی باشد نه مردی کز دو عالم خانه‌ای سازد  
که ناهید است نی کیوان که باشد خانه میزانش

و انوار ملک لاهوت از مشاهده عالم ناسوت بر تو تجلی کند ، دران محل کونین را عدم محض و محض عدم پنداری و سر رشته ایمان به حقیقت بدست آری :

شهادت گوی آن باشد که هم ز اول در آشامد  
همه دریای هستی را بدان حرف نهنگ آسا

و اگر از غرفه "أرنی الاشیاء کماهی" نظر در بستان سرای "من عرف نفسه فقد عرف ربه" افتد در فتای فتای "موتوا قبل أن تموتوا" به بقای دوست باقی شوی ، بیت :

بمیر ای دوست پیش از مرگ خود گر زندگی خواهی  
که ادريس از چنین مردن بهشتی گشت پیش از ما

خلوقی لمن سمع و وعی ، وحق ما ادعی ، و نهی النفس عن الهوی ، و علم  
أن لیس للانسان إلا ما سعی ، وأن سعیه سوف یری -

۱- در اصل : بالا -

۲- در اصل : ازین -

در اخوانیات و ملاطفات ارباب بلاغت و اصحاب صناعت این اسلوب اختیار نکرده اند و مترسلان بدین مرحله و منزله پی نه سپرده - اما چون محبت این محب بآن خدمت رشحه‌ای از رشحات "الحب فی الله" بود بر مقتضای آن که "کل إناء یترشح بما فیه" قریحه این محبت در ابداع این فن مساعدت نموده -

چشم داشت ازان عین آسان معافی و زلال چشمه سخن دانی آن که در سواد این مکتوب که چون سواد دیده محبوب است بعین "وعین الرضا عن کل عیب کليلة" نگرند و اگر عیبی در نظر بی نظیر آید به لطف و لطافت نه گیرند - عین کمال عین ذات عدیم المثال به توتیای "و من یؤت الحکمة فقد اوتی خیراً کثیراً" منور باد -

## (۶۸)

این مکتوب بجانب ملک کمال الدین حاجی جاجری در قلم آمد -

تا کمال ذات انسانی بجمال وفا و فتوت و حلیه صفا و مروت آراسته خواهد بود و احداق محبت و حدائق مودت را بانوار حسن عهد روشنائی و نصارت خواهد افزود ، حدائق کمال و احداق مجد و جلال ملک معظم جامع السیف و القلم کمال الدولة والدین که رایت جفا بدست بی التفاتی افراشته و بر لوح وفا و مردمی نقش بیت :

منسوخ شد مروت و معدوم شد وفا

زین هر دو نام مانده چو سیمرغ و کیمیا

نگاشته ، و رعایت حقوق وحدت را فرو گذاشته ، و محافظت قانون مواخات را سهل پنداشته ، با این همه خدای او را در حفظ خود دارد و از صحرای جفا بفضای وفا و روضه رضا آرد و به انوار حسن عهد که از جلایل نعم باری است و وجود وافر وجود او ازان پیرایه گران مایه

عاطل و عاری است ، نضیر و قریر<sup>(۱)</sup> باد ، بحق من قال ”وقرة عینی فی الصلوة“ -

عین ماهر و که عین اخلاص او بتوتیای صدق و مصادقت مکحول و مجلی ، و از شائبه اغراض دنیا و ملاحاة و ریا مصفا است ، عین خدمت که بر محک امتحان و اختبار دوستی کامل عیار است بر عین تبلیغ که قسطاس مقادیر اتحاد است ، بنهاد ، و بدان صیرفی سخن هدیه ای فرستاد و نمود که چون سبب سواخ اقدار و طوارق لیل و نهار بواسطه عین الکمال دور افتاده است و گوش و دیده برای دیدن دیدار و شنیدن اخبار سار اخوی به رهگذر [سیر ایشان؟]<sup>(۲)</sup> نهاده :

صد چشم گشاده ام که رویت بینم صد گوش نهاده ام که نامت شنوم خواب و خور از دل و دیده فرار نمود و تن ناتوان چون نقطه موهوم شد -

تم از ضعف چنان شد که اجل<sup>(۳)</sup> هیچ نیافت

ناله هر چند نشان داد که در پیرهن است

و عنان تمالک و زمام تماسک از دست رفته و درین جدائی مجال صبر و شکیبائی بسان دل عاشق و دهان معشوق تنگ شده ، و صعب تر ازین همه مشاق آنست که در زمان فراق طول اعراض و نهایت انقباض ازان مجلس که بر دوستی او اعتادها بود ، چنان معاینه افتاد که از مرکز وفاق تجاوز نموده ، و پای در دائره ”طول العهد منسی“ نهاده ، و عهد نامه دوستی را بدست نسیان ”کطی السجل للکتب“ در نوشته ، و بر صحیفه یگانگی رقم بی شفقتی و نقش بی مهری کشیده ، و رفض محبت و نقض مودت که از مذهب کرم و حسن عهد دور و در شریعت وفا و مروت محظور است جایز دیده ، و بوجود آن که این کهنتر در سواد و بیاض لیل و نهار در مدایج آن یگانه روزگار مشغول و در فرستادن مکتوبات ،

۱- در اصل : قرین -

۲- در اصل : سر جان -

۳- در اصل : اجلش -

تفریط و تقصیر نه نموده ، به پیامی بل سلامی یاد نه فرموده ، بیت :

از جور یار پیرهن کاغذی کنم    کو کاغذ و سر قلم از من دریغ داشت  
اگرچه با چندین روابط اخلاص و ضوابط وحدت آن بزرگ دست از آستین  
بی وفائی بیرون نیاورده و کمتر را بانواع آزرده اما کاتب بر صراط قویم  
و منہج مستقیم است ، بیت :

خانہ دل بچار حد ، وقف بر تو کرده ام

حد وفا همین بود ، جور ز حد چہ می‌بری

الحق اعراضی کہ ازان مجلس سانح شدہ نتیجہ کمال بی شفقتی و ثمرہ بی شفقتی  
کمال است و بر قطعیت دلیلی قاطع و برہانی ساطع است -

و روشن نیست کہ برین خصلت داعی چیست ؟ اما چنان بر خاطر  
می‌گذرد کہ در فلاسفہ چاشنی وفا و بوی محبت نہ تواند بود ، زیرا کہ  
ایشان رویت باری تعالی را منکرند و این دال است کہ در دل ایشان  
محبت رویت نہ بود ، چگونه چشم احبا بر ادراک رویت محبوب گشاده  
نہ دارد و آن را نعمت عظمی و سعادت کبریٰ نہ پندارد و آیت ”یحیہم  
ویحیونہ“ را بہ تأویل فاسد تمسک نماید و از حقیقت محبت بہ مجاز گراید ،  
و محبتی کہ ”للہ و فی اللہ“ نبود ثبات و دوام را چگونه صورت بندد؟

ہیہات ہیہات کہ کاتب از غور صداقت او کہ صدقی نہداشت و از  
حلیہ وفا عاطل است غافل بود ، و این کمتر بہ تفرس و احساس این  
معانی کہ خود پیکاری شگرف و کارزاری عظیم است گاہ می‌خواہد با خوی  
آن دوست بسازد و ہر جور و جفائی کہ کند بہ تحمل وفا پیش آید و  
بر مبنای ”ارع الجار ولو جار و ابذل الوصل لمن صال“ بر قدم دوستی  
برای محافظت قدم صداقت قیام نماید و از مشرب ”والحمیم حمیم ولو جرعی  
الحمیم“ جرعیہای ناخوشگوار تجرع کند تا داد و داد دادہ آید :

تو بخواہی ور نخواہی سرما و آستانت

”بقضائہ رضینا“ اگر این قضاست ما را

و گاه دواعی طبیعت انسانی که بر مکافات مجبولست نبض حفاظ را می جنباند و در گوش حمیت فرو می خواند که دوستی که تجربه محبت او بر محک اختبار کم عیار ظاهر شده و کسوت موالات را به رثائت خلق گردانیده بر مقتضای "إنسج الخرق علی الراقع"، قابل اصلاح و مقدر<sup>(۱)</sup> التیام نمانده ، ثبات بر چنان محبت از تبعه ندامت خالی نه باشد ، ع :

من جرب المجرب حلت به الندامة

پس ازین تقدیر تقبل و اقتداء بر قول قدما که "من حکم بأن أبذل و تحزن وألین و تخشن و أذوب و تجمل؟"، باید کرد و دامن دوستی بر حسب "کما تدین ندان"، فرا می باید آورد و دقیقه شعر :

جزیت من اغلق بی وده جزاء من یبنی علی اسه  
وکت للحل کما کال لی علی وفاء الکیل أو نجسه

مهما ممکن نمی باید گذاشت ، بلکه بر وفق استحقاق عدم وفاق آن دوست نقش "اخر ثقله" بر صحیفه مفارقت ایشان می باید نگاشت -

چون ادله انتقطاع محبت سبب تقصیر و تفریط آن طرف و رسوخ بر مودت بر مقتضای قدم الفت متعارض شده و وجه ترجیح از روی معقول در خاطر نمی گذشت به سنت نبوی و خبر مصطفوی که "صل من قطعک واعط من حرمک واعف عن من ظلمک"، تمسک نموده و بر ثبات موالات و دوام مصافات عزم گشت و از سر تقصیر و تفریطی که ازان طرف رفته است گذشته -

متوقع آنکه ازین شکسته زیاده ازین اعراض و انقباض روا ندارد و گاه از گاهی بسلامی و پیامی یاد آرد ، و دقیقه ای از دقائق وفا و حسن عهد که کمال انسانیت است فرو نگذارد - حق سبحانه و تعالی آن بزرگ را از حضيض جفا باوج وفا رساند ، والسلام -

## (٦٩)

این مکتوب بجانب ملک الامراء ملک کمال الدین جاجرمی در قلم آمد -

خداوند ملک ملک صفات ستوده عادات کمال الدولة والدین که وجود وافر عطا و جود او بکمال کفایت<sup>(۱)</sup> و جمال درایت متجلی و به زینت سخاوت و زیور شجاعت متجلی است ، خدمات وافر و مدحات متوافره که منبى از کمال آرزومندی و مشعر بر فرط نیازمندی تواند بود ، مطالعه فرمایند و مقرر ضمیر منیر تأثیر مبارک گردانند چون خدمت اخوی در ضامن عصمت ربانی و کنف حمایت سبحانی ع :

به طالعی که تولا کند به او تقویم

عزیمت فرمود ، جان عزیز نیز موافقت نمود ، بیت :

دیده سعدی و دل همراه تست تا نه پنداری که تنها می روی

و بعد وداع این خدمتگار مهجور و مجروح چه دشوار کشیده و شعله آتش سینه و سیلاب آب دیده به ثریا و ثری رسیده و احوال احوال طامه الکبری مشاهده و معائنه کرده ، چون مساحت ساحت فراق و عرصه نامه اشتیاق بر مقتضای ”فیالها من قصة فی شرحها طول“ بذراع فصاحت ممکن نبود ، دوستدار بضرورت ازان اعراض نموده و از اطناب بایجاز اختصار کرده :

او جزت ذکری و فی الایجاز فایده وللکرام من التطویل تصدیع

و بعرض مشغول شد -

مقرر خدمت باد نجم الدین ساکن سندیله که از اقارب ملک سیرت و پاکیزه سریرت سعد الدین مسعود سمعانی است و خدمت ایشان این محب را دوست و برادرند و حقوق فراوان در ذمه کاتب متوجه دارند ، بخدمت

در اصل : کتابت -

خواهد پیوست ، او را بکمال شفقت و فرط تربیت اختصاص دهند و پرگنه‌ای که او<sup>(۱)</sup> را مطلوب باشد بدادن آن مخصوص گردانند، و بر هر کسی که قرض دارد اعانت او بر کرم طبیعی خود واجب تصور فرمایند ، و این اشفاق خاص دربارهٔ دوستدار مبذول دارند تا این دوست از روی ملک سعدالدین مسعود شرمنده نماند -

یقین واثق و رجای صادق آن است که در صرف عنایت و بذل حمایت دقیقه‌ای مهمل نخواهند گذاشت ، و بر صحائف مطالب برادریم نجم الدین رقم اسعاف و انجاح خواهند گذاشت ، والسلام -

### (۷۰)

این مکتوب بجانب فرزندم عزیز عباد الدین طال عمره در قلم آمد -

تا گنبد اخضر بی واسطهٔ اسطوانه و اعتماد عباد معلق خواهد بود و بساط اغبر به ازهار و انوار موالید نصارت خواهد افزود ، خانهٔ عمر و دولت فرزند عباد الدین چون بیت المعمور معمور باد ، بحق من قال "والبيت المعمور" -

ابوك عين ماهرو سلام و دعا فرستاده و مقرر خاطر فرزندى گردانيد كه چون فرزند كريم الدين كيفيت ولادت اكرم الدين ماهرو كه خدايش به نيات نيك پرورده گرداند ، در قلم آورده و استدعاى اين والد كرده و بدین مثل كه "العود احمد" تمسك نموده ، سبب آن كه این والد كه متوجه حضرت اعلى شده بود ، از عقل و ادب برای مراجعت رخصت نیافت - چه بعد آن كه بر صوب درگاه جهان پناه بمساعدت اقبال اقبال كرده باشد ، ادبار موجب ادبار است ، ازین جهت كه مطلوب او كه بسبب ملاقات فرزند عزیز اكرم الدين محبوب این والد بود ، در حجاب توقف و نقاب تأخیر محتجب مانده و در خاطر می گذشت كه او را انكسار بر انكسار روی خواهد داد ، زیرا كه اوهم در حضرت برای اقامت چند

۱- در اصل : آن -

روژه التماس می نمود و آن بسبب احراز دولت زمین بوس درگاه خدایگان سکندر اقتدار و انتظام مصالح این دیار یعنی ملتان اجابت نه شد ، برای تسلیه خاطر او جامه ارسال افتاد - بعده خلیجان زحمت داد که نباشد به خاطر آن فرزند یعنی عماد الدین که عماد سقف زندگانی و اساس عمر جاودانی است ، بیت :

زنده است کسی که در دیارش ماند خلفی به یادگارش

انکسار راه یابد و بزبان حال یا قال گوید که بولادت فرزند نظام الدین محمد که ملاقات او دیده را نور و سینه را سرور است ، جامه نفرستادند - این ترجیح بلا مرجح از کجاست ، و تسویه که میان اولاد نگاه ندارند در مذهب شفقت ناروا است -

مقرر خاطر فرزندى باد که وقت ولادت فرزند نظام الدین این معانی که در وقت ولادت فرزند اکرم الدین سانح شده است نبود ، و نیز زمان ارسال جامه این معنی فراموش گشت ”وما أنسانیہ إلا الشیطان“ بعد تذکر خواسته شد که جامه بدان فرزند فرستاده شود ، از فهم مثل این جامه تفحص کرده آمد - گفت در ملتان گذاشته ام ، انشاء الله تعالی از ملتان فرستاده شود ، خلف تصور ندارد ، چه دیدن مؤمنان اینست که ”المؤمنون عند شروطهم“ -

(هذا باب) عرضه داشتی پیش سریر اعظم بر دست میمون رفع شده است ، روز تحریر مکتوب فرمان اعلی بر وفق التماس در منزل مهم برسید ، و نسخه علم معاش و انتعاش که مستنبط حکماء است ، چنانکه فحوای اخلاق ناصری بدان گواه است ، ارسال افتاده -

یقین واثق و رجای صادقست که چون بیمارگاه بارجای خدایگان سلاطین پناه که ملجاء و ماوای خسروان روزگار و شهریاران کامگار است ، رسیده شود و بشرف تقبیل بساط اعلی مشرف گشته آید و کیفیت ملتان بصدق عرضه افتد ، بر مبنای ”الصدق ینجی“ ملتسم به نجات مقرون خواهد شد -

به اصحاب و احباب این خبر رسانند تا دلها که بدین طرف ملتفت و نگرانست تسکین یابد ، والسلام -



## (۱)

این مکتوب بجانب فرزند عماد الدین مد الله عمره در قلم آمد -

فرزندم عزیز قره عین و عین قره و قوت جسم و جسم قوت ، روح روح و روح روح ، تسکین دل و دل تسکین اعنی عماد الدین عبدالرحمان مد الله عمره و اصلح فی الدارین امره که خدایش برضای خود متمتع گرداند و به نهایت همت این والد رساند ، سلام باو فور تحن مطالعه نماید و مقرر داند که عنان دل بر صوب شفقت فرزندى معطوف و صمیم ضمیر بمحبت بی نهایت او مشغوف و خلوت سرای سینه خسته و مسکن و مقر نائره شوق گشته است ، شعر :

ففى فؤاد المحب نار جوى أحر نار الجحيم ابردها

و جمال صبر و عرصه شکیبائی از درد جدائی چون دل مشتاق تنگ شده ، حق سبحانه و تعالی بکمال فضل نائره شوق را به زلال ملاقات منطفی گرداند ، شعر :

انه يسمع و يحيب ودعوة الملهوف لا يخيب

عرض مکتوب مبنی بر آن که کتابت فرزندى که بر سبیل نمودار ارسال نمود ، رسید ، از روی شفقت ابوت که جبلی و طبیعی است بعین الرضا ”و عین الرضا عن کل عیب کليلة“ دیده شد - تا حد امکان در تحسین خط و تعلم و تلمذ بکوشد چنان که عداد یام تعطیل باکتساب هنر و تحصیل بخواهد - چه تعطیل او بجدی رسیده است و بمثابة ای کشیده که در وصف نیاید ، زیرا که ابنای جنس اهل فضل را درین سن که آن فرزند است شاید که از مبادی و مقدمات تعلم گذشته و حاوی مقامات و مفصل شده و مستعد علم المعانی و البیان و فروع و اصول و معقول گشته و قلم انشاء و اختراع و تصرف و تصنیف و ابداع بر دست باشد ، و بر تلفیق معانی دقیق قادر و بر تملیک فکر و نکته لطیف والی و آمر برده ، نه آن که مکتوب فارسی صرف بحیل بسیار بخواند و اگر مکتوب نیم معرب

برسد در مانند و از قواعد نحویه همین قدر داند که *إن اسم* را نصب کند و خبر را رفع کند و بوقت استعمال در محلی که میان اسم و خبر اعتراض الکلام واقع شود در نیاید - فی الجمله تقصیر گذشته را جز ندامت و حسرت نتیجه نیست ، چون هنوز وقت باقیست باید که تقصیرات گذشته را به کوشش و جهد مقابله کند که تدارك آن جز بیدل مجهود نتواند بود ، چه مردم خوش طبع چون باستنصاء درایستند و به نهایت جهد رسد تواند که به تحصیل و کوشش تعطیل گذشته را منجبر گرداند - پس بدین قضیه همت مردانه کند و نطاق جهد و اجتهاد بر میان بندد و خود را از عار جهل و معرفت بی هنری که از سری و سروری باز دارد ، بیرون آرد و بشرف علم که انسانیت حقیقی بران موقوف است مشرف گرداند ، و به بصر بصیرت نظر را بالاترافکند و به یقین تصور کند که این همه وسائل و ذرائع است و مقصود از فطرت آدمی غرضی دیگر است -

بعد دریافت این علوم از روی خرد واجب است که تأملی بسزا در نفس خود کند که از برای چه آفریده اند و غرض از آفریدن چیست و مرجع بکیست ، تا سر معنی "وما خلقت الجن والانس إلا ليعبدون" معلوم و متیقن گردد و قبای عرفان بر قامت او درست و چست آید و ابواب معرفت بر روی دل او بگشاید و اگر تواند ازین نیز تدرج کند و قدم از عالم جسم و جان بیرون نهد - وقتی<sup>(۱)</sup> قدم در مقام وحدت قرار یابد خود بمقام "حسنات الا" برار سیئات المقربین" برسد و کسوت سادت او به طراز "والسابقون السابقون اولئك هم المقربون" معلوم و مطرز گردد - اللهم حقق لنا هذه المنية وأئدنا هذه البغية" -

و اگر بر حسب تقلید عوام در خاطر گذراند که رسیدن بدین مقام در حیز محال است و امکان و محال ندارد ، این نوع از عقل دور است ، زیرا که طائفه ای که بدین مقام رسیده اند آدمی بوده اند و از ریاضت و قهر نفس و قطع علایق و دفع عوایق به تدریج بذروه این سعادت به عنایت ازلی ارتقاء نموده اند - اگر تو نیز متابعت آن مردان به اعتقاد صافی کنی لعل که بدان سعادت برسی ، زیرا که سگی در راه حق قدم نهاد ، در میان مردان حق جا یافت :

سگ اصحاب کهف روزی چند پی مردان گرفت و مردم شد  
و در کلات پیر هروی آمده است که "تا سگی را بار و سنگی را دیدار  
است، عبدالله را با نومیدی چه کار است":

تو فرشته شوی از جهد کنی روزی چند  
برگ توت است که نشسته است بتدریج اطلس  
اگر همت فرزندی بدین درجه مساعدت بنهاید باری به کوشش میان  
اصحاب یمین جائی یابد، بیت:

بکوش تا به سلامت بمأنی برسی  
که راه سخت مخوفست و منزلی بس دور  
و اگر کسی "والعیاذ بالله" ازین مقام فرود افتاد خسران ابدی او را  
حاصل شود و در زمره اولئک کلاً نعم بل هم اضل، متداخل گردد -

## (۷۲)

این مکتوب بجانب فرزندان عمادالدوله والدين عبدالرحمان  
مد عمره در قلم آمد -

فرزند عزیز قره عین و عین قره، قوت جسم و جسم قوت، روح  
روح و مرهم دل مجروح، عماد الدین عبدالرحمان مد الله عمره و اصلاح  
امر، سلام و تحیت والد مشتاق عین ماهرو مطالعه نماید و مقرر خاطر  
گرداند [که] همه همت و نهمت پدرت بر آن مصروف و مقصور است که  
فرزندان ایشان خردمند و مسعود و میان اقران امثال خود محمود باشند، اگر  
عنایت بی نهایت ربانی و تایید آسمانی مساعدت کند مراد از آئینه مطلوب  
روی نماید و اگر معاذ الله ارادت غالبه و مشیت نافذه ازلی نه بر وفق  
امانی انسانی باشد همگی جهد و اجتهاد مفید و مشر نیاید بلکه "هباء  
منشور"، گردد - شعر:

بجد لا یجد کل بجد و ما جد بلا جد بجد  
فکم عبد یقوم مقام حر و کم حر یقوم مقام عبد

غرض از تقدیم این مقدمات و تشبیه این کلمات آن است که آن فرزند را روشن و مبرهن و معلوم و متیقن است که تا چه حد در تأدیب و تهذیب فرزندی بذل مجهود خود کوشیده شد و در خلا و ملا به لطف و عنف برای اکتساب فضایل تلقین و ارشاد کرده آمد، یحتمل که آن فرزند طریقه سداد و صواب و صلاح و رشاد که خلاصه انسانیت و زبده آدمیت بدان منوط است التزام نماید و در ازاله رذایل و اکتساب فضایل اعتیاد کند، تا میان ابنای روزگار شرف مباحثات و ابهت و افتخار حاصل آید - از آنجا که او بر دنائت و غفلت مقطور و مجبول و دون همتی در دائره طبیعت او مرکوز است، درر غرر آن نصائح به گوش هوش جای نداد، تا بمعرت جهل و عار نادانی موسوم شد، بلکه آنچه ابنای وساط و اوباش می دانند ازان هم عاری و عاطل است، چنان که مکتوب عامیانه متضمن خبر سلامتی عزیزان خانه هم نمی تواند نبشت و کسل او چندان است که از دیگران هم نمی تواند نویساند و بر برادر ملک حاجی دبیر و صوب خانه ملک کبیر نمی فرستد، تا از آنجا بدین والد برسد -

فی الجملة مضی ما مضی، باید که بعد ازین تاریخ مکتوب مشرح و مکیف متضمن خیر و سلامتی ذات مبارک والده و سایر اعزه و مجاری احوال در قلم آرد، و دران کوشد که ایام ماضیه که به تعطیل گذرانیده است بجهد و تحصیل آن را منجبر گرداند و پنبه غفلت و غرور از گوش هوای نفس بیرون کشد، و بقدر قدرت انسانی و طاقت بشری در اکتساب فضل و هنر کوشش واجب بیند و قضیه "کن عصامیاً ولا تک عظامیاً" رعایت نماید بلکه در ذمه همت خود فرض عین و عین فرض داند و اغترار بمجرد نسب که نزدیک ارباب عقل اصلی ندارد، نکند، و درین باب تقبل و اقتداء بقول حکماء و علماء که "العاقل یفتخر بالهمم العالیة لا بالرمم البالیة"، کند و همم عالیه اش آنست که اوقات او مصروف و موقوف بر هوای پرهیزگاری باشد و شیوه دون همتان آنست که افتخار باستخوان های پوسیده بکنند، و این نوع ایشان را در دنیا و آخرت سود

نکند ، کہا قیل :

ليس الفخر بعظام فخرة إنما الفخر بالتقى والأدب

و این معانی مستحسن و منتزع از قرآن مجید و فرقان حمید تواند بود ، کہا  
قال عز من قائل ”فلا أنساب بينهم يومئذ ولا يتساءلون“۔ جای دیگر  
آمده است ”إن اکرمکم عند الله اتقاکم“۔ پس بدین دلائل قاطعه و  
براهین ساطعه معلوم گشت که نسب زاد معاد و عتاد روز تناد نیست و  
خود این معنی مشاهده<sup>(۱)</sup> است که در دنیا نیز شجره انساب مشمر نه ، و  
مصادق این قول خواجه نظامی قدس الله سره العزیز است ، بیت :

آنجا که بزرگ بایدت بود فرزندی من نداردت سود  
چون شیر بخود سپه شکن باش فرزند خصال خویشتن باش  
دانش طلب و هنر بیاسوز تا به نگرند روزت از روز

آنچه از روی شفقت ابوت فراهم آمده تلقین و ارشاد کرده شد ، حق  
سبحانه و تعالی او را گوشی و دلی کرامت کناد که پذیرای این معنی باشد۔  
انشاء الله العزیز عمر فراوان متضمن حصول سعادت دارین باد ، والسلام۔

### (۷۳)

این مکتوب بجانب فرزندان عزیز نور دیده یعنی عماد الدین  
و عمید الدین و کریم الدین طال عمرهم در قلم آمد۔

فرزند عزیز نور حدیقه زندگانی و نور حدیقه شادمانی عماد الدین  
عبدالرحمان که عماد خانه حیات جاوید و بیت المعمور امید است و فرزند  
ارجمند عمید الدین عبدالرحمان و فرزند اعز و اکرم قرة عین و عین قرة ،  
قوت جسم و جسم قوت کریم الدین (مالک کریم به کرم عمیم خود ایشان  
را بسعادت دارین مکرم گرداند) سلام تحیت با وفور آز و نیاز مطالعه نمایند  
و جان پدر بجانب خود مایل دانند و قصه اشتیاق از حدود شرح و کتاب  
مستغنی تصور کنند ، ع :

۱- در اصل : مشاهده۔

این شرح به کاغذ و قلم نتوان داد

غرض از تحریر این سطور آن است که آن فرزندان در خواندن و نماز گزاردن و اکتساب هر چه شرف آدمی بدان باز بسته است ، مبالغت نمایند تا رضای این والد دریافته باشند ، والسلام -

## (۷۷)

این مکتوب بجانب فرزند عمید الدین و فرزند کریم الدین اطال الله بقاءها در قلم آمد -

فرزند اعز اکرم المحب اولاد عمید الدولة والدین و فرزندم اکرم کریم الدولة والدین اطال الله بقاءها و رزقنا بالخیر لقاءها ، تحیات و افره که نفحات مطاوی آن مشام دولت خواهان حضرت معطر و معنبر گرداند ، و تسلیات متوافره که از فوحات اعطاف آن اعطاف مخلصان دین و دولت در هزت آید از مهذب :

سلام یحاکی عرفه و نسیمه نسیم الصبا جاءت بریا لقرنفل

مطالعه نمایند و مقرر دانند که بتاریخ روز پنجشنبه چهارم رجب "رجب الله قدره" که فر روز عید داشت بوقت چاشت حاجی یار اعظم هایون خانجهان ، که مبشر بی نظیر و بشیر بی بدیل است ، نسخهای توقیعات هایون اعلی متضمن فتح و استخلاص ملک لکهنوتی و اطاعت سکندر شاه پسر سلطان شمس الدین و فرستادن اخیال و اموال و تحف پیچد و طرف بیعد که از حصر و احصای آن مهندس عقل و محرر فکر قاصر است ، و مراجعت فرمودن رایات اعلی در کنف عصمت الهی بکام دوستان بر صوب مرکز جلال و مقر اقبال با خدمتیات فراوان و نفائس بی پایان که از سکندر شاه بحضرت جهان پناه در هر منزلی علی التواتر و التوالی می رسید ، رسانید ، تن ضعیف که بسبب بعد حضرت ذبول یافته بود ، به نوید و بشارت مراجعت طراوت و نصارت شباب یافت و هجوم هموم که در جان متمکن بود ،

ازین فرح برفت و جان که در صدد رفتن بود ، در تن باز قرار گرفت -  
 ”الحمد لله الذی اذهب عنا الحزن -“

برین مواهب عظیم و عطایای جسیم که حضرت عزت تعالت آلاؤه و توالست نعاؤه ، خداوند عالم را بخشید ، و فتحی بی قیل و قال و نصرتی بی مخاصمت و جدال روی نمود ، و خدایگان روی زمین را بر عفو و جان بخشی مسلمانان آن اقلیم که بعجز و اضطراب و توبه و استغفار پیش آمده بودند ، موفق گردانید - سجدهات شکر بجا آورده و آیه ”کفی الله المؤمنون القتال“ بر زبان راند و بقدر قدمت نثار کرد ، اگر جان نثار کردم می هم محقر و مختصر بودی ، بیت :

امروز هر نثار که کمتر ز جان بود      فی درخور جلالت آن آستان بود

مقرر فرزندان باد ، چون عزائم صالحه و نیات خالصه حضرت اعلی بر افاضت عدل و احسان و اشاعت فضل و امتنان بود و بر عفو و کم آزاری و غایت خدا ترسی و پرهیزگاری منحصر مقرر است ، هر طرف که اعلام ظفر شعار و رایات نصر و اقبال اقبال می فرماید ، فتح استقبال می نماید ، و منادی غیب ندای ”إنا فتحنا لك فتحاً مبيناً“ گرد رایت می دهد و الویه دولت بطراز آیت ”وینصرك الله نصراً عزيزاً“ مطرز و معلم و کارنامه حضرت به نشانه ”كان حقاً علينا نصر المؤمنين“ نشان و علم می شود - ”الحمد لله على ذلك“ بیت :

هر طرفی که رخ نهد ، کار بکام او رود

آنکه خداهش بر کشد ، هر چه کند نکو رود

باید که آن فرزندان نسخهای هر دو توقیع و احادیث همایون اعلی علی ملائ من الناس بر سر منبر جامع بر خوانند و طبل های شادی بیست و یک روز بنوازانند ، تا این خبر خجسته اثر و مزده ورود برسد ، و جهانیان را مبتهج و مسرور گردانند و بدعای دولت قاهره ”شید الله ارکانها“ بیفزاید ، والسلام -

## (۷۵)

این مکتوب بجانب ملک الامراء فرزندان بهاء الدولة والدين در قلم آمد -

-----

فرزند ستوده خصال ، پسندیده افعال ، مطلع آفتاب معانی ، و بدر کفایت و کاردانی ، مالک ازمه بلاغت ، ماسک اعنه براعت ، عنوان نامه وفا و مروت ، برهان آیه صفا و قتوت ، اعنی خلف الملوك بهاء الدولة والدين ، جامع السیف و القلم ، مجمع اللطف والکرم ، ادام الله بقاءه ورزقنا بالخير لقاءه ، هزاران غرر دعاء و درر ثناء از عین ماهرو که چشم انتظار برای دیدن دیدار فرزندی گشاده و برای اجابت این امنیت دیده رجاء برهگذر ”لا تياسوا من روح الله“ نهاده است ، مطالعه نماید و مقرر خاطر و ضمیر منیر گردانند که تعطش لقاء و آرزومندی محیا و غره بابها و مجاوره روح افزا و دل گشای فرزندی نه بدان آب است که به استمداد اقلام و مدد مداد بر روی آب آید ، پس نطق صبر که ”نطاق الفراق محال لا یطاق“ بر میان جان استوار کرده بر شحنة هجران مقاومت نماید ،  
شعر :

فكيف الصبر عنك وأی صبر لعطشان عن الماء الزلال

بیت :

در هجر تو آب چشم از سر بگذشت

بشنو بشنو که سرگذشتی عجب است

صدمه فراق و آسیب حرمان تن مستمند را رنجور گردانیده و به شرف هلاک رسانیده بود ، ناگاه از عالم لطف ربانی و مساعدت سعود آسمانی قاصد مبارك قدم مکتوب مرغوب و مرقوم محبوب فرزندی که سبب بقای زندگانی و موجب حیات جاودانی بود ، بسان دم عیسوی و نسیم قمیص یوسفی آورد ، بورود آن غمی که در میان جان قرار گرفته بود ، برفت و جان که از تن رفته بود ، باز آمد - شرایط تعظیم و مراسم تکریم نه بر اندازه عظم مکتوب و مبلغ آن بلکه بقدر قدرت بشری و وسع طاقت انسانی



به تقدیم پیوست ، و از مطالعه بدایع لطایف و روایح ظرایف که از ابکار افکار و موالید طبع گوهر نثار فرزندی بود ، جذبه شوق و آرزو مندی که بکمال نیاز مندی رسیده است ، بر جان غلبه کرده ، زبان حال بانثاد این بیت حال خود باز نموده ، بیت :

زندگانی نتوان گفت حیاتی که مراست

زنده آنست که با دوست وصالی دارد

دوای اشتیاق بیش از آنست که صفحات اوراق حامل آن تواند شد ، اما چون در آغاز آفرینش ارواح جانین را کمال اتصال افتاده است و اتحاد طرفین که بوحدت کشیده و به یگانگی انجامیده ، مظهر و برهان و مصدق و ترجمان آنست ، بزیادت شرح و بیان حاجت نیست ، ع :

دل ساکن کوی اوست ، خود شرح دهد

شرح بدین احادیث آن که از ضمن مکاتیب فرزندی چنان معلوم شد که پی راهان فرار نموده و درین دیار و قریات و دیه سکونت بر ایشان باز شده ، مقرر باد که بنده درگاه بوفور مرحام حضرت خدایگانی بانواع اصطناع و اصناف الطاف اختصاص یافت و بدو کثرت به خدمت کسوت خاص و کمر بند سپید و پنجاه هزار تنکه انعام نقد و بیست هزار تنکه بهای صد نفر غلام بنده را مخصوص شد ، و نوید و مواعید مرحام دیگر نه درخور آن که نیاز مند را امکان بیان آن تواند بود ، بعد افاضت نعم جسم و کرم عمیم درین وقت خداوند عالم بنده درگاه را برای استقامت خراج اقطاعات مذکور بهروج و دیه سوئی و پروده و نادوت و لوسادی و انتظام امور این دیار نامزد فرمودند - بعد سر انجام این مصالح انشاء الله تعالی برابر ملک الشرق قوام الملک ضوعف قدره آمده خواهد شد -

اما در کار سامانه بنده درگاه را تعلق نماند ، از قبل بنده درگاه آن فرزند درکار شوق سامانه شروع نکند و اقدام ننماید و کیفیت به بندگی مخدوم اعظم ملک کبیر اعز الله انصاره عرضه دارد و اگر آن فرزند را بحضور فرستند ، هم بدان مصلحت خویش را مشغول دارد ، درین باب از روی شفقت و محبت بوجه نصیحت و بر سبیل ارشاد اعلام رفت -

این نوع نیکو نیست که پیراهان چندگاه فرصت یابند و فساد بنیاد گیرد و بیخ مفسده استحکام پذیرد - در نظام امور انحلال و در مصالح اختلال راه باید و کار به هرج و مرج کشد و مفضی به چیز دیگر باشد، و قلع و استیصال ایشان بدشواری دست دهد، پس اطفای این نائره سبکتر کند - سوار و پیاده شقی جمع گرداند، و اگر برین نمط هم برکنند این فساد مستحیل داند، گشاده پیش مخدوم اعظم ملک کبیر ضاعف الله اقتداره عرضه دارد و استمداد کند، بهر وجه که هست قلع ایشان از فرائض تصور نماید -

(حدیث) از طرف دهلی مکتوب متضمن ذکر خیر فرزندی متواتر می رسد، از مکارم اخلاق و محاسن اعراق فرزندی همین اقتضاء کند، باید که هم برین جمله قاعده شفقت در تیمارداشت این سوخته جان واجب بیند - چنانچه سیم و غله دیه ها بی داغ تهمتی و بی نقصان در خانه برسد، والسلام -

## (۷۶)

این مکتوب بجانب ملک بهاء الدولة و الدین  
نصره الله بطول بقاءه در قلم آمد -

هر دولتی که بکرم عمم خدای کریم نتیجه خلود دهد و هر حشمتی که پای افتخار بر دست ثبات و دوام نهد، [در] عهد [ابد] قرین<sup>(۱)</sup> ذات [ - - - ] نتیجه دودمان کرم منبع لطف و همم اغنی ملک نیکو سرشت ستوده سیرت بهاء الدولة و الدین نصره الله ابو رجاء نائب خاص حاجب که به نسب کریم و حسب جسیم از افاضل و امثال روزگار قصب سبق ربوده و در ابداع معانی دقیق و تلفیق الفاظ رقیق و اظهار اسالیب بلاغت و انشای تراکیب براعت ید بیضاء نموده است، مخصوص بعنایت ربانی باد، بحق من قال "إذا جاء نصر الله والفتح" -

۱- در اصل: عهد قرین ذات

عین ماهرو که دیده ولای او به کحل اتحاد فرزندی مکحول و زبان محبت او بمناقب و شائیل ملکی مشغول است ، بعد تقدیم شرایط موالات و اقامت رسوم مواخات به ایراد درر دعاء و غرر ثناء در مقام نثار محامد قیام می نماید و مقرر ضمیر منیر و خاطر نیر تأثیر می گرداند که اشتیاق مشاهده کریم ابن الکریم نه بدان حد است که بدستیاری بنان در سلک بیان توان کشید یا به اعتضاد قلم دواسپه تا حد میدان کاغذ توان رسید :

قلمی لو کان یدری أَلَمی لبکی من طول شوق قلمی

و چون طینت طرفین به زلال وحدت مخمر است سرائر سینه و مکنون ضمیر بدان فرزند ظاهر و باهر خواهد بود ، بدین موجب از شرح و اطناب قصه شوق که بدایت آن از نهایت سر آمده بود از غایت نهایت عجز بر مبنای ”العجز عن درک الادراک ادراک“ اعراض نموده و بغرض مشغول شد -

متوقع آن که مکتوبات متضمن خیر و سلامتی ذات ملک صفات که سبب سرور جاودانی و محصل آرزو و امانی و عمده مطلوب و زبده مقصود است و دواعی همت و بواعت نهمت بدان مقصور و منحصر ، از راه لطف بتواتر فرستاده دارد تا بمطالعه آن چشم را روشنائی و تن ضعیف را توانائی حاصل آید -

(حدیث) بنده درگاه که آزاد گردانیده حضرت است ، بیست و نهم ماه شوال در خطه ملتان رسیده درکار مشغول شد [و] از دیوان انشاء عرایض متواتر ارسال می کند ، چه از خدمت ملک و ملک زاده نیکو سرشت ملک احمد که باخلاق حمیده شرف ابنای روزگار است و چه از خدمت خواجه شرف الدین برادر زاده ملک منصور متفحص باشد و برای ستدن جواب مذکر حال بود ، چون این محب با خانواده ایشان از دیر باز اخلاص دارد و به اسلاف کبار ایشان سوابق خدمت بوده است و لواحق محبت مکتسب ازین اخلاق کرام بدان انضمام یافته ، و داد طرفین به یگانگی رسیده است ، بر وفق این مقدمات امید داشته می آید که بزرگان و بزرگ زادگان بر مبنای ”محبة الالباء قرابة الاءبناء“ دقیقه [ای] از لطف فرو

نخواهند گذاشت ، و در شنیدن جوابهای عرایض آثار مکارم موروث و مکتسب در حیز ظهور خواهند آورد ، والسلام -

## ( << )

این مکتوب بنام فرزندم بهاء الدولة والدین در قلم آمد -

درج در لطایف و درج غر ظرایف اغنی مکتوب مرغوب و مرقوم محبوب فرزندی که سوادش چون سواد دیده حور و بیاضش روشن تر از قرص خور بود بسوخته نائره اشتیاق و دوخته تیر فراق عین ماهر و که عین دولت خواهی او بنور اخلاص و توتیای هوا خواهی خاندان فرزندی مکتحل و منور و نگین مردم دیده به مردمی مصور است مماثل قمیض یوسفی و معادل دم عیسوی رسید ، نسیم نامه عهر شمیم فرزندی رائحه *إني لأجد ريح يوسف* بمشام جان رسانید و در دیده ای که بحجاب *”واييضت عيناها من الحزن“* محجوب بود خلعت *”فارتد بصيرا“* پیوشانید ، و نهال وجود را که به سموم فراق محترق شده بود ، تازه و سیراب گردانید و تن اقداح راح راحت بی اندازه در کام جان چکانید ، و دیده مهجور و تن مستمند رنجور علامات بینائی و آثار توانائی در خود معاینه کردند و بدین موجب رهین کرم قاصد مبارک قدم شدند :

باد صبا که نزد من آرد پیام دوست اول غلام بادم و آنگه غلام دوست جان دردمند که ازان فرزند دور افتاده بود از غایت فرح و سرور سواد مکتوب فرزندی را در دل دیده و دیده سویدا جا داده ، و بعد اقامت مراسم تکریم و تقدیم شرایط تعظیم زبان بانشاد این ابیات گشاده ، بیت :

آن سحرگه که سلامت بمن آورد رسول  
تازه بنمود هوای دل و امید وصول  
نامه آورد رسول تو ، من از شادی آن  
که سر نامه همی برسم و گه پای رسول

چون بزرگ داشت نامه فرزندی چنانچه واجب بود ، رعایت نیافت ، چه این تعظیم دون مرتبه برین اقدام احبا است در مقام تشویر بقدم اعتذار بایستاد و بزبان قلم بایراد این بیت معذرت کرد ، بیت :

گرامی نامه تو آمده ، بر دیده بنهادم  
چرا دیده نکندیدم ، بجای دیده نهادم؟

و از ضمن مکاتبه فرزندی که زندگانش دراز باد اخبار سلامتی ذات ستوده صفات روشن شد ، بدین موهبت عظیم و عطای جسم حمید موفور و مدح نامحصور من آن خدائی را که سوختگان آفتاب فرقت را بسایه وصلت می رساند ، و دیده فراق دیده احبا را به نور حضور محبوب روشن می گرداند گفته آمد ، و عتابی که درباب نافرستادن سلام و پیام باز داده بود بدیده قبول کرده شد ، و بر کمال محبت و فرط مودت حمل افتاد ، چه صیقل عتاب رنگ زنگ از آئینه وداد بزدايد و عروس لقای اتحاد از آئینه "العتاب صیقل المودة" روی بناید - اما تقصیر و تفریط که در افراط رسیده است بسبب کثرت اشغال محصل اعراض نه و ازین سبب ع :

تقصیر زمن نیست خدا می داند

چون این محب دست در دامن اعتذار زده است ذیل عفو بر وجود جرایم این دوستدار بپوشاند و روی اتحاد و یگانگی ازین جانب نگرداند ، بیت :

سر رشته عمر است این ، آسان مده از دستش  
این رشته چو گم گردد ، دشوار پدید آید

سر رشته بقای فرزندی بسر رشته ابد پیوسته باد - آمین ، والسلام -

(۷۸)

این مکتوب بنام فرید الدولة و الدین فتح الله شب نویس در قلم آمد -

ابواب مکارم الهی و اسباب مراجع نامتناهی از عالم "ما یفتح الله للناس من رحمة" بر ذات ملک صفات که مفتاح ابواب خیرات و مصباح مجامع حسنات است گشاده و آماده باد ، بحق من قال "وفتحت ابوابها" -

خدمتگار عین ماهرو که برای انتظام احوال و انتساق اعمال خداوندی نظر برهگذار نهاده و زبان به فاتحه دعاء و ثنای مولوی گشاده است ، بعد فتح زبان عبودیت مقرر رای مشکل گشای مولوی می گرداند ، اگرچه بنده درگاه از مراسم خدمتگاری و شرایط هواداری بسبب سواخ روزگار ، باضطرار نه باختیار ، اعراض نموده است فاما در موقف مصافات و مقام موالات ثابت و راسخ است ، و دل و جان بسته هوا و ولای جناب مکارم مآب است :

إني لا قسمك الصداق وانني قسماً ، إليك ، مع الصدود ، لا ميل

و عالم السر و الخفیات گواه و آگه است "و کفی بالله شهيدا" که در اوقات خلوت که اجابت دعوات منتظر و متوقع است به قضیه "ادعوا ربکم تضرعاً و خفیة" ، بدعای دولت و اخلاص مخدوم زادگان مشغول می باشد ، حق سبحانه و تعالی بر مقتضای "دعاء الغائب للغائب أسرع إجابة" ، محاب و مستجاب گرداناند - خاطر هایون خداوند عالم را که بحکم "قلوب الملوك و نواصیهم بیدی" ، در قبضه اقتدار آفریدگار است ، بر قرار معهود در گناه بخشی و نشر احسان بدان خداوند مائل و مهربان کناد - "إنه یسمع ویجیب و دعوة الملهوف لا یخیب" ،

با آنکه خدمتگار در اقامت وظایف دعوات صالح مؤفر است ، اما سبب ظاهر تقصیر در معرض خجالت و تشویر است ، بیت -

حسن اگرچه نکرده است در وفا تقصیر

بدین گناه که بی تو همی زید خجلست

از حال بذل عواطف و طلوع صبح لطایف که عبارت از اخلاص مخدوم زادگانست شرف اعلام ارزانو ، فرمایند و تقصیر بنده که به تطویل

انجامیده است بذیل اغراض پیوشند ، و بر جرائد هفوات و عثرات قلم  
عفو کشند ، والسلام -

### (۹)

این مکتوب بجانب ملک مخیر الدین ملک الشرق  
تاج الملة شیجاع الدولة و الدین در قلم آمد -

نامه گرامی آن عنوان نامه نیکنامی که سبب زندگانی است ، بدین  
دوستدار که در سواد لیل و ییاض نهار ذا کر دعاء و ناشر ثناء است  
انمودج "إنی الی الی کتاب کریم" رسیده ، سواد و ییاض این بر سواد  
و ییاض دیده نهاده ، و در تادی اخلاص ندای "إنی لأجد ریح یوسف" ،  
در داده ، جهان فرحت و سرور و بهجت و حبور بحصول انجامیده و شرایط  
تعظیم و مراسم تکریم به تقدیم رسانیده -

چون بر الطاف و اشفاق خداوندی که در مطاوی مکتوب مستور  
بود اطلاع افتاد ، دواعی آرزومندی و بواعث نیازمندی از سر تازه شده  
و جذبات شوق گریبان دل گرفته ، بدان محرض بود که بر نمط باد صبا  
شتابد و سعادت دستبوس در یابد - اما موانع روزگار دامن گیر این ارادت مند  
است ، بیت :

گر بمانیم زنده ، بردوزیم دامنی کز فراق چاک شده است

(هذا باب) بقلم درربار و خامه گوهرنثار شرف اعلام ارزانی  
داشته که از حال برادران و عزیزان پرسان باشد ، و ایشان را بر  
مواظبت خدمت و ملازمت در سرای اعلی ارشاد و تلقین کند و جمع  
و خرج که ارشاد فرموده بر مقتضای حال و وفق مزاج به اتفاق شیخ  
ملک سامه الله تعالی اصلاح کند ، اگر اتفاق افتد برادرم شیخ ملک  
به بندگی نخصت عرضه دارد -

و مقرر ضمیر و معلوم خاطر خطیر مولوی باد که در تنبیه و

ارشاد پیش ازین دقیقه ای مهمل نمی رفت ، خاص درین وقت که اشارت برادری رسیده است تجدید درین باب به اقصای الغایت مبالغت کرده می آید و جهت اصلاح جمع و خرج و رسانیدن بموقف عرض برادر شیخ ملک را دست نمی دهد -

این محب را از جمله مخلصان کامل اخلاص تصور فرمایند و به مصالح ما یلیق اعلام نمایند تا در اتمام آن کمر جد و اجتهاد بر میان جان بندد و خدمت نهد - در مزید مجد و معالی دایم باد ، والسلام -

### (۸۰)

این مکتوب بجانب ملک الشرق نصر الدولة  
و الدین مردان دولت یار در قلم آمد -

تا از ضربت شمشیر بقرار مردان دولت یار که انصار دین هدی و اعوان شریعت مصطفی اند ، حوزه اسلام و بیضه انام برقرار خواهد بود و عروس فتح مبین و نصر عزیز از آئینه تیغ ظفر آئین شهسواران میدان دین که به مزیت فضیلت "فضل الله المجاهدین - - - الایه" ، مخصوص اند ، جال خواهد نمود ، شمشیر ذوالفقار آثار در قبضه اقتدار ملک الشرق والصین ، نصر الدولة و الدین ، قاطع الکفره والمشرکین ، قاصع الفجرة والمتبردین ، ماحی آثار البغی و الطغیان ، منور انوار العدل و الاحسان که از مردان روزگار و یلان آزموده کارگوی سبقت بچوگان ربوده و در آوان شجاعت و زمان بسالت آیات فرزانی مبارزان معارک دلیری و دلاوری نموده ، و شمشیر ذات پاکش در حمایت اهالی اسلام است ، مظفر و منصور و موید و مسرور باد ، بحق من قال "و أنزلنا الحديد فیه بأس شدید" -

عین ماهرو که قوس آز به کشش اشتیاق در قبضه نیاز نهاده ، در کیش اخلاص چون تیر راست ایستاده و تیغ زبانش جهان محامد و مدایح مولوی گشاده ، و صیقل محبت عرفان تیغ اتحاد او را آب و داد



داده ، خطبه خدمت به تیغ تبلیغ می گشاید ، و بران حامل تیغ ظفر که حامی دین پیغمبر است باز می نماید که ضربت خنجر فراق مؤلم تر از ضربت شمشیر آبدار و موجع تر از طعن ثعبان کردار است که ع :

السيف أرفق بي من هجر مولائي

و سوفار تیر هوا جگر دوز تر از هوایی است ، چه هیچ سپر آن را مانع نمی آید و هیچ سلاح در دفع آن مقاومت نمی نماید ، زیرا که دیده از گشاد آن خبر نه دارد تا خود را از پیکان درصیانت آرد ، حق سبحانه و تعالی که ”وما رميت ولا كن الله رمي“، صفت ذات بی نظیر اوست ، جراحات فراق را به مرهم ملاقات مولوی التیام دهد -

غرض عرض بخدمت آنکه بوقت مراجعت از لکهنوق<sup>(۱)</sup> این محب بران خدمت که چون تیر فلک در راستی نشان ، و علم را [ستی ؟] به تجرید مآثر و مفاخر او مفتوح و مختم است ، شده بود و این محب با خود چون تیر راست گرفته که این محقر بدستاری آن خدمت نقد دین خواهد آورد ، چه مال آن ولایت در مشیت تیغ و گره تیر اوست - بیت :

نقد جهان در گره تیر اوست شیر فلک بسته زنجیر اوست

اما بخاصیت فلک گردان این اندیشه راست نیامد و معاذ الله که تقصیر را اضافت بذات او که در دوستی چون ایاز است و در یگانگی بی کم و کاست نسبت کرده آید ، یا نقصیر از کسان این محب و یا مماطلت و مدافعت گماشتگان و کارکنان است ، مضمی ما مضمی اگر بترتیب حکم قاطع فرماید چنانچه این سیم بدست آید ، التیام جراحات مدافعت گماشتگان شده باشد - همیشه خنجر دولت او به تیر و قلم حشمت او مشک ریز باد -

### (۸۱)

این مکتوب بجانب فرید الدولة و الدین شب نویس در قلم آمد -

هر فتح که به مفتاح ”ما يفتح الله للناس من رحمة“، از ابواب

۱- در اصل : از لکهنوق بدان یاران این ، - - -

”وعنده مفاتيح الغيب“، در حیز ظهور آید و هر چهره دولت و کامرانی که از سرادق لطف یزدانی و سراپوده کرم ربانی بوجهی بهتر روی نماید، بایام دولت و اعوام حشمت ملک فتح الله که قلم مشکل گشا و خامه گوهر ربای اوست و<sup>(۱)</sup> در فتح مشکلات و حل معضلات چون عصای موسی ید بیضاء و انگشت تماش، قرین و همشین باد، بحق من قال ”إذا جاء نصر الله والفتح“، -

گشاینده در مخالصت عین ماهرو که از سر اخلاص فاتحه محامد برادری ورد زبان ساخته و انتظام امور دین آن خدمت از مفتاح الابواب خواسته، و جوزا تمثال و قلم مثال کمر خدمت و زبان مدحت بسته و گشاده است و در موقف صدق و مصادقت راست ایستاده، زبان ارسال عبودیت بصد هزار آز و نیاز می گشاید و بر ضمیر منیر و خاطر خطیر باز می نماید که استیلای اندوه و فراق و غلبه اشتیاق لقای کریم مولوی که از نعم جسم است چنان و چندان است که به مفتاح قلم ابواب آن نتوان گشاد و از خوف احتراق سری از اسرار آن در جوف صحیفه ودیعت نتوان نهاد، بیت:

قلم نی است و دل آتش کند زبان قلم  
چگونه شرح دهد از زبانه آتش

معطی جود و نوال که گشاینده در وصل و وصال است، شب دیجور فرقت را به صباح وصلت بدل گرداناد و طرفین را علی احسن الحال در مرکز اجتماع رساناد - ”انه علی ذلک قدیر وبالاجابة جدیر“ -

غرض از استفتاح این صحیفه اخلاص آن که ازان زمان باز که خدمت ملکی در ضهان حضرت صمدیت جلالت قدرته عزیمت فرموده و بر صوب اساود و کهج برپای تمشیت کار خراج توجه نمود، هیچ کیفیت متضمن اخبار سلامتی ذات ملک صفات که خلاصه مقصود و زبده مطلوب این محب است، و انتظام احوال و اتساق اعمال که خاطر خطیر بدان مشغوف و عنان همت و نهمت بصوب آن معطوف است نه فرستاد -

این معنی بر نقصان محبت و کمال بی شفقتی حمل افتاد - ع :  
چه توان کرد جنگ نتوان کرد

اما به تسامع چنان روشن شد که کار استقامت خراج بدستباری و عنایت باری جلالت قدرته بر حسب ارادت خدمت ملکی دست می دهد ، و تحری مرضات بندگی در ضمن مددگاری متمشی می شود - بدین موجب تقویت و اعتضاد ظاهر و باطن افزود ، و فرحت موفور و بهجت نامحصور روی نمود - "الحمد لله علی هذا" - حق سبحانه و تعالی ازان برادر و دیگر بندگان حضرت همایون در جود را وانماید و رجوع به عواید و فواید دین و دولت و ملک و ملت و سبب اداری رضای خداوند عالم خاند الله ملکه باشد -

مقترح آن که چگونگی وفا و کیفیت استقامت خراج از گذشته و زیادت از راه اشفاق و اجمال بر سبیل تفصیل نه اجمال اعلام فرماید ، تا خاطر ملتفت را وثوق تمام حاصل آید و قات مبالغات را که در موالات به سبب عدم التفات جائز دیده است و در مذهب وفا و دین و صفا محظور و دور است ، به ذیل تفقد و اعلام محتجب گرداند و از سر عاطفت غبار آزار که بر عطف اخوت نشسته است بدست یگانگی یفشاند تا قواعد اتحاد استحکام پذیرد و صورت کمال محبت و سمت نقصان نگیرد - ابواب دولت و سعادت گشاده باد ، آمین!

## (۸۲)

این مکتوب بجانب خلف الملوک نصر الدولة  
والدین پسر عادل ملک خاصه نویس در قلم آمد -

تا نظام امور دنیا به حسن تدبیر و اصابت رای اصحاب قلم مربوط و انتظام مصالح دین باقامت ارباب سیف منوط خواهد بود ، و به وسیلت قلم علمای دین دار و تقویت تیغ امرای شرع شعار رونق دین احمدی و

شکوه شریعت مهدی خواهد افزود ، قلم جلالت و تیغ بسالت در کف کفایت و قبضهٔ مقدرت خداوندی و برادر جامع السیف و القلم ، قاطع النظام و النظام ، نصر الدولة و الدین ، ناصر الاسلام والمسلمین خلف الملوک و الامراء ، سلالة الصدور والوزراء ، ”أدام الله تمکینه و جعل النصر قرینه“ تا نهایت ادوار و غایت اطوار باد ، بحق من قال ”ن والقلم وما یسطرون“ -

عین ماهرو که از ضربت شمشیر فرقت خداوندی مجروح مانده است و قلم اخلاص جز بر لوح مصادقت اخوی بر نیامده ، بعد ادای فاتحهٔ محامد آن خدمت که ورد زبان حزین جانست خدمت و دعاء و مدح و ثناء بر زبان قلم رسانیده و مقرر ضمیر صائب تدبیر آن ملجاء اهل تیغ و قلم گردانیده که اشتیاق مشاهدهٔ گرامی و درد فراق آن مجمع اوصاف نیکنامی نه چندان و چنان است که قلم ابکم را امکان بیان آن تواند بود و نه چندان آرزومندم که وصفش بر زبان آید و اگر صد نامه نویسم حکایت بیش‌تر ازان آید - چون قصهٔ شوق از ادارک اقلام و از احاطهٔ افهام و اوهام بیرون است ، عنان تیغ زبان و قلم بیان بر سمت غرض گردانیده شد -

به لوح و قلم و به اسهای اعظم و بخدای کریم ، ”وإنه لقسم لو تعلمون عظیم“ که این محب درگاه استقامت سوار که از اهل سیف و قلم است چون تیر و قلم راست ایستاده و کمر جد و اجتهاد بر میان جان بسته و می خواهد که این کار بر وفق مطلوب مستقیم گرداند(۱) و چون قلم راست ایستاند - اگر قلم تقدیر بر وفق تدبیر این بیچاره رفته باشد که راست آید -

متوقع ازان عطار آسان بلاغت آن که حدیثی که در عطف ابن عریضه بقلم احتیاج تحریر شده است به نظر شفقت باشتیاق تمام منظور فرمایند ، و درباب این محب که از ابنای جنس است ، اعانت نمایند -

اعدای مولوی به تیغ قهرمانی مقتول و مقهور و اولیای خدمت افزا به نصرت آسان مظفر و منصور ، بحق من قال ”وأنزنا الحديد فیه بأس شدید“ ، والسلام -

## (۸۳)

این مکتوب بجانب شرف الامراء نظام الدولة و الدين  
مقطع اجودهن در قلم آمد -

تا نظام امور عالم به انتظام ارباب سيف و اصحاب قلم باز بسته و  
جریان قلم و امضای تیغ برای تمشیت امور درهم پیوسته است امور دین  
و دولت برادر مکرم شرف الامراء والقضاة نظام الدولة و الدين جامع  
السيف و القلم ، مقطع اجودهن ناظم که مناظم شجاعت و کفایت را  
بدستیاری تیغ و قلم در مرکز استقرار جا داده است به تضمن احراز سعادت  
دو جهانی و ادراك بقای جاودانی منتظم باد -

بنده درگاه عین ماهرو که مدحت و محبت با وفور آرزومندی رسانید  
و نمود که خدمتگاران از دارالملک دهلی پیش ازین طلبیده شده اند -  
چون در ملتان وصول شد معلوم گشت که راه از اجودهن تا ملتان از  
سبب فساد کهو کهران مخوف است ، امید داشته می آید که به شجاعت  
و کفایت خداوندی رفع آن شر بوجهی بهتر خواهد شد و کارها به  
نظام و انتظام مقرون خواهد گشت - خاطر بر طرف ایشان متعلق است -  
چون در اجودهن برسند چنانچه لطف مولوی مقتضی باشد ، ایشان را به  
بنده درگاه بر نهجی برسانند که شائبه تردد و اندیشه نه باشد - منت  
فراوان در ذمه کاتب متوجه گردد و عقود دولت منتظم باد -

## (۸۴)

این مکتوب بجانب ملک الامراء نهر الدولة  
و الدين احمد شرف کاتب مشرف در قلم آمد -

تا امت حنفی و ملت حنفی را بذات احمد شرف خواهد بود و

صحایف نهاد اشرف روزگار بلطایف کتابت و کاردانی آراسته خواهد نمود ، ذات حمیده صفات صدر محترم ، خواجه محتشم ، منبع لطف و همم ، احمد شرف که ارباب کتابت و اصحاب دراست را از وجود وافر فضل و جود او افتخار ، و اهل بلاغت و براعت را به عنصر شریف او ابهت و استظهار است به کسوت مجد و معالی آراسته باد ، بحق من قال ”و مبهراً برسول یأتی من بعدی اسمه احمد“ -

عین ماهر و که بواسطه معرفت مولوی پای بر شرف سعادت و دست در شاخ رجاء استوار گردانیده ، و زبان به محامد و مناقب آن مجلس گشاده ، و در موقف اخلاص به قدم اختصاص راست ایستاده ، خدمات و افره و مدحیات متوافره که تبلیغ آن مہمہ بنیان و موالات و مؤکد ارکان مصافات تواند بود تعریض کرده و نمود که چون از لطایف سبحانی و الطاف خفیہ ربانی در ایام سابقہ معرفت خداوندی کہ در مبداء فطرت بسبب اتصال ارواح قرب تمام داشت در حیز ظهور آمده و صبح دولت عرفان مولوی از افق مراد طالع شده ، دیدہ و دل این کہتر را نور و سرور روی نمود و بہ محاورت و مجاورت آن خدمت مشغوف گشته و از عمر ہمین ایام کہ در شرف مصاحبیت و مصاحبیت شرف مصروف شد ، محسوب داشت و بدین نعمت متلذذ می بود تا فلک دوار و چرخ جفا کار بر مقتضای ع :

وای نعیم لا یکدرہ الدھر

عادت و سیرت خود ظاهر گردانید و افتراق جسمانی بوجود اتصال روحانی حاصل شد - شعر :

تباعد ذات البین لیس بضایر إذالم یکن بین القلوب تباعد

اما تن ضعیف و حواس ظاہرہ کہ ازین نعمت محروم مانده اند در قلق و اضطراب ، نائزہ شوق در ضمیر سینه بدین حد در التهاب است کہ ع :

أحر نار الجحیم أبردها

به سورت و فورت آن هیچ آتش نسبتی نہ دارد - با این همه عین رضا بہ رهگذر فضل الہی داشته و اجابت را بر مقتضای ”ادعونی أستجب لکم“

منتظر و مترقب بوده ، تا ملاقات شرفِ دودمان و دودمانِ شرف دست دهد و بر قضیهٔ ”العود احمد“ پای از سنگ نامرادی فراق بیرون آید - ”و کان ذلک علی الله بعزیز“ -

متوقع آن که این محب را در سلک مخلصان خود منسلک دارد و دقیقه‌ای از صرف عنایت و بذل رعایت دربارهٔ این کمتر فرو نه گذارد تا شرف و افتخار و تقویت و استظهار روزگار این کمتر را دریابد - ذات شریف مولوی که بحلیهٔ شعر:

قد شرف الله أرضا أنت ساکنها و شرف الناس إذ سواک إنساناً  
مشرف است از شرف زوال مصون باد -

### (۸۵)

این مکتوب بجانب ملک نظام الدولة والدین احمد عمدة الملک در قلم آمد -

تا غواص قلم کتاب عطارد بنان از بحر مداد به مدد طبع فیاض در انشاء و استنباط خواهد بود و بر طبق صحیفهٔ ابداع صفیحهٔ اختراع در نظر مبصران جواهر زواهر معانی عیان خواهد نمود ، قلم سحر پرداز و خامهٔ عیسوی اعجاز بدست نور دیده و چراغ دودهٔ عمدة المملک احمد مجد خصال که بارث و استحقاق پای بر دست دیوان انشاء نهاده و عطارد بمحمدت او زبان ثنات گشاده است ، جاری باد ، بحق من قال ”نوالقلم و ما یسطرون“ -

عین ماهرو چشم امید برای دوام دولت آن دودمان براه‌گذر فضل الهی نهاده و در موقف اخلاص آن خاندان چون تیر فلک راست ایستاده ، صحایف تبلیغ خدمت به لطایف دولت‌خواهی آراسته گردانید و نمود که فرمان معماری لوهور که دربارهٔ خدمت‌گاری از وفور عواطف و فرط عوارف مرحمت شده است و سواد آن مستقیم گشته در دبیرخانه بر خواجه شرف الدین نظام مانده -

التماس آن که به تاریخ نبشتن و فرستادن فرمان اطلاع دهند ، به منن فراوان مقابل افتد ، در مزید مجد و معالی باد ، والسلام -

## (۸۶)

این مکتوب بجانب حسن الدولة والدین در قلم آمد -

محب وافی و داد و متحد صافی اعتقاد عین ماهرو که رقم اخلاص مولوی بر صحیفه خاطر نگاشته ، تحف خدمات و طرف مدحیات از کمال شوق و آرزومندی که از خاطر مشتاق لقا بر آید و از مطالعة آن بوی وفا آید ، ارسال کرده و نمود که آرزومندی طلعت میمون خداوندی چون اشفاق ذات شریف فراوان و الطاف عنصر لطیف بی پایان است ، و برای دریافت این آرزو به تضرع و زاری از حضرت صمدیت مسألت نموده می آید - علی احسن الحال به عز اجابت مقرون گرداند ” بمنه و کمال کرمه “ -

عقد خدمت مبنی بر آن که در آنچه بنده درگاه از بهروج به حضرت فلک مرتبت رسید و دولت زمین بوس درگاه سپهر جاه حاصل شد ، یک نفر از ملک منتجب الدین سلمه الله میوه ای که خدمت خداوندی فرستاده بود رسانید ، و خود آثار شفقت که ثمر کرم طبعی آن خدمت است متواتر می رسد ، و اشفاق که خدمت خداوندی فرموده است از آیندگان آن طرف و از مکتوبات که از دارالملک دهلی می رسد ، متواتر روشن می شود - از مکارم اخلاق همین نوع متوقع و منتظر باشد -

درین وقت بنده درگاه برای پرداخت مصالح ملتان در خطه مذکور آمده است و بدان مشغول شده و چندانکه از سبب ازدحام مصالح در ارسال مکتوبات باهستگی رفته ، به کرم قلم عفو پر صحیفه تقصیرات محب کشند و قاعده حسن عهد و رعایت عینیت چنانکه معهود ذات ستوده صفات مولوی است ممد داشتن فرمایند و برای اتمام مصالح از پیوستگان این محب که



بخدمت التجا کنند مدد و معاونت برقرار سابق بر ذمه کرم خویش واجب و لازم تصور فرمایند ، والسلام -

### (۸۷)

ابن مکتوب بجانب ملک الشرق بهاء الحق و الدین قادری در قلم آمد -

زندگانی مجلس علیای خداوند ملک ملوک السادات ، جامع المکارم و السعادات ، افضل اولاد مضطفی ، اکمل احفاد مرتضی ، ملک دنیا و عقبی ، خلاصه سر "قل لا أسئلكم علیه أجراً إلا المودة فی القربی" شمس الشرع و الدین "ادام الله دولته فی الدارین" فراوان شاد باد - مشرب معین و ایزد متعال در جمیع احوال ناصر و معین ، بحق النبی و آله اجمعین -

بنده درگاه فیروز شاهی که سلطان خاور به پابوسی این درگاه مباهی است ، اعنی عین ماهر و نائب ملتان که عین رجای او بکحل اخلاص آن مجلس قریر ، و نهال وجود او بزالل مذاکره آن جناب تازه و نظیر است عین عبودیت که کامل العیار است بر عین تبلیغ نهاده ، و بدان اعیان زمان و عین منافع تن و جان روشن گردانید که چون احدوئه جمیل و صیت محاسن علیا که باصبای تیزتگ هم عنان و دبور تیزگام شریک عنان است ، بلکه تیزتر ازان و این نظم در شان آن است :

برید صیت تو در قطع ساحت عالم قبول می نکند و هم را به همراهی و فوحات مکارم موفوره و نفحات مراحم نامحصوره آن جناب ملوک مآب علی التواتر والتوالی مشام خاص و عام را معنبر و معطر می گرداند ، و ذکر اخلاق کریم و اکرام عمیم بارگاه علیا بالغاً ما بلغ به مسامع همگنان می رسد - علی الخصوص طبقه تجار که یگان یگان ثناء گویان بی طمع اند ، همواره ازان جهت بخور ثنای حضرت که غیرت مشک است خروار بخروار درین دیار می آرند و دل و دماغ اهالی این زمین خوش و خوشنود می باشد -

نور ز خورشید نباشد غریب راییه از مشک نباشد عجیب  
بنده درگاه بر قضیه "الاذن تعشق قبل العين" احياناً متعطش آن حضرت که  
مورد زلال افضال و منهل جود و نوال است ، چنان گشته که زمام  
تمالک و خطام تماسک از دست رفته ، اگرچه تن دور است اما بجان و دل  
که خلاصه فطرت انسانی است ، در مقام قرب و حضور ، بیت :

گر ز درت<sup>(۱)</sup> غائب است جسم طبیعت پذیر  
بر در تو حاضر است جان طریقت گزین<sup>(۲)</sup>

و زمان دراز است که سواد مصافات آن مجلس در سویدای دل تمکن یافته ،  
بدین بواعث و دواعی خواسته می شد که درر غرر اخلاص که در  
صندوق دل مکتون و مخزون است بر طبق آرزو نیاز برای اظهار خلوص  
و عبودیت عرض کند ، اما حشمت عالی از جرأت مانع می آید و به زبان  
با خود گفته می شود ، بیت :

فتراک او بلند تر از چتر سنجر است  
دست چو من کسی به ردایش کجا رسد  
اما پاعثه عنایت عنان ارادت و اختیار از دست بر بود ، بضرورت در عرض  
این عریضه بسالت نمود و بر حسب آنکه مصراع :  
خاشاک نیز بر دل دریا کند گذر  
بر خواطر خدم آن مجلس یاد داد تا در زمره خدام مخلص بر قضیه آن که  
مصراع :

در سلک می کشند جواهر و شیشه را  
انسلاک یابد و به شرف تشریف امثالات شریف که فخر اسلاف و شرف  
اخلاف تواند بود ، مشرف گردد . اگر بمساعدت بخت ابن ملتمس به عز  
اجابت پیوندد و این کهتر بخدمت اُلیق مأمور شود بیت :  
ازان طرف نه پذیرد کمال تو نقصان  
وزین طرف شرف روزگار [باد و جهان ؟]<sup>(۳)</sup>

۱- در اصل : از در تو -

۲- در اصل : گزیر -

۳- در اصل : و ازین طرف شرف روزگار باشد -

(۸۸)

این مکتوب بجانب ملک کبیر امیر طغاجی در قلم آمد -

زندگانی امیر کریم و کبیر ، موید و منصور ، مجاهد و مرابط ، مقسط و غازی ، ارجی و عادل و باذل ، امیر طغاجی که اعلای معالیم شریعت و احیای مراسم سنت را چنان شعار و دثار خود ساخته است که داد عدل و انصاف داد ، و نهاد پاک او بر شائیل رضیه بر نمطی مجبول است که بجای جور و اعتساف بنیاد انصاف و انتصاف نهاد :

بنیاد شرع و قاعده دین و رسم داد  
اندر زمان که میر طغاجی نکو نهاد

”ادام الله عدله و إحسانه و ضاعف فضله و امتنانه“ در اشاعت معدلت و اذاعت نصف فراوان شاد باد ، بحق من قال ”إن الله يأمر بالعدل والإحسان“ -

عین ماهر و که دیده رجای او بنور عدل منور باد ، خدمات که منبئی از فرط اتحاد و مشعر بر کمال اعتقاد تواند بود تبلیغ کرد و نمود ، چون ذات ستوده صفات میر خدمت امیر معظم بر جاده عدل که ”عدل ساعة خیر من عبادة ستین سنة“ ثابت و راسخ است ، بر صراط قویم شریعت و منهج مستقیم شرعت چنان مقیم است که در آن دیار که بغی و فساد بود شعار شرایع را چنان شائع و مستفیض گردانیده است که متغلبیان و متغلبان را از اوج ظلم به حضيض مذلت رسانیده - کافه رعایا و عامه برایا در ظل ظلیل رأفت و مظله تربیت و عاطفت مرفه الحال و آسوده و خوشنود اند - الحمد لله الذی هدم قواعد الجور والطغیان و مهد بنیان العدل والإحسان -

باستماع این صیت خوشی و خبر دلکش بنده درگاه متعطش لقای امیر معظم شده ، چه امیری که بدین خصلت موصوف و بدین شاییل معروف بود ، نظر بروی او کردن محض عبادت است و نیز سبب تأکید محبت آن است که خدمت امیر را با خداوند عالم اخلاص تمام است و دیگر وسیلت آن که حق تعالی همسایه نیک بجای همسایه بد روزی داد - ”الحمد لله على هذا النعم و الكرم العظيم“ -

بنا برین سوابق هدیه‌ای که موجب ازدیاد محبت است بقدر قدرت خود، نه بر انداز عظمت آن موقر، فرستاده شد، به لطف قبول فرمایند -  
 ”والسلام علی من اتبع الهدی“ -

### (۸۹)

این مکتوب بجانب ملک الامراء تاج الدین محمد حاجی  
 علم بک خاص در قلم آمد -

تا جود و مروت و احسان و فتوت در جمیع ادیان محمود خواهد  
 بود و اعتدال بر سخاوت ذات کامل حال را زیب و زینت خواهد افزود،  
 بساط ملک ملک صفات قاطع الکفره والمشرکین قاصع الفجرة والمتمردين،  
 سپه کش زمان تاج الدولة والدين علم بک خاص منشأ عطاء و کرم،  
 مبدأ سخا و نعم، در نعمت بی منتها ”وذلك فضل الله يؤتیه من یشاء“  
 باقی باد، بحق من قال ”الذین ینفقون أموالهم فی سبیل الله“ -

محب و متحد و هوا خواه معتقد، عین ماهر و خدمات و افره و  
 مدحیات متواتره رسانید و نمود که فرزند خطیر الدین نوح ”أسعده الله  
 فی الدارین“، با چند سر اسب بجهت فروختن بدان طرف متوجه شده است،  
 منتظر آن که او را به نظر شفقت بینند و در خریدن و فروختن اسپان و  
 اشیاء چنانچه معتاد ذات ستوده صفات است رعایت احبانه به تقدیم رسانند -

چون بر مکارم مولوی و مراحم اخوی وثوق تمام بود زیادت اطناب  
 نرفت - در ازدیاد مجد و معالی تا انتهای ایام و لیالی باقی باد، والسلام -

### (۹۰)

این مکتوب بجانب فخر شادی در قلم آمد -

تا فخر ارباب کیاست و اصحاب درایت به امانت و جود و بخشش و

شرف ابتدای روزگار به کاردانی و دانش مربوط خواهد بود ، ذات شریف و عنصر لطیف خداوند و برادر ، فیخر اشراف زمان ، فهرست جریده جود و احسان ، فیخر الدولة والدین ادام الله مفاخره ، به کسوت مجد و معالی و خلعت<sup>(۱)</sup> فضل لایزالی مشرف و مکرم باد - ”بحقی محمد واله الائمه“

عبدالله محمد شرف المدعو به عین ماهرو که شرف افتخار به دولت خواهی صدری دارد ، خدمات وافره و مدحات فاخره تبلیغ کرده و نمود که چون کار اتحاد بوحدت کشیده و پایه محبت بشرف یگانگی رسیده است اگر در ذکر شوق که عرصه بیان او بی پایان است شروع شود ، و در شرح آرزومندی که عالم نیازمندی را فرا گرفته است مشغول شود ، نزدیک ارباب بصیرت مستحسن نمی نماید و از تقریر آن بوی بجانیت آید - چه این نوع شائبه تکلف و ریاء دارد و دست فرسوده اهل روزگار از یار و اغیار شده است زیرا که هر اهل و نا اهل ، موافق و متناقض ، همین اسلوب در صدر مکاتبات رعایت می کند - بحمد الله تعالی کتاب موالات این مخلص از بن علامات مبرا است و بحلیه صفا و مصافات محلی و برهان دعوی اخلاص و مصداق معنی اختصاص این دوستدار و صدق مقال ضمیر منیر خداوندی گواه حال است - هم از باطن مبارک تفحص فرماید و بغور این بیت برسد ، بیت :

شرح الهوی ما أدر کته کتابتی فالقلب عندک ما سألت تقرر

بحکم ضرورت از قضیه فراق و شرح بیان اشتیاق اعراض کرده و شمه ای از اغراض و مجاری احوال بر بنان قلم باز نمود ، و آن اینست که در مجلس اعلی لا زال عالماً ذکر جدکاری و کفایت خداوندی بخیر بود که دران محل نه بتدر قدرت و مکنت خداوندی ، این دوستدار بتقدیم رسانید - بر کیاست و جدکاری خدمت صدری وثوق و اعتقاد تمام شده است - باید که در پرداخت مصالح بر وفق مزاج و احکام برآمده درکار خدایگانی رسوم جد و اجتهاد بجای آرد و وظایف شکر و تمهید قواعد مصالح و کارگزاری مرعی دارد تا مستوجب مزیت نعم و مزید کرم گردد ، والسلام -

## (۹۱)

این مکتوب بجانب مسند عالی اعظم هایون خواجه جهان  
دام عالیاً در قلم آمد -

بنده درگاه اغنی عین ماهرو که چشم مسألت او به نور اجابت  
مولوی که عالم از وجود او در عین ضیاء و جهان از طلعت او به اہمیت  
و بہاست منور ، و عواطف موفور و عوارف نامحصور درباره او ثابت و  
مقرر است ، عین عبودیت بر مقام طاعت می ساید ، و بر ضمیر منیر و خاطر  
نیر تأثیر خداوند باز می نماید کہ مبلغ پنجاه ہزار تنکہ انعام کہ بواسطہ  
الطاف و اکرام صدری بنده درگاه را فرمان شدہ بود ، بر وقت گذرانیدن  
کیفیت بیست و پنج ہزار تنکہ ازان جملہ در دارالملک دہلی تعیین شدہ  
و پروانہ موشح بامضای مسند عالی اعظم هایون خواجه جهان دام عالیاً  
اصدار یافتہ -

چون ہمہ از آثار رحم و نتیجہ کرم خداوندی است ایراد مثل  
”ہذا من برکۃ البرکات“ ملایم و مناسب نمود و خدمت گار را استظہار  
و اعتضاد بمحصل پیوست و بہ یقین تصور کردہ کہ بر قضیہ ”اتمام  
المعروف خیر من ابتدائہ“ از مساعی آن ذات خیر این مبلغ نقد ملتان بہ  
بنده درگاه خواہد رسید و ذمہ بنده درگاه را تا انتہای بقا مرہون  
کرم و ممنون نعم خواہد گردانید ، صحایف بحد و کرم و صفایح لطف و  
نعم مولوی بہ رقم خلود و دوام مرقوم باد -

## (۹۲)

این مکتوب بجانب امیر الامراء ملک فخرالدین در قلم آمد -

تا فخر ارباب تیغ و قلم در خواطر مقرر ، و شرف اصحاب علم و علم

بر صحایف ضحائر مصور است ، جراید مفاخر و دفاتر مآثر آن فخر صدور و اشراف ، منبع جود و الطاف ، اعنی فخر الدولة و الدین ، صاحب المجد و المعالی ادامہ الله تعالی ، به امضای بقای جاودانی و رقم دوام کامرانی موشع و آراسته و مرقوم و اعدای دین و دولت مقهور و معدوم باد ، بحق من قال ”ن والقلم وما یسطرون“ -

محرر رسایل اخلاص و مقرر مقالات اختصاص عین ماهر و که به دولت خواهی آن ذات مکرم و عنصر معظم مفتخر و مباهی و در مقام مخالفت چون قلم راست ایستاده و زبان تیغ مثال به نشر محامد و مدایج مولوی گشاده ، فتح زبان قلم خدمت مقرر رای ثاقب و رویت صائب کرده و نمود که دولت خواه را بوجود آن خدمت استظهار و اعتضاد کلی است و جمالی اصحاب و احباب قدیم از دولت صدری که هر روز بر ترقی باد ، بهره مند و محفوظ آمدند ، تا به سوابق اخلاص و لواحق یگانگی چرا باشد که دولت خواه به حسن عنایت و وفور رعایت مخصوص نباشد ، بیت :

بر جمله بیارید سحاب کرمت باران ببود بر ره و بر ما نه چکد؟

(۹۳)

ابن مکتوب بجانب برادر فخر الدولة والدین در قلم آمد -

هر دولت که خاتمه آن بخیر مقرون شود و هر سعادت که از آسیب شقاوت مصون بود ، قرین ایام و رفیق اعوام ذات ملک صفات برادرم صدرا لاکابر والاء ماجد ذوالمناقب والمحامد فخر الدولة والدین مفخر الاشراف و مجمع الالطاف ”ادام الله مفاخره“ باد ، و آفریدگار در کل احوال یار و نگاهدار -

محب وافر و داد و متحد متواتر اتحاد عین ماهر و که محامد برادری ورد زبان و رقم اخلاص بر لوح جان دارد ، خدمت و اخلاص با وفور

اشتیاق برسانید و مقرر ضمير و خاطر خطير صدری گردانید که اشتیاق  
لقای برادری چون اشفاق و مکارم اخلاق آن خدمت از همه حدها افزون  
و از دریافت تحریر و تقریر بیرون است - چون ایام فراق آن خدمت طول  
و عرض تمام دارد ، یک روزه جدائی را بغایت صعب می پندارد ، بیت :

یک روز بی تو مارا صد سال می نماید  
زینجا قیاس می کن باخود حساب سالی

حق سبحانه و تعالی اسباب ملاقات برادری در ضمن خیریت جانبین  
مهیّا گرداند - ”وهو ولی الاجابة“ والسلام -

### (۹۲)

این مکتوب بجانب خواجه نظام الدوله والدین در قلم آمد -

تا نظام امور عالم به اقلام اصحاب حساب و ارباب الباب وابسته و التیام  
مصالح بنی آدم باعتضاد خداوندان شمشیر و قلم بهم پیوسته خواهد بود ،  
امور عزت برادری خواجه نظام الدین ”نظم الله عقد دولته“ در غایت  
نظام و نهایت انتظام باد ، بحق من قال ”علم بالقلم“ -

ناظم نظم دعاء و ثناء عین ماهرو که دور درس اخلاص منظوم محامد  
برادری تکرار کرده درر منوره خدمت ایثار کرده و نمود که احوال  
بکرم الله تعالی منتظم و مناظم امور حسب ارادت مشکور -

عقد صحیفه مبنی بر این که سیزده موضع دیه آبادان برای انتظام  
معاش مخدرات و افرعصمت اعنی بنات ملک الشرق والوزراء قوام الملک  
”اعز الله انصاره“ که نظام امور ملک و ملت و قوام مصالح دین و  
دولت به دعوات ایشان در ازدیاد و اعتضاد باد ، تعیین شده - درین باب  
فرمان همایون اعلی اصدار یافته است ، بر وفق اطلاع آن مسند عالی  
اعظم همایون خواجه جهان صحیفه ارسال نمود - این دیهای آبادان به سید  
تبریزی که قاصد برای انتظام است ، آباد باد -



## (۹۵)

این مکتوب بجانب برادر عزیز معزالدولة والدین در قلم آمد -

عزیز بی زوال و معز لم یزل و لایزال عزت را بذات وافر وجود صدر  
عالی قدر معزالدولة والدین که عرض شریفش بکسوت اعزاز معلم و  
عنصر لطیفش به طراز دیانت مطرز است مظهر شریعت دارد ، بحق من قال  
”ولله العزة ولرسوله“ -

عین ماهرو که عمر عزیز را بدولت خواهی و اخلاص مجلس صدری  
معزی الیه گذرانیده است مقام عبودیت به نیت عزت می بوسد و بازمی  
نماید ازان روز که این محب از عز مشاهده ذات عزیز الوجود صدری  
در روم مانده روز بخونخواری و شب به بیداری می گذراند و به تأسف تمام  
می گوید ، ع :

دریغ عمر عزیزم که رایگان بگذشت

و از حضرت عزیز بصد خواری و زاری زمان ماضی که بمجاوره و  
بجاوره خدمت مولوی گذشته است مسألت می نماید به عز اجابت مقرون  
باد ، ”وما ذلک علی الله بعزیز“ -

غرض آن که اخبار اعزه شهر ”اعزهم الله فی اندارین“ متواتر نمی  
رسد ، بدین سبب و موجب عمر عزیز ناخوش می گذرد - اگرچه از  
قبضه اقتدار ”ذلک تقدیر العزیز العلیم“ بیرون ، اما ضعف بنیت بشریت  
تن ضعیف را در ورطه عز و شقاق می دارد ، و قطرات حسرات برخساره  
ندامت و خسار می بارد ، بیت :

جزای آن که نه گفتیم شکر روز وصال

شب فراق نه خفتیم ز انتقام خیال

متوقع ازان عزیز کرده خدای عزیز که به جاه و عزت خود و بجان  
ملک عز الدین مکتوبات اعزه کاتب از کهنتر زاده خود بستاند ، و در

و در مطاوی مکتوبات خود ارسال نماید ، و این معنی سبب ازدیاد عز دارین تصور فرماید - صحیفه بقاء و صحیفه مجد و ثنای مولوی به رقم خلود مرقوم باد ، آمین !

## (۹۶)

این مکتوب بجانب شمس الدوله والدین خواجه مجد تاج در قلم آمد -

-----

تا روی روز عالم افروز از انوار خور است ، و انسان عین و عین انسان را درخور است ، شمس شایل و بدر فضائل آن شمس آسان بلاغت و بدر سپهر براعت اعنی شمس الدوله والدین مجد که تاج هامة معانی و عین بوستان سخن دانی است ، از مطالع بقای جاودانی و مشارق کامرانی طالع و لامع باد ، بحق ”وجعل الشمس ضياء“ -

ملحوظ عین و داد عین ماهرو که در آرزوی دیدار آن عین اعیان زمان همه چشم شده است و خیال جال بی مثال آن مردم دیده مردمی را در مردمک دیده بجای سواد عین جا داده و دل و زبان بهوا و ثنای اخوی بسته و گشاده است ، تحف تحیات که اشراق آن حدیقه محبت را روشن گرداند و طرف تسلیات که نسیم آن بوی محبوب به محب رساند ، از حدیقه نظم :

سلامی کروض الجذب جادله الصبا سلامی کخذ الورد جمله الندی رسانید ، و مقرر ضمیر نور بوستان فصاحت گردانید که مفاوضه روح آسا و مکتبه روح افزای برادری که عنوان نامه زندگانی و دیباچه کتاب شادمانیست بدین متعطش برسید - بورود آن ورد دل که از سموم فراق ذبول یافته [بود] از سر نصارت یافت و بدیدن آن چشم حیات را روشنائی و جسم بقا را توانائی و زبان فرح و سرور را گویائی نمود ، بیت :

فقلت له أهلا وسهلا ومرحبا بخیر کتاب جاء من خیر كاتب

و هر که از اعیان افاضل و افاضل اعیان در مطالع و مقاطع آن به عین امعان و ایقان دید ، انگشت تعجب و حیرت بدنندان حسرت گزید و گفت ، لله در کتاب ، لله در کتاب :

ورد الكتاب من الجيب إلى الجيب جاء الدواء إلى المريض من الطبيب

و از مطاوی آن اخبار سلامتی ذات ستوده صفات برادری و عنصر لطیف سر خداوندی و برادر تاج الدین که سرآمده اتقیای روزگار و خلاصه جهایر احرار است روشن شد - حمد موفور و مدح نامحصور مر مالک الملک را تعالی و تقدس گفته آمد - از مطالعه نامه میمون برادری که سراسر لطف و لطایف بود ، دوی آرزومندی و بواعث نیازمندی بر خطه وجود چنان والی و مستولی شد که تن را طاقت صبر و شکیبائی نماند ، و خواست تا چون صبا بشتابد و سعادت ملاقات اخوی که رأس المقاصد والامانیست ، بلکه معادل حیات جاودانی است ، دریابد - اما عوایق و علایق که بخدمت پوشیده نیست ، عنان عزیمت از دست ارادت بستاند - چون در قضاء و قدر طینت وجود طرفین در قالب اتحاد ریخته اند و راح ارواح جانبین در اقداح وحدت آمیخته ، اگر در شرح اشتیاق شروع رود جام جهان نمای "أنا من أهوى ومن أهوى أنا" بشائبه تکلف تغیر پذیرد و آئینه مصفا "نحن روحان حللنا بدننا" رنگ زنگ تعسف گیرد ، بنا برین جاذبه کمال شوق مهر سکوت بر زبان باز نهاده و بایراد و انشاد این مصراع شرح خود داده :

با وجودت ز من آواز نیاید که منم

چشم داشت آن که درین مسطور بنظر "وعین الرضا عن کل عیب کليلة" نگرد و اگر بر خطائی عبور افتد به لطف و لطافت خورده نگیرد و بسلامی و پیامی که سبب بقای تن مهجور تواند بود یاد دارد ، بیت :

لولا التکاتب لن اقاتر رملة ما عاش مفترقان حتی یجمعان

اسباب اجتماع طرفین محبت مهیا باد -

## (۹۷)

این مکتوب بجانب کارکنان اچه در قلم آمد -

کارکنان معامله اچه دام تائیدهم بدانید ، چون مالک الملک تقدس خلعت شفقت و مرحمت در تن خداوندی عالم ”خلد الله ملکه“ پوشانیده ، و بر جهانیان قادر و مالک گردانیده ، و بر افاضت عدل و احسان و اشاعت فضل و امتنان توفیق ارزانی داشته و رقم ”الشفقة علی خلق الله“ بر صحیفه ضحیر مبارک بقلم ”سبقت رحمی علی غضبی“ نگاشته ، از نتایج و ثمرات این مقدمات چندان رحمت غریزی و کرم طبیعی در ذات هایون خدایگان زمین و زمان ، خسرو سکندر تمکین ، سلیمان مکان مرکب است که به شرح احتیاج نیست ، ع :

بماهتاب چه حاجت شب تجلی را

غرض این کلمات آن که بتاریخ چهارم ماه رجب ، رجب قدره ، روز پنجشنبه نسخه تویعات هایون اعلی بر خان جهان متضمن فتح لکهنوقی و نصره اولیای دین و دولت رسید - در مطاوی آن مندرج بود که چون حضرت خدایگان بنوید فتح آسانی قصد حصار آکداله فرمود ، لشکر جرار بعدد مور و مار محیط این حصار شده و هم در روز اول که اجازت جنگ نبود دهکران و بازاریان و نظارگیان که پیش افواج و لشکر منصور به تماشا رفته بودند ، پنج هزار نفر مرد بنگلی را به زخم تیر و هم رفتار و تیغ آتش شرار مجروح کردند و پانصد نفر بر جا کشته شدند - دیگران میان حصار قرار نمودند و بردن جان را بهزیمت غنیمت شمردند - فی الجمله سکندر شاه پسر سلطان شمس الدین و خانان و ملوک و امراء و سایر سکنه لکهنوقی به عجز و اضطراب پیش آمدند و خلعت جان بخشی که از خودی و خودداوی نتواند بود ”والجود بالنفس اقصى غاية الجود“ التماس نمودند - حضرت خدایگانی که بر محض مهربانی مفضل و مجبول است ، عجز سکندر شاه ، ازین سبب که سلطان شمس الدین پدر او را به

شرف مواخات مشرف گردانیده بودند و عجز جملگی خلق ازین جهت که دماء و فروج ایشان محفوظ و مصون ماند ، و این نام نیک ابدالآباد باقی باشد ، قبول فرمودند ، و جان بخشی مخصوص گردانیدند . سکندر شاه پیلان کوه پیکر و خجسته منظر که نادره زمان و عجب به عصر و اوان بودند با تحف موفوره و طرف نامحصوره و خدمتی بدرگه عالم پناه چندان فرستاد که مهندس عقل و محرر فکر از احصای آن قاصر ماند ، چنانچه در نسخ توقیعات و نسخ احادیث هابیون اعلیٰ مبین و مقرر است ، از مضامین آن روشن خواهد گردید .

اعلام رفت تا این فتح نامه شگرف "علی ملأ من الناس" بر خوانند و طبل های شادیانه بیست و یک روز بنوازند و این عطایای هئیه و مواهب سنیه را به شکر پیش آیند تا بر حکم "الشاکر يستحق المزیه" مستوجب مزید معالی گردند ، الله وحده .

### (۹۸)

این مکتوب بجانب شهاب در قلم آمد .

شهاب رو بتافت ، چابک سخن که نه مرد است نه زن ، بیت :

نه در حساب زن آمد نه در طویانه مرد

اگرچه هر دو صفت حاصل است خنثی را

ندا نداد بکثرت لاف و قوت گزاف که 'در کارخانه خدمتی دست شره از برای محض طمع خود دراز کرد' آخر چه کرد چابکی و دل کشی ، پای مردی و دست کشی ، که درین کار می نمود و ساخت هوا را به ذراع مجال گرگ می پیمود ، درین کارزار ، بیت :

جولان گری سمندت این بود انداختن کمندت این بود

زهی رواج کار و زهی گرمی بازار ، ناپخته سوخت . مگر دیگ

چوبین بود که بر آتش هوس نهادی و یا سودای خام بود که بد دماغ خود جای دادی - مرد ناتمام ، نه پخته نه خام ، این قدر ندانستی که درکار امیران این از رسوائی بیرون نیست - در محل باز پرس نزدیک و خویش و بیگانه یکی است - اگر بمکاره در آئی که ” ندانستم “ از چونتو مرغی زیرک باور دارد ؟ و اگر بمعذرت گرائی که ” دنبال غرض خود بودم “ همه کس راست پندارد - چه نظر مردانه در جستجوی امر که سرقه تقریر داشت پابند بودی و عنان تمالک ازین دست قلم سحبان شیم به عنان گیری بر بودی ، شاهد این مثال و برهان این اقوال همین بیت ، ماجرای ترا چه داد می تواند بود :

مرغ زیرک که می رمید از قید با همه زیرکی بدام افتاد  
تا آنکه ترا برآی برگزیدند و بجهت غرض درکار کشیدند ، مگر این کار  
از تو نیاید ، بیت :

بلبل تو نه ای کز تو نواها شنوند  
آخر تو چه مرغی و ترا پا چه خورند ؟

حاصل کلمات و نتیجه ملاقات آن که استفتاهای و خط وثیقت که بدیوان داده خارج ، سی و هفت پارچه به هارون برد که باوردها برسانیده و به میران تسلیم نموده ، و او به هارون بر حکم میران به طلب می آمد و چیزی و رسال علیحده است ، چنانچه تذکره مفصل ارسال افتد ، برین نوع که غضبات مودی می دهد ، این کار تو چگونه مقرر خواهد ماند ، ای شهاب کار خود به نکوهش برده بودی ، اما چه توان کرد راستی درکار نفرمودی ، و بر بساط امانت کم باختی ، و برای غرض خود باهمه در ساختی ، هیهات هیهات ، بیت :

برده بودی و دولت آمده بود چون تو کم باختی کسی چه کند  
رسم و آئین من همه راستی و شیوه و هنر تو همه خلاف ، و راه  
راست نشنایی ، بیت :

راستی خویش نهان کس نه کرد بر سخن راست زیان کس نه کرد

گر سخن راست بود جمله در تلخ بود تلخ که "الحق مر"  
گر بسخن راستی آری بجای ناصر گفتار تو باشد خدای

فی الجملة آنچه بر حکم میران بر تو جامه‌های سلطانی و جامه اینجانب  
که هم از روی معنی حکم جامه سلطانی دارد و برای کار پادشاه  
جهانیان صرف می شود باقی می ماند ، به تعجیل مرتب کنانند و متعاقب  
بفرستد ، در شفقت و تربیت بر تو و مانند ، و الا خود را زیان کرده  
باشد ، زیادت اطناب نرفت ، والسلام -

### (۹۹)

این پروانه هالکان در قلم آمد -

مقدمان هالکان که خدا شاهد اطاعت اولی الامر را بایشان روی  
گرداناد و سر معنی "اطيعوا الرسول واولی الامر منکم" بگوش هوش  
شان رساناد ، بدانید [که] جام جونا که مالک الملک او را بر جاده  
رشاد دارد و از بیداء نقض موثیق به صحرای بقای عهود آرد و بحلیه  
اطاعت و فرمان برادری و زیور مطواعت و خراج گزاری زیب و زینت  
دهد و بانبنیه که خسار را شعار و ادبار را دثار خود ساخته است ،  
و در نقض عهد خود که در جمیع ادیان محرم است ، اقدام نموده ، و از  
حدیث نبوی "ما نقض قوم ن العهد إلا و سلط الله علیهم عدوهم" غافل  
بود - شیخ الاسلام قدوة الانام صدر الحق والشرع والدین که صدر  
صفه شریعت و رکن کعبه فتوت است ، و سید جلال الدین بخاری را که  
اخلاق او معجزه باقی حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم است در میان  
آورده بودند و چنان عرضداشت محمول کردند که ولایتی که در تصرف  
داریم همه وقت در وجه چشم‌ها و خدمت‌ها درین دیار بمصرف می رسد ،  
و بخزانة موفور چیزی واصل نمی شود - اکنون ما بندگان رعایا فرمان  
برادریم و از راه معنی لشکر اسلام هستیم - هر چه درین حدود این لشکر

میکرد ، بکنیم تا گجرات و سکهر هر جا که بمعنی فرمان رسد اطاعت بنمائیم و پنجاه سر اسب که قیمت آن یک تنکه باشد به بارگاه برسانیم ، هم غرض لشکر و هم غرض خزانه حاصل باشد - چون شیخ الاسلام و سید جلال الدین مخصوص اند ، بر مبنای حسن ظن کلمات مموه ایشان را راست پنداشتند ، و ایشان را مسلمان انگاشته - خداوند عالم بکرم عمیم عرضداشت ایشان را به عز اجابت مقرون گردانید و به امن و امان اختصاص داد -

ایشان یعنی بعضی مقدمان تهته هم در مبدء کار به سیه کاری و نقض عهد بر مبنای ”اوله اکدر“ دزدی پیش نهادند و اسپان که قبول کرده بودند نه فرستادند و در سلک ”الذین ینقضون عهد الله من بعد میثاقه و یقطعون ما أمر الله به أن یوصل و یفسدون فی الارض اولئک هم الغاسرون“ منسلک شدند ، بسبب این نقض عهد بر بندگان دولت واجب بود از مکافات بر ایشان رسانند - و چنان تدارک کنند که انتباه و اعتبار حاصل آید و از تیغ آتش بار دمار از نهاد آن خاکساران بر آرند ، و چون ایشان خون بر خاک خواری به بینند باد فحوت که در دماغ ایشان جا گرفته است بضر و طعن برون آید ، اما چون جماعت مسلمانان از صغار و کبار و عیبد و احرار که در این سر با این مخالفان نه بردند و بحکم عجز میان ایشان مانده اند و حکم ”والمستضعفین من الرجال و النساء و الولدان الذین یقولون ربنا اخرجنا من هذه القرية الظالم أهلها“ گرفته اند بنا برین بمحاربه و مقاتله و استیصال آن دیار حکم نه شد - نباید به مسلمانان که بعجز مانده اند مضرت رسد - سبب حلم و اغضاء و مدار ابقا بر این طبقه اشرار این بوده است - این کوتاه نظران را بر تزویر جرأت و جسارت زیادت شد - و بانهنیه در دار اسلام ما با لشکر مغل به غارت و تاراج در آمد و نفوس و اموال مسلمانان تلف و هدر کرد و من حیث الشرع در سلک قطاع طریق منسلک و نشانه تیر ”انما جزاؤ الذین یحاربون الله و رسوله و یسعون فی الارض فساداً أن یقتلوا أو یصلبوا أو تقطع أیدیهم و أرجلهم من خلاف أو ینفوا من الارض“ گشت و عاقبت این نیز و دیگر بی عاقبتان به قتل خواهند رسید - چه خلاف بر کلام



محید و فرقان حمید "لا یأتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه تنزیل من حکیم حمید" تصور نه دارد - و سنت الهی برین است که هر شری که از کسی واقع و ساخت می شود درو امهال باشد نه اهل - کما قال عز من قائل "وَأُمْلِ لَهُمْ إِنْ کِیدَی مَتِینَ" اکنون حمیت اسلام برین باعث است که اطفای این نائره فساد به تیغ آبدار کرده و بالشکر های اسلام در قلع آن مدایر بی تدبیر ، ناقض عهد ، قطاع طریق "متوکلا علی الله و معتصما بحبل عنایتہ" کمر جهاد بسته شود -

شما که هالکانید اگر به توبه گرائید و به استغفار و اعتذار آئید و با مسلمانان دیگر به امن و امان اختصاص یابید و از نهب و تاراج ایمن باشید و اگر از سر غفلت و ادبار این کلمات موعظت را به سمع انقیاد و امتثال نشنوید و بر موجب این پروانه نه روید ، چون لشکر اسلام به قهر و غلبه شمشیر انتقام کشیده در آید و بقتال و محاربت مشغول شود در آن محل میان بری و جانی فرق ممکن نباشد و از تیغ امان نیابد ، خون شما ریخته شود و زن و بچه شما اسیر و دستگیر گردد و بر مسلمانان بدی رود که نه لایق حال مسلمانان است - از راه شفقت اسلام شما را اعلام ارزانی داشته شد ، اگر پیش از وقت سعادت توفیق رفیق حال شما گردد ، حکم شما و حکم مسلمانان مطیع یکی باشد و نفوس مصون و اموال معصوم مانند "إِنْ احْسَنْتُمْ احْسَنْتُمْ لَأَنْفُسِكُمْ وَإِنْ أَسَأْتُمْ فَلَهَا" و اگر در زمان قتال بر زبان عجز و ابتهال پیش آرید و خواهید که در حضرت اسلام تحصن جوئید چون طعن و تیغ در میان باشد اهل لشکر این معنی قبول نه کنند و بر مقتضای شعر:

یذکرنی حمیم و الرمح شاجر فهلا تلا حمیم قبل التقدم

بزان تیغ جواب گوید - و اگر گوئید که کار از میان ایشان بیرون آمدن سبب عجز ممکن نبود ، چون لشکر ها برای قلع آن مدایر در سیوستان رسد و مقدار تهته مغلوب گردد شما به لشکر اسلام پیوندید - برین اعلام که از روی شفقت اسلام کرده شد خارج عهد شدیم - هر چه صلاح دنیا و عقبی خود می دانید بکنید - "والسلام علی من اتبع الهدی" -

## (۱۰۰)

این مکتوب بجانب سید السادات منبع السعادات کبیر الحق  
و الدین ادام الله سعادتہ تحریر شد -

هر رحمت که به نزول آن صورت صحت کامل از سراپردۀ لطف  
الهی جلال نماید ، و هر خیر و برکت که بورود آن شفای عاجل در حیز  
ظهور آید ، قرین ذات ملک صفات ملک السادات منبع الکرامات ، کبیر  
الحق والدین افضل اولاد سید المرسلین و اکمل احفاد امام المتقین ”ادام  
الله سیادتہ فی الصبحۃ الابدیة“ باد ، بحق من قال ”وننزل من القرآن  
ما هو شفاء و رحمة للمؤمنین“ -

بندۀ خاندان رسالت و خادم دودمان جلالت عین ماهرو که سورۀ  
فاتحه به اخلاص تمام برای صحت ذات آن اکرم ورد زبان و حرز جان  
ساخته ، فوحت تسلیات عنبر نسیم و نفحات تحیات عنبر شمیم به آن گبین  
بوستان نبوی و سرو حدیقه مصطفوی رسانید و نمود که خلف السعاده  
شمس الدین عبد القاهر رسید و از خدمت ایشان روشن شد که هانا بذات  
شریف و عنصر لطیف عارضه راه یافته ، بدین موجب انکسار بظاهر و  
باطن این کهنتر روی نمود و زبان دعا برای صحت ذات که مشتمل بر  
سلامتی جهانیا نیست ”ولو سلمت فکل الناس قد سلموا“ و حیات آنجناب  
که بقای زهد و تقوی بدان باز بسته ، گشاده است :

بقیت بقاء الدهر یا کهنف اهله و هذا دعاء للبریة شامل

می خواست که برای تمهید عیادت که عین عبادت و عبادت عین  
است بالعین والراس بخدمت شتابد ، اما موانع و عوایق و صوارف و  
علائی که بخدمت پوشیده نیست ، دامنگیر ارادت شده ، متوقع آن که  
عرض تقصیر این کهنتر را بذیل عفو در پوشد ، ذات سیادت به وسادۀ  
صحت متکی و مستند باد ، آمین ، والسلام -

## (۱۰۱)

بجانب علاء الدین علی بک دام عزه [تحریر یافت] -

هر صحت که از اعتدال آن قانون شفاء در نهایت کمال رسد و هر عافیت که به عاقبت سقم نکشد ، قرین ذات ملک صفات ملک علاء الدین علی بک ”شفاء الله عاجلا“ باد ، بحق من قال ”وننزل من القرآن ما هو شفاء و رحمة“ -

عین ماهر و مفرح خدمت از داروخانه اخلاص مجلس شریف اخوی رسانید و مشام هواخواهی را به شامه دولت خواهی آن خدمت معطر گردانید و نمود که مولانا خواجه رشید از حال زحمت فرزندی که بصحت ابد و شفای سرمد مبدل باد ، تقریر کرد - به استماع این خبر دل این مستمند مهجور خسته و رنجور شد و انکسار تمام راه یافت و تعجب و تحیر بدان حد روی نمود که به هیچ وجه زبان را امکان بیان آن نتواند بود و از حضرت عزت صحت ذات اخوی که موجب صحت احباب و سبب اعتضاد اصحاب است ، التماس رفت ، بلکه از مشائخ و زهاد و صلحاء و عباد که اقطاب زمان و اوتاد زمین و ارواح ایشان معادل روح الامین است و ملتمسات مستجابۀ ایشان بزیور اجابت و حلیۀ قبول آراسته ، و نقاب حجاب از پیش بصر کشف و کرامت این فرقه ابدال برخاسته است ، بدعای خیر استمداد نمود - امید بوسائل و ذرائع ادعیۀ ماثورۀ این فرقه کرام که در ذروه اعلیٰ ”السابقون السابقون“ ارتقاء دارند، که چشمۀ حیات فرزندی از شوائب عرصۀ مرض تصفیه خواهد یافت و شهسوار عنایت قضاء و قدر عنان صحت بر صوب ذات فرزندی خواهد تافت -

باید که آن فرزند التجا به دعای صلحاء و اتقیاء کند و بر مقتضای ”داواوا مرضاکم بالصدقات“ مبالغه در انفاق و تصدق واجب بیند و از روی ظاهر دقیقه ای از مداوا و معالجت و احتیاج فرو نه گذارد ، اما نظر اجابت خاص بر دعای خیر و صدقه مبرور دارد ، تا صورت صحت از

آئینۀ الطاف ربانی روی نماید ، و سر معنی کلام الهی که ”و اذا مرضت فهو یشفین“ پردهٔ شبهت از پیش چشم او فرا گشاید انشاء الله تعالی :

بقیت بقاء الدهر یا کھف اھله      وھذا دعاء للبریة شامل

## (۱۰۲)

به فرزند کریم الدین طال عمره [در قلم آمد] -

تا بقای عالم به تولد بنی آدم منوط و نجات ایناء به صلاح آباء مربوط خواهد بود ، و بمشاهده و ملاحظهٔ اولاد که بسعادت زهد و تقویٰ مزین باشند ، قره عیون آباء خواهد افزود ، بقای فرزند اعز اکرم قره عین کریم الدین ”اکرم الله تعالی“ که خدای کریم بکرم عمیم او را و والد او را مسعود دارین گرداند و با سلامتی دنیا بنعم دار السلام رساند ، بطراز حیات ابد معلم و ذات کریمش بآثار نیک بختی نشانه و علم باد ، بحق من قال ”والذین یقولون ربنا هب لنا من أزواجنا وذریاتنا قرۃ أعین واجعلنا للمتقین اماما اولئک یمیزون الغرۃ بماء صبروا ویلقون فیہا تحیة وسلاما“ -

سلامی که مستدعی سلامتی دوجہانی و تحیتی که مستلزم حیات جاودانی تواند [بود] از ابوه عین ماهرو مطالعه نماید و مقرر داند که فرزند حسام الدین مکتوب فرزندگی که بمطالعہ آن قره چشم و قوۃ جسم حاصل آمد رسانید ، و از مضمون میمون آن چنان روشن شد که به فضل خدای واجب الوجود حافظ الوالد و المولود پسری که مخائل رشد و نجات در جین مبین او پیدا و دلائل عزت و سعادت در اسرۃ سرور افزای او هویداست ، چه پسری که زمان تولد بزبان حال بانشاد این بیت بشارت می داد ، بیت :

فی المہد ینطق عن سعادة جدہ      اثر النجاة ساطع البرھان

بتاریخ هفتم ماه ذی القعدة سنه ۷۵۵ هـ "خمس و خمسين و سبعائة"،  
بطالع مسعود و ساعت محمود در خانه آن فرزند متولد شد -

باستماع این خبر خجسته اثر و بشارت روح پرور، بیت:

شادی فزای گشت دل ما ز پیغمی طأوس جان بجلوه در آمد به خرمی  
شکر و سپاس متجاوز الحد والقیاس مر خدائی را که بر صفات کمال  
و نعوت جلال او نظم آیه که "یهب لمن یشاء الذکور" شاهد و  
ناطق است بقدر قدرت بشری و وسع طاقت انسانی، نه باندازه عظمت و  
و جلالت آن حضرت، گفته آمد -

و چون در مبدء حال محبت او در ضمیر جان استقرار یافته بدان اعلام  
رفت تا او را امیر ماهر و که نام والد این والد است خوانند، حق سبحانه  
و تعالی مقدم آن فرزند را بر آباء مبارک گرداند و او را بقصارای آباب  
او رساند -

و آنچه برای عود این والد بر مقتضای "العود احمد"، التماس کرده بود  
از ضمن مکتوب روشن شده - علم الله که شوق لقای فرزند اکرم الدین  
ماهر و که علی احسن الحال و ایمن الفال میسر و مهیا است و محصل و  
مهنه، در صمیم جان چنان تمکن و استقرار یافته است که خواسته می شد چون  
باد صبا بشتابم و نعمت لقای آن فرزند دریابم - اما چون امثال ما را در  
چنین محال که متوجه حضرت اعلی شده باشد و عنان بر صوب انتظام  
مصلح فرا داده بسبب محافظت قوانین این مراعات متعذر است، چه حرکات  
بندگان درگاه قسری است نه ارادی و طبعی، در آمدن تأخیر شد که  
موجب خیر خواهد بود و محض مصلحت و عین صواب نمود، حق جل و  
علا مشتاق را بلقای فرزندى که متضمن خیر باشد منور و محظوظ گرداند،  
"بمنه و کمال کرمه"، والسلام -

(۱۰۳)

در تهنیت حاجی دبیر بمحصول خطاب عمدة الملک -

تا مکارم مخزون ربانی و مراحم مکنون رحمانی به مرور ادوار بتقدیر  
مصرف اقدار بظهور خواهد انجامید، و قلم دبیر عنایت آسمانی بر صحیفه مآرب  
و صفة مطالب رقم اسعاف و انجاح خواهد کشید، قلم دیوان انشاء "ذلک  
فضل الله يؤتیه من یشاء" در بنان آن سحبان عصر و زمان اعنی ملک  
الشرق والکتاب قدوة ارباب الفضل والآداب عزالدولة والدين منشی  
الکلام معجز الاقلام، ناظم منازم دین و دولت و راقم مغامر ملک و  
ملت إلى يوم الحساب باد، بحق من قال "ن والقلم وما یسطرون" -

عین ماهر و که از جهت تردد آنجناب اکرام مآب چون قلم از دست  
شده بود و از حضرت "یمحو الله ما یشاء ویثبت و عنده ام الکتاب" عود  
دولت و ثبات حشمت مولوی مسألت می نمود و نظر به ره گذر "تعزمن  
تشاء" می داشت و رقم "لاتیأسوا من روح الله" بر لوح دل می نگاشت،  
و بر مقتضای "ادعونی استجب لکم" اجابت را منتظر می بود - ناگاه صبح  
انجاح تبسم فرمود و بلبل شادی در باغ ترنم نمود، [اعنی] نامه متضمن  
بشارت که فرح آن تا حشر شرح نتوان داد از فرزند سعد الدین رسید که  
درباره خدمت ملکی مراحم موفور و مکارم نا محصور مبذول شد و او بخطاب  
عمدة الملکی بر حسب استحقاق مخصوص و مشرف گشت -

چون قضیه وحدت ثابت است بدین موجب خود را تهنیت کردم  
و آیه "الحمد لله الذی اذهب عنا الحزن، إن ربنا لغفور شکور"، بر زبان  
راندم - از انجا که ذکر مسرت و ابتهاج در طرف حرف نمی گنجد برین  
دو بیت اختصار کرده شد:

إنما التهنیات للآء کفاء ولهم ارنی من البعداء

وأنت منی بمثل عضو و فضل الاءبناء للاء

در حفظ حق محفوظ و محفوظ باد، والسلام -

(۱۰۴)

بجانب عهده الملک در قلم آمد -

تا ابتداء تاریخ خلق و تکوین را جز قلم ازل محیط نتواند بود ، و سر معنی ”کل یوم هو فی شأن“ هر ساعت بدایع تقدیر باعیان زمان عیان خواهد نمود ، ذات خداوند ملک الشرق والکتاب منشی الفضایل و الآداب ، معجز الاقلام ، مالک ازمة الکلام ، دبیر عطار د بنان ، سحبان بیان ، مقتدای فضای زمان ، پیشوای افاضل عصر و اوان ، اعنی ملک عمدة الملک که ناظم منازم دین و دولت و حافظ اسرار ملک و ملت است ، و شخص امانت از وجود او صورت حیات یافته است و دست طائفه ای که بمداهنت و ملاحات معروف بودند باعضاد بازوی صلابت تافته ، در حراست تا آنچه ماند باقی و پاینده باد ، بحق من قال ”خلق السموات والارض فی ستة أيام“ -

عین ماهرو که کتاب مودت او بتاریخ اخلاص آن خدمت موسوم و لوح دانش به رقم یگانگی آنجناب مرقوم است ، منشور ابلاغ خدمت را به توقیع موالات و مصافات موشح می گرداند و می نماید که بتاریخ اواخر ماه صفر ”ختمه الله بالخير والظفر“ مکتوب فرزند ”اسعده الله فی الدارین“ ، رسید و از ضمن آن چنان روشن شده که خدمت مولوی را در فرمانها تاریخ نبشتن فرمان شده ، بدین موجب امانت در مرکز خود استقرار گرفت ، و عطار د بزبان حال امر محافظت سر و امانت را تهنیت کرد -

علم الله ، فرحت و بهجت نه بدان حد و مثابه است که تحریر اقلام و تصویر اوهام آن را حاوی تواند بود ، چون اساس وداد طرفین استحکام یافته است بر مبنای ع !

دل ساکن کوی تست خود شرح دهد

بر آئینه ضمیر منیر پوشیده نمانده باشد ، چون اطناب درین باب از جهت تناجی ضائر تحصیل حاصل بود بدین بیت اختصار نمود :

رحمت ندهم ازین زیادت صد سال دگر حیات بادت

## (۱۰۵)

این مکتوب بجانب ملک معظم ماجدالدوله والدين  
 ملک رکن الدين در قلم آمد -

هر دولت که عاقبت آن بخیر مقرون است ، و هر سعادت که از  
 شائبه شقاوت مصون بود و هر عدل و احسان و فضل و امتنان که موجب  
 ادراک رضاء الرحان و موصل بدار الجنان باشد قرین ایام و رفیق اعوام  
 خداوند ملک معظم و مکرم عادل عالم ماجدالدوله و الدين صاحب  
 آیات الکرم ، ناصب رایات الجود و النعم ، خداوند ملک محتشم ، ملائذ  
 اهل السیف و القلم ، رکن الدوله والدين ، قانع البغاة و المشرکین ، قانع  
 الطغاة و المتمردین ، ادام الله علوه و زاد فی الخیرات غلوه ، باد ، بحق من  
 قال ”إن الله يأمر بالعدل والاحسان“ -

خادم دولت خواه قدیم اخلاص و متوافر اختصاص عین ماهر که  
 ملحوظ عین رعایت خداوندی است و بدین موجب در اقامت وظایف مهت  
 متوافره و در تمهید قواعد ادعیه صالحه متکثره است ، خدمات و افره و  
 عیودیات متوافره که منبئی از فرط مصافات و مشعر بر کمال موالات تواند  
 بود تعریض کرده و نمود چون اخلاص جانبین از عالم ”نحن روحان  
 حللنا بدننا“ است بعدی که از جهت اعراض در اجسام عارض می شود  
 مشاهده اصل را حایل نمی تواند بود :

گر ز درت غایب است جسم طبیعت پذیر  
 بر در تو حاضر است جان طریقت گزین<sup>(۱)</sup>

بدین سوابق به ذکر شوق و آرزومندی که سمت تکلف و وصمت  
 تعسف دارد اشتغال نیفتاد و بعرض غرض مشغول شد -

درین وقت چنان خبر سار رسانیدند که اقطاعات چندیری و اقطاع



دیگر حوالی آن از وفور مراحم و فرط مکارم خدایگانی بحواله آن خداوند شده است ، بدریافت این خبر خجسته اثر فرحت و استظهار و بهجت و استبشار موفور ظهور فرمود و سرور و حبور متجاوز الحد والقیاس روی نمود - بر مقتضای وحدت که ثابت و مقرر است ، دولت خواه خود را مشارک و مساهم دولت خداوند تصور می کند - بدین موجب در سلم مبارکباد مبالغت نرفت ، و نصیبی که آن دوست خداوند خود را تصور می کند ایشار خداوند قاضی بهاء الدین خلف شایسته خداوند مولانا المرحوم استاذ العلماء شهاب الملة والدين ملتانی ”طیب الله ثراه وجعل الجنة مثوه“ گردانیده -

ذات مبارک ایشان را نفس این دوست تصور نمایند و بدان اندازه درباب آن بزرگوار شفقت فرمایند ، اگر اشفاق قدیم چنانچه ذکر رفت ، باقی است تربیتی که درباب قاضی مذکور خواهد رفت مظهر محل آن خواهد بود ، همواره در علو درجت و حشمت باقی باد ، آمین!

(۱۰۶)

(مکتوب الیه نا معلوم)

تا هاتف عالم بشارت مژده قدیم شمسواریها بمسامع نو عروسان چمن خواهد رسانید ، و مشاطه آثار صنع یزدانی ابکار باغ و راغ را بزیور ازهار و زینت انوار آراسته خواهد گردانید ، و قابله عنایت ربانی از بوستان فطرت باکورات غریب و بدیع در حیز وجود خواهد آورد ، خطیب عندلیب به توالد موالید ایشار خطبه تهنیت بر منبر اشجار ادا خواهد کرد ، ثمرات نهال زندگانی و ریاحین حدایق شادمانی خداوندی اعنی ولد خجسته طالع ، مبارک طلعت متضاعف و مترادف باد ، بحق من قال ”فروح و ریحان و جنة نعیم“ -

دولت خواه عین ماهرو که مشام جان او به عطر اخلاص مولوی

معطر و به بخور اختصاص متبخر است ، و بسان سوسن ده زبان سوسن زبان را به نشر مدایح و محامد آن ربیع ثانی گشاده ، و در موقف صفا و مقام وفا همچو سرو راست ایستاده ، گلدسته خدمت که متضمن تهنیت بموقع عالی و مرتفع معالی است هدیه فرستاده ، و مقرر رای انور و خاطر ازهر که متبع معانی است گردانید که رایحه طیبۀ بشارت چون نفحات روضه رضوان و فوحات فرادیس جنان اغنی خبر آن که در بوستان دولت نونهالی که از ارومۀ ارم-مهری سرو جوئبار سروری خواهد شد ، رسته است ، رسید - به دماغ جان از تنسم نسیم این خبر خجسته اثر نهال حیات از سر طراوت و نصارت یافته ، و گل شادمانی متبسم و بلبل آرزو و امانی مترنم گشت ، و هزار دستان زبان ، زبان شکر و سپاس یزدان بی همتا ، بخشنده یحیی به زکریا ، سرانید - و مرغ روح خواست تا به گلستان حضور پرواز نماید و طوطی مثال به مراسم تهنیت زبان بگشاید ، اما خدمت در سرای اعلی که انموذج دارالجنان است دامن گیر آمد - چه مقرر ضمیر منیر است اگرچه نعمت دیدار فرزند که ثمره الفواد و ریحان القلب است ، نعمتی است بس هنی ، اما خدمت مولوی که ثمره نیل سعادت دارین است ازان اولی -

پس بدین قضیه بر سبیل تعجیل بدر سرای اعلی که ازو عالم "وإذا رأیت ثم رأیت نعیماً وملكاً کبیراً" ، حالی است بشتابد ، تا ثمرات منافع ابدی دریابد - بوستان اقبال و گلستان مجد و جلال ناضر و نامی و درخت درجت سامی در نیک نامی باد ، والسلام -

### (۱۰۷)

بملک نصیر الدین رقم گشت -

هر خیر و برکت که از خلعت ارباب معرفت از ممالک ملک لاهوت در عالم ناسوت وارد میگردد ، قرین بارگاه رفیع ملک معظم ، نشانه جود و کرم ، نصرالدوله و الدین "لا زال لواؤه منصوراً و اولیاءه مسروراً" ، باد ، بحق من قال "واتخذ الله ابراهیم خلیلاً" -

خدمت‌گار دودمان ملکی عین ماهرو که فاتحه محمد آن مجلس ورد زبان دارد و در حضور و غیبت خود را از خدام مجلس زمان ملکی می‌پندارد، بعد ادای وظایف بندگی باز نماید که در نظام بر آمد کسان باعتقاد مکارم ملکی احرام خدمت گرفته، کیفیت آن مولانا و اواینا سعید سلمه الله تعالی بخدمت باز خواهد نمود - اتمام آن بر معتاد ذات کریم خود فرمایند، تا ابن لطف بر سائر الطاف منضم گردد، والسلام -

### (۱۰۸)

ملک فخر الدین قلمی شد -

هر فخر که از الطاف نامتناهی الهی سر ابنای روزگار را از صغار و کبار حاصل آید، و هر فتح و شادی که از نعم و ایادی مالک الملک از سرا پرده لطایف ربانی و سرادق عواطف یزدانی روی نماید، بذات ملک صفات صدرالصدور روزگار، ملجاء اشراف و احرار، فخرالدوله والدین که فخر را بذات لطیف او افتخار، و شرف را به عنصر شریف او ایهت و استظهار است، مشرف و مکرم، و ایزد متعال در جمیع احوال حافظ و معین باد، بحق "النبی الامی الامین" -

واله [و] دوستدار قدیم اتحاد و دولت‌خواه مستقیم و داد عین ماهرو، که بهواخواهی آنجناب اکرم مآب مفتخر و مباهی است، خدمات عنبر نسیم و مدحات عبهر شمیم از خلوص عقیدت و صفای طوینت تعریض کرده و نمود که غلبه اشتیاق و جذبۀ آرزومندی بدین مهجور چنان مستولی شده است که زبان را امکان بیان نمانده، و صدمه هجران و لطمه حرمان دل و جان حزین را چنان سراسیمه و آشفته گردانیده است که عنان تحریر از دست قلم رفته - بنابراین از عقل رخصت نیافته که در کار شرح شوق دست و پائی نهد و یا شمه‌ای از حال آرزومندی بیرون دهد -

از سوز قلم بیان نمی‌یارد کرد  
زان هم که زبان گرفت او شد سر سوز

نقد خدمت در معنی آن که خداوند عالم "خلد الله ملکه" مراحم و عواطف درباب بنده جان بخشیده خود چندان مبذول می فرماید که عشر عشر آن در حیز تحریر و معرض تقریر نیاید، شمه ای ازان بر مقتضای "التحدث بالنعم شکر" و برای ایتار "وأما بنعمة ربك فحدث" و بر سوابق آن که خدمت خداوندی به سرور دوستدار مبهج و مسرور می شود در قلم آمده -

مقرر ضمیر منیر باد دوستدار بدو کورت به کسوت خلعت خاص و کمر بند سپید اختصاص یافت، و پنجاه هزار تنکه برای ترفیه حال بوجه انعام فرمان شد، و بیست هزار تنکه برای خرید صد نفر غلام بنیه دار لایق سوای آن - چون قضیه "الوجود بالنفس اقصى غایتة الجود" از جان بخشی بنده عالمیان را چون آفتاب روشن شده است، این همه دون آنست و مستغنی از شرح و بیان، ع:

به ماهتاب چه حاجت شب تجلی را

از جمله این مراحم بیست هزار تنکه در دارالملک دهلی دادن فرمان شد، و پروانه موشع بامضای مسند عالی اعظم همایون خانجهان اصدار یافت - چشم داشت آن که این مبلغ به لطف خداوندی نقد بکسان دوستدار برسد، تا بر سائر الطایف انضمام یابد - در رعایات قدیم احبا دائم البقا باد -

(۱۰۹)

مکتوب الیه نا معلوم -

نامه فرح افزا اعنی سواد خامه مشک آسا که نور حدیقه بلاغت و نور حدیقه براعت است بدوستدار قدیم اخلاص عین ماهر که نهال نهاد او از خزان هجران ذبول یافته، بسان هوای ربیع رسید - بورود آن ازهار بستان بدائع و انوار گلستان روائج، باغ وجود بنده درگاه از سر تازگی و طراوت یافته، و نسیم نامه کریم اخوی نفخات زندگی و فوحات بقای جاودانی بمشام جان این مهجور رسانید، و داعیه خیال ملاقات اخوی تن مجروح را به نوید

اجتماع آن خدمت زنده گردانید :

خیال روی توام جان رفته باز آورد  
وگر نه زیستن من کرا گن بوده است  
سبحان الله ، مگر آب حیوان در ظلمات مداد نامه مولوی مضمهر است که  
انفاس عیسوی از فحوای آن مظهر است :

از خط و عبارت توام روشن شد کاندرا ظلمات چون بود آب حیات  
و به مطالعه مفاوضه خداوندی روح روح افزود و صورت جان از آئینه  
اتحاد روی نمود - رسوم تعظیم بتقدیم پیوست ، ع :  
بر دیده نهادمش که بینائی بود

و بادراک اخبار صحت ذات اخوی حمد و سپاس متجاوز احد  
والقیاس مر حضرت مالک الملک را گفته آمد ، و سجرات شکر باقامت  
رسانیده -

باید که هم برین منوال تفقد حال این درمانده واجب بیند و به  
اوقات مرجو بادعیه صالحه مدد نماید ، تا حق سبحانه و تعالی بکرم  
عمیم و نعم جسم خود حجاب فرقت بخیر از میان برگیرد ، والسلام -

(۱۱۰)

بنام کبیرالدین فضل الله -

تا مزرع امارت و حرث عمارت باقطار عدل و امطار فضل بالنده و  
افزاینده خواهد بود ، مزرعه زندگانی و حرث کامرانی فرزندم کبیرالدین  
فضل الله که خدای بزرگ او را به کرم عمیم و فضل عظیم خود به نیت  
نیک پروره گرداند و به منتهای سمت عمر برساند ، ناضر و نامی باد ، بحق  
من قال ”کمثل حبة انبت سبع سنابل“ -

عم مشتاق عین ماهرو که تخم محبت فرزندی در کشتزار مودت

کاشته و ریع آن از فضل الله امید داشته است ، ثمره تحف دعاء و طرف ثناء از شجره -

سلامی چون نسیم سنبیل و گل که از بستان صبا آرد سحرگاه

رسانید ، و مقرر خاطر فرزندی گردانید - درین وقت چنان روشن شد که مزرعه سجهوه مستاجر که در معاری فرزندی بود و این عم دعاگو آن را پرورش داده و فراهم آورده بود چون تخم متفرق شد - برین موجب تعجب و تحیر یدین عم روی نمود که چرا باید امارات امارت و علامات امارت فرزندی مفضی به تفرق و تبدل باشد - چه احسان و نیکوکاری و رفتی و کم آزاری هم در عنفوان شباب بلکه در ایام صبا و مبدء نشو و نما اعتیاد می باید کرد ، تا این خصلت محمود و سیرت محبوب غریزی و طبیعی گردد ، و از عدوان و ستم کاری و درشت خوئی که موجب تنفر خلق است اجتناب می باید نمود ، و سر معنی این آیت ”ولو کنت فظلاً غلیظ القلب لانفضوا من حولک“ نصب عین می باید داشت ، تا مکارم اخلاق که خلاصه آدمیت بر آن منوط است معلوم شود و در ریاست و امارت او را بکار آید -

(هذا باب) بعد این عم او را در قریات سامانه بمعاری و جز آن کردن می باید گشت و از تبعه مواخذه و اعتراض مردمان نیندیشد ، چنانکه آن فرزند و فرزند نصر الدین همه از کمتری دست بدارند و خود را از قبل کاتب مرخص و مأمور بدانند ، والسلام -

## (۱۱۱)

بنام قمر الدین -

---

هر سعادت که برقم قلم ”جن القلم بما هو کائن“ بر لوح کاف و نون مسطور و مکتوب است و تأثیر آن به تقدیر مدور فلک اثر تعاقب لیل و نهار و تجدد ادوار بر ورق ایام مقرون شد ، قرین ایام و هم نشین

اعوام شمس آسمان بلاغت ، قمر سپهر براعت ، عطارد انشاء و نصاحت ،  
مشتري ذکا و حصافت اعنی خداوند صدرالشرق والکتاب ، مجمع الفضایل  
والآداب ، قمرالدولة والدين ، منشی الکلام ، معجز الاقلام ، دبیر لا نظیر  
ملک کبیرالدين ادام الله فضایله باد ، بحق من قال "ن والقلم وما  
یسطرون" -

عین ماهرو که در مقام اخلاص چون قلم راست ایستاده است و  
زبان به نشر محامد و مدایح خداوندی گشاده ، خدمات وافره و مدحیات  
متوافره که منبئی از فرط مصافات و مبنی بر صدق موالات تواند بود ،  
بزبان قلم تعریض کرد و نمود که چون مکارم و مراحم خدمت صدری  
درباب دولت خواه در غیبت و حضور موفور و نامحصور است و اخلاص  
دولت خواه بدان جناب اکرام مآب ثابت ، بدین قضیه دواعی اشتیاق و  
آرزومندی و بواعث تحنن و نیازمندی بدریافت سعادت ملاقات خداوندی  
از همه حدها افزون و از ادراک اقلام و افهام بیرون است -

برمبنای این مقدمات گاه گاه خواسته می شد تا در رفع صحایف متضمن  
اخلاص و اشتیاق انبساط نموده آید - اما از جهت توقیر و اجلال آن ذات  
عظیم المثال تقصیر و تفریط رفت ، درین وقت باعتداحاسن کرم و مطائب  
شیم سوازی بارسال این عریضه جرأت نموده آمد -

متوقع آن که دولت خواه را در سلک مخلصان و دولت خواهان  
خاص منسلک و منخرط گرداند و به اوامر و نواهی اشارت دهاند ، تا  
در اتمام آن کمر مطاوعت بر میان جان بسته آید ، و التماس و اقتراح دیگر  
آن که عرایضی که رفع می شود به محل صالح بگذراند ، و در ستن  
جواب آن حسن عنایت ارزانی دارد ، والسلام -

(۱۱۲)

بنام قمر الدین -

تا دبیر دیوان تقدیر منشور نهاد کائنات به توفیق تکوین و ایجاد

فلکی می دارد و بر صحایف خدم عطارد که دبیر فلک است رقم بقای می نگارد ، قلم ابداع معانی دقیق و خامه اختراع الفاظ لطیف و رقیق بدست صدر المشرق والکتاب ، مجمع الفضایل والآداب ، قمرالدولة والدين مالک ازمة البلاغة والبراعة ادام الله فضائله و زاد شئائله باد ، بحق من قال ”وعلم بالقلم“ -

دولت خواه وافروداد و هواخواه متواتر اتحاد عین ماهرو که در مواقف اخلاص چون قلم راست ایستاده و زبان بفاتحه مدائح و محامد ذات حمیده مولوی گشاده است تحف خدمات و طرف مدحات از ضمن اعتقاد تبلیغ کرد و نمود ، و مقرر ضمیر انور و خاطر ازهر ، که منبع معانی و مطلع آفتاب سخن دانی است ، گردانید ، که آرزومندی مشاهده کریم خداوندی که در مرکز دل و جان ممکن و استقرار یافته است از دائره عبارت بیرون و شوق محاوره روح افزا روز افزون است ، اگر زبان خواهد که بدستیاری فصاحت در عرصه بی پایان و دریای بی کران سباحتی اندیشد ، آخرالامر بر مقتضای ”العجز عن درك الادراك إدواک“ بقصور خود اعتراف نماید ، و زبان اعتذار بر صوب تفریط بدین جمله باز گشاید ، ع :

پایان آمد این دفتر ، حکایت همچنان باقی

چون شوق طول و عرضی داشت بر مبنای ”وللکرام من التطویل تصدیع“ ، ازان اعراض نموده و بغرض مشغول شد -

نموده می آید ، مبلغ بیست هزار تنکه از جمله انعامات بنده درگاه را در دارالملک دهلی دادن فرمان شده است ، درین باب بنده بجناب ملوک مآب مخدوم اعظم کبیر الدین ”حرس الله معالیه“ عرضداشت رفع کرده است ، پاس بمحل صالح (چنانچه از وفور حفادت و فرط کفایت مولوی اقتضاء کند) گذرانیدن فرمایند - تا انجام مطلوب به مساعی مشکور خداوندی جهال نماید - در خیرات و مبرات موفق باد ، والسلام -



(۱۱۳)

بنام ابوالحسن لطیف الدین -

تا احسان در جمیع ادیان مستحسن خواهد بود و عروس تحسین از آئینه حسن اخلاق جمال خواهد نمود ، ذات شریف و عنصر لطیف برادرم مجمع الالطاف قدوة الاشراف لطیف الدلة والدين ابو الحسن که به لطایف حسن خلق احسن زمان و الطف عصر و آوان است بکسوت اتحاف مشرف باد ، بحق من قال ”إن الله لا يضيع اجر المحسنين -“

عین ماهرو که بذکر محاسن و محامد اخوی مستغرق است ، تسلیات وافره و تحیات متوافره حسن عقیدت تبلیغ کرد و نمود که اسپان و زینها و شتران بمصاحبت فرزند اعز خطیرالدین نوح بدرگاه عالم پناه ارسال شده است -

توقع از الطاف اخوی آن که آن حجت حجت ارسالی که فخرالامراء برده بود از کارخانه خاص چنانچه معمول ذات ستوده صفات است بی توقف و تأتی دهانیدن فرمایند - از حضرت احسن الخالقین جزا یابند ”والدعاء کما سبق -“

(۱۱۴)

بنام کمال تاج -

افضل ارباب الکفایت و اکمل اصحاب الدرايت کمال تاج که بکمال کفایت و کاردانی سرآمده روزگار و نادره ادوار فلک دوار است ، بداند که مالک الملک تعالی و تقدس که به کمال حکمت حیات اشیاء در آب نهاده است ، و حدائق نظام عالم را بزلال جرأت امرای وافر معدلت پرورش داده ، تا بدین وسائط کافه رعایا و عامه برابا درامن و امان و ازدیادی

عمارت و زراعت که صلاح عالمیان بدان منوط و مربوط است روزگار گذرانند -

غرض از ترتیب این مقدمات و تشبیب این کلمات آن است ، علی قلی چنان باز نموده است که در مرمت جوی ناصرواه کار بسیار است و دیهای مشائخ کبار و علمای شرح شعار و دیهای صدر الکفاة یعنی کمال تاج و دیگر ملوک داخل است بکنایت و تعریض چنان معلوم می شود ، مگر صدق او آنست که علماء و مشائخ در باب امتناع کنند - چون او مردی لشکری است و بوی فقاقت به مشام او نرسیده ، این معنی نبسته است -

مقرر باد ، کندن انهار یعنی حفر لب آنها و جوی ها بر انواع است ، چنانچه سیحون و جیحون و دجله و آب راوی و آب بیاس که حکم امثال و اشباه آن بر بیت المال است - اگر در بیت المال وسعتی نباشد ، روا باشد که اولو الامر بر خلق حکم کنند ، چه اصلاح بر این باز بسته و قول امیر المؤمنین عمر رضی الله عنه ”لو ترکتم لبعتم اولادکم“ برین مخاطب و حاکم است - اما انهار عامه که میان خلق مشترک است چون جوی ناصرواه و قطبواه و خضرواه و امثال آن ، بر اهالی و ارباب آن است ، و از مصرف بیت المال نیست - چنانچه برای تفهیم او علی قلی را روایات ارسال افتاده - چون همچنین باشد حاش الله که علماء و مشائخ جوئی که دیهای ایشان در آن داخل است ، و حفر آن در ذمه ایشان واجب ، ذره ای ازان انحراف کنند ، چه اگر ملوک حفر نکنند و مصرف آن خود بیت المال نیست ، مؤنت آن که تواند داد؟ خاصه درین وقت که در بیت المال وسعتی نه - پس به زراعت نقصان راه یابد ، و ضرر به عامه لاحق گردد - و اگر بعضی حفر نه کنند و بعضی بکنند مؤنت آن بعض بر بعض دیگر افتد و آن ”وضع الشیء فی غیر محله“ باشد - و تعریف ظلم همین کرده اند ، کما جاء فی اللغة : ظلم الشعرا إذا ایض فی غیر حینه و محله -“

باید که این معنی چنانچه در قلم آمده است علی قلی را بگویند تا در کار حفر مبالغت نماید و هیچ دقیقه درین کار معیاری ندارد ، تا از حق مثاب و ماجور شود و از ما محمّد و آفرین یابد ، والسلام -

(۱۱۵)

بنام سعد الدین ابراهیم صاحب دیوان -

تا سعادت ازلی قرین حال ارباب خلت حضرت ربوبیت خواهد بود  
و انوار از مطالع قلوب اصحاب عرفان تجلی خواهد نمود ، سعادت که از  
شائبه شقاوت مصون و دولت که عاقبت آن بخیر مقرون بود ، قرین ذات  
برادرم خلف الصدور والکرام ، سلالة الوزراء العظام اعنی صاحب دیوان  
سعد الدولة والدین ابراهیم باد که نور دیده و چراغ دوده ملک ناظر  
است و آواز نجابت و مخایل سری و سروری او از زمان صبا تا عنفوان نشو  
و نما بر مقتضای :

فی المهد ینطق عن سعادة جده      أثر النجاة ساطع البرهان  
ظاهر و پیدا و روشن و هویدا است ، بحق من قال ”واتخذ الله ابراهیم  
خلیلاً“ -

عین ماهرو که عین خات او بکحل اخلاص مکحول و زبان محمدت  
او بذکر محامد و مناقب برادری مشغول است ، غرر دعاء و درر ثناء که  
جید وجود محبت را بیاراید و از مطالعة آن بوی وفا و یگانگی آید ، رسانید -  
و مقرر ضمیر منیر خداوندی گردانید که چون سوابق محبت موروث به  
لواحق مودت مکشوب مقرون گشت و کمال اتحاد طرفین در حیز وحدت  
برسید ، بعد جسمانی مانع اتصال روحانی نیست ، بیت :

تا ظن نبری که من کمت می بینم      بی زحمت دیده هر دست می بینم  
اما حاسه ظاهر که از مشاهده جمال با کمال آن ذات کامل صفات که  
مستعد کمالات نفسانیست بی نصیب مانده است ، در قلق و اضطراب است  
و از آب دیده و سوز سینه قصه

از دل پرسوز و از چشم پر آب      نیمه در آتشم ، نیمه در آب  
عیان دیده ، با این همه نظر در ره گذار ”لا تأسوا من روح الله“ داشت ،

تا بو که از استعار لطف ربانی و تأثیر سعادت آسانی سببی متضمن خبر به ظهور آید که موجب اجتماع اشباح طربین باشد ، و حاسه ظاهر از طلعت میمون که معظم مقصود است محفوظ گردد :

یک بار نمای خود را من آرزوی دگر ندارم  
 ”وما ذلک علی الله بعزیز“ -

و غرض دیگر که ضمنی و طفیلی است آن که بنده درگاه هشت سراسپ تجمل بدیوان گذرانیده و قائم داشت - در اثنای این در ملتان بحکم فرمان روان شد - چهار هزار تنکه بدل هشت سراسپ تجمل و حجت ظهیر الجیوش بحکم فرمان به تعیین سند خمس ستده -

متوقع آن که درین باب بمضمون ”وتعاونوا علی البر والتقوی“ مدد و معونت فرماید تا این مال متعلقان این محب را بدست آید و قانون معامله رعایت یافته باشد و مال بنده درگاه بلطف اخوی احیا شود - بمنی فراوان مقابله افند و آثار ”محبة الآباء قرابة الابناء“ که رعایت آن از عادات کرام است بوجهی بهتر بظهور انجمد -

## (۱۱۶)

بجانب خلف الصدور والکرام ملک خوندشه عراق سلمه الله -

برادرم خلف الصدور والکرام خوندشه عراق سلمه الله تعالی سلام باشتیاق تمام مطالعه نماید و مقرر خاطر عزیر گرداند مکتوبی که حاشیه آن بخط مبارک برادرم موشح و مزین بود ، مبارک دولتدار رسانید ، نسیم سلام اخوی مشام جان مشتاق را معطر گردانید ، و از دریافت رایحه طيبة محبت که از مهلب ”انی لاجد ریح یوسف“ متنسم بود ، گل حیات که ذبول یافته متبسم و بلبل جان بر شاخسار آز و نیاز بنوای بادی که سحرگه ز سرکوی تو آمد جانهاش فدا باد کزو بوی تو آمد

مترنم گشت ، و فرحت و سرور موفور و حبور نامحصور روی نمود -

شرائط تبجیل و تکریم و مراسم تعظیم و تفعیم نه بر قدر عظیم  
مکتوب و مبلغ مکتوب ، بلکه بتدر قدرت خود بتقدیم رسانید و بر مبنای  
این مسرت دواعی اخلاص و وداد باعث و محرض بود تا جان عزیز بر  
سبیل شکر نثار مقدم رسول مبارک قدم کنم ، اما چون بمشابه آن نعمت  
اعنی وصول مکتوب مرغوب و مرقوم محبوب بدل خوب تر و بجان  
محبوب تر نیست ، از غایت شرم امتناع نمود و بسان هزار داستان ،  
هزار داستان بمدح و ثنای مکتوب ادا کرد و گفت :

ای باد بوستان مگرت نافه در براست  
وی مرغ آشنا مگرت نامه در پر است  
این باد از کدام زمین است مشکبوی  
وین نامه درجه داشت که عنوان معطراست  
بر راه باد عود بر آتش نهاده اند  
یا خود در آن زمین که توئی خاک عنبر است ،

حالی که بوقت وصول مکتوب مرغوب ساخ و وجدی که بیاد  
دوست لایح شده است ، ع :

از شرح او هم کاغذ و هم خامه درید  
خبر آن وجدانی است نه برهانی ، ”الذوق لا تعرفه إلا بالذوق“ اسباب  
اجتماع بخیر مهیا و منها باد ، والسلام -

(۱۱۷)

بجانب خواجه مجد الدولة والدین در قلم آمد -

دوستدار و افراخلاص عین ماهرو که عین محبت او بکحل مودت  
برادری مکحول و زبان ثنائی در نشر محامد و مدایح صدری مشغول

است ، خدمات وافر و مدح‌ات متوافر متضمن وفور تواضع تبلیغ کرد و مقرر ضمیر منیر و خاطر خطیر گردانید که اشتیاق و آرزومندی بدریافت مشاهده عزیز خداوندی نه بدان حد است که اقلام را امکان تحریر و افهام را مجال تصویر تواند بود و یا به قوت و استظهار تحریر و تقریر شروع توان نمود ، ”القلوب مع القلوب تتشاهد“ حال شوق و آرزومندی هم از باطن مبارک خود قیاس فرمایند -

از خدمت خداوندی ملک فریدالدین امیر حشمت سلمه الله تعالی اخبار سلامتی ذات ستوده صفات روشن شد - حمد موفور و مدح نامحصور برین مواهب عظیم و عطای جسم گفته آمد لله الحمد والمِنَّة -

(هذا باب) و هم از خدمت ایشان معلوم شد که خدمت صدری بر حکم معهود ذات کریم خود از کمتر یاد می فرمایند و در باب این خدمت‌گار ملک فریدالدین در حضور و غیبت چندان رعایت و عنایت مبذول می دارد که در شرح و بیان نیاید و کسان ایشان از صرف اشفاق و بذل الطاف صدری متواتر می نویسند - هر شفقتی که در باب ایشان مبذول می شود ، چون میان جانبین اتحاد و وحدت ثابت است ، دوستدار درباره خود می داند - هر آینه از اخلاق حمیده صدری همین نوع متوقع باشد -

بدین موجب قاعده اتحاد و اساس وداد استحکام تمام یافت و بواعث شوق و آرزومندی به نهایت رسیده و از حضرت عزت به تضرع و زاری مسئلت رفت تا عنقریب دیده بتوتیای ملاقات خداوندی بنخیر روشن شود - حق سبحانه و تعالی بعز اجابت مقرون گرداند ”انه علی ذلک قدیر“ -

دوستدار را از جمله مخلصان تصور فرمایند ، و هم برین جمله قضیه شفقت مقرر دارند و بارسال مکاتبات پیش از ادراک ملاقات مشرف گردانند - در باب شمس الدین آستین شفقت و تربیت فراوان واجب بینند و مطلوب ایشان را بعنایت خود با تمام رسانند و بدین موجب دوستدار را رهین کرم خود گردانند ، والسلام -

## (۱۱۸)

این رقعہ بجانب بدیع الزمان و حریری الثانی اعنی  
امیر حسن ملتانی عرف کهندری در تحریر افتاد -

تا ملک الملک از کارخانہ فطرت خلعت<sup>(۱)</sup> صورت در بشر تا نہایت  
ادوار مطول می پوشاند و ذوات اتقیاء را بشرف تشریف ”ولباس التقوی  
ذلک خیر“ ساعت فساعت مشرف می گرداند ، ذات بی ہمال و عنصر بی  
مثال لابس ملایس معانی ، ناسخ نسخ سخندانی ، بدیع الزمان و حریری  
الثانی ، اعنی امیر حسن ملتانی عرف کهندری را کہ خرقہ ای از خرق بافتہ  
آسانی بر حکم ”اللقاب تنزل من السماء“ بر قد آن می پوشانند ، چرخای  
کمالات نفسانی باحاف زندگانی و نہال حیات جاودانی چست و درست باد ،  
بحق من قال ”وتمارق مصغوفۃ ، وزرابی مہوۃ“ -

عین ماهرو کہ حلقہ بگوش درویشان و خرقہ پوش محبت ایشان  
است و خاک اقدام ایشان را کہ بطراز ”رب اشعت اغبر مدفوع  
بالابواب لو اقسام علی اللہ لابرہ“<sup>(۲)</sup> معلم است و باظہار عرفان مشرف و  
مکرم ، کما قیل :

قبا بر قد سلطانان چنان زیبا نمی آید  
کہ این خرقان گرد آلود بر بالای درویشان

توتیای دیدہ جہان بین ساخته و محبت ایشان را موجب ثوب ثواب  
انگاشته ، تحف حریر تحیات و طرف دیبای تسلیات بدان نگارندہ نظم رائق  
و نثر فائق ہدیہ فرستاد و نمود کہ آسیب دست فراق پیراہن  
حیات را قبا گردانیدہ است و کسوت صبر را در معرض ”إتسع الخرق  
علی الراقع“ رسانیدہ ، مصراع :

چاک شد پیرهن عمر بصد نومیدی

با این ہمہ دست رجاء در ازدیاد آمدہ و اہداب امید استوار کردہ  
و نظر بران داشتہ تا بو کہ عروس مطلوب کہ عبارت از لقای محبوب

۱- در اصل : فطرت و خلوت . . .

۲- در اصل : رب رجل اشعت اغیر الذی من لو اقسام علی اللہ لابرہ -

است از سراپرده لطف آراسته ، به شعار اجابت پیراسته و به دثار  
استیاجت جلال نماید ، تا خرقه بدن که از طول محن خلق گشته است ،  
طراوت تازه یابد - بدین امید متعلم وار این را تکرار می کند :

گر بمانیم زنده بردوزیم دامن کز فراق چاک شده است  
احاف دولت و نهال حشمت خداوندی از بلای بلی مصون باد ، والسلام -

### (۱۱۹)

خواجه خیر الدین قرنفل در قلم آمده است -

خواجه نیکونام خیر انام خیر الدین قرنفل که طیب اخلاق او  
بمشام خاص و عام رسیده ، تحیات عنبر نسیم و تسلیات عنبر شمیم از مهرب  
سلام یحای عرفه و نسیمه نسیم الصبا جاءت بریا القرنفل

تنسم نماید و مقرر خاطر عزیز گرداند که طیب مکارم شما چنان منتشر  
است که بقلم شرح آن نمی تواند داد ، ”ولا غرو من المسک أن یفوح“ -

غرض از تسوید این نامه نیکنامی که رشک نفقه تثار است آن که  
صیت الطاف شما که از عود قاری خوشتر است ، میرسد ، و چنان روشن  
می شود که خدمت شما برادر فضل الله مرحوم را تربیت می نمائید و حسن  
اهتمام ارزانی می دارید ، در زمین وقف و ملک کاتب باغ و زراعت می کنید ،  
بدین باعث در اداست خرمی میکوشید - اما شائبه آن دارد که ضمن آن خلی  
ثانی حال صادر شود و آن زمین بعد مرور ایام سبزه گردد - اگر خواجه  
نیک نام وافر احترام این زمین را به اجارت سه سال بگیرد ، غرض طرفین  
حاصل شود و خیر قایم ماند - چون ملک الشرق حسام الملك والدولة  
والدين قالع الفجرة والمشرکین قانع الکفرة والمتمردين مخدوم زاده و دوست  
فرزند کاتب است و همگنان را این معنی معلوم و مقرر است نباید مسئولیت  
آبادانی او و زمین وقف و ملک این جانب چنانچه فرمان است ثابت نه ماند



و آن در مستانف ایام حجت‌گردد و بر اخلاق خواجه نیکونام حمل افتد -  
 فرزند خطیرالدین نوح بدان جانب آمده است ، این معنی زبانی نیز  
 خواهد گفت و کریم‌الدین محمود نویسنده که این جانب نصب است او  
 را مدد و معونت نماید ، و بر او بگوید تا نصیب ارباب و مستحقان که  
 آنجا اند داده دارد و آن که درین طرف آمده وظیفه ایشان ارسال نماید -

### (۱۲۰)

این مکتوب بجهت احمد و یسین پسران ملک شاهو نوشته شده -

احمد و یسین پسران ملک شاهو و تجار دیگر بدانند ، چنانکه بر  
 ولایة و مقطعان و اصحاب اطراف و راه‌داران از کمال مروت و فرط فتوت  
 واجب است که بر تجار و سوداگران حسن معاملت و لطف مجاملت ورزند  
 و در ترفیه حال و طیب مال ایشان بکوشند - بر تجار و سوداگران هم  
 واجب و لازم است که بصدق و اخلاص و حسن ادب بر ولایة و مقطعان  
 در آیند و قضیه "وَأَرْضَهُمْ مَادَمْتُ فِي أَرْضِهِمْ وَ دَارَهُمْ مَا دَمْتُ فِي دَارِهِمْ"  
 رعایت نمایند ، تا از طرفین حسن معاملت مرعی ماند -

فی‌الحاصل آنچه در ذمه ولایة من حیث المروءة واجب بود اطعام طعام و  
 کلام به لین و تکریم و توقیر بابت‌تصاء از جهت این جانب بتقدیم پیوست ،  
 شما که پسران شاهواید در میان تجار درآمده ، از حسن معامله خبر ندارید -  
 مقابله این احسان به افترا پیش آمده آید و گفته آید که فرمان اعلی برین  
 مضمون داشتیم آنچه زکوة و دانگانه بماند در دهلی ادا نمائیم ، و در ملتان  
 از ما نستانند - بنده درگاه والعیاذ بالله آن فرمان مسموع نداشت ، و بیست  
 هزار تنکه از وجود زکوة و دانگانه از خیل و اقارب ایشان بستد ،  
 درین سخن به وجوه دروغ گفته آمد - وجه اول آن که شما فرمان آورده  
 بودید ، من کیفیت باز نمودم ، فرمان آمده که بستانند ، پس من بحکم  
 فرمان ستمم ، و این که باز ننمودم محض اقتراست ، و هر که برمسلمانان

این نوع افترا کند خاصه بر والی ، بروچه واجب آید ؟ وجه دوم آن که یک هزار و هفتصد تنکه زکوة و دانگانه دارند و آنجا بیست و دو هزار تنکه باز نموده اند ، محض دروغ و افترا بالوضع است ، اما بر شا چه عیب کم ”المؤمن لا یکذب-“ وجه سوم ، خلق که بهتر و بزرگ از شا اند و بشا وسیلتی ندارند ایشان را داخل خود می کنید ، نه این تکبر بغیر حق است ؟ و اظهار نخوت و افشای رعونت بر دیگر آدمیان که محظور و ممنوع است و سمج و نامطبوع - وجه چهارم ، القای وحشت میان دو بزرگ می کنید ، چه بزرگان و کارکنان دهلی کسان را برای طلب آن سیم شا خواهند پرسید ، به اندیشه ”إن جاءکم فاسق بنبأ فتبینوا“ چون من کار بر حسب فرمان کردم به ضرورت این جواب خواهم فرستاد و بضرورت حقد متولد خواهد شد و نتیجه حقد معادات و ملاحات است -

اکنون شا که سوداگرانید روا دارید که میان بندگان حضرت انقی وحشت شود ، و القای وحشت نه ، فتنه ای نیز هم کردید ، بر سر آن بردگان بسیار در صحبت خود آورده اید ، زیادت ازان که در بیعنامه است که بردگان در خراسان برید و میان هندوان اسپان می فروشید و این ممکن نیست - چه مخالف فرمان خدایگان عالم است و بنده درگاه ازان بندگان نیست که به رشوق و تکلفی ازان اغماض کند ، و از دائره فرمان برون آید - بنده بی فرمان استقرار نه نماید ، والسلام -

### (۱۲۱)

این مکتوب خطاب به رعایا می باشد .

چون بزرگران حامل ارزاق بنی آدم اند و ناظم انتظام امور عالم ، هر چه درباب ایشان احسان و اجال مبذول شود بر مقتضای ”اطلبو الرزق من خبایا الارض“ در زراعت که اصلاح کارهای کلی و جزوی بدان باز بسته است سعی جمیل نمایند -

بنا بران اعلام رفت که چون امسال بزالال افضال ملک الملک  
ذی الجلال زمین و زراعت چنان سیراب و شاداب شده است که پیش ازین  
هیچ گوشی نه شنید ، اکنون شا که رعایا آید ، بجد تمام به حراثت مشغول  
شوید ، و به یقین تصور کنید ، هر که از رعایای قدیم است از ایشان  
نصف سیم به نرخ و نصف عین غله چنانکه رسم قدیم بود سته خواهد شد ،  
و آن که بعده در آمده ازو عین غله از هر حبوبی سته آید و شا را روشن  
و مبرهن است که خلف در قول این جانب تصور ندارد ، والسلام -

## (۱۲۲)

این مکتوب بجانب ملک الشرق شرف الملک در قلم آمده -

تا طیب عنایت ازلی بغیر تفرس نبض و دلالت دلیل سقیم و علیل  
را در شفاخانه "وإذا مرضت فهو يشفين" علاج خواهد فرمود و در  
معالجت ارباب سقم و اصحاب مرض بدادن شربت "وننزل من القرآن ما  
هو شفاء" آثار دم مسیحا خواهد نمود ، صحت کامل و عافیت عاجل بذات  
اشرف ملک ملوک الشرق والسادات منبع الجود والخیرات ، شرف الملک که  
شرف اولاد رسول و فخر احفاد بتول است و طیب مکارم او شافی امراض  
و اسقام حوایج خاص و عام است ، با شرف و افتخار حاصل باد ، بحق  
سوره فاتحه که مفتاح شفاء و دافع انواع بلا است ، کما قال النبی علیه  
الصلوة والسلام "سورة الفاتحه شفاء لكل داء إلا السام" -

بنده دودمان رسالت و خادم خاندان طهارت عین ماهرو که فاتحه  
دعای صحت ورد زبان داشته و نقش اخلاص بر صفحه دل و جان نگاشته  
است و بسبب عارضه عرصه کرم و خلاصه سر "إني أعلم" که صحت  
ذات او سبب عافیت جهانیان است در تعجیبی شگرف است :

فكيف تعلل الدنيا بلاء وأنت لعللة الدنيا طيب

بنسیم تبلیغات تسلیات که از مهمب صحت و سلامت متنسم و ریج ابلاغ

عبودیت که بوی آن از انوار عافیت متبسم شود ، بستان موالات و گاستان مصافات را تازه گردانید و نمود که چون در زمان روان شدن این کهتر هنوز ذات نبی صفات را از قانون صحت و اعتدال اندکی انحراف بود ، بدان موجب حسرت بسیار و آثار انکسار بر ظاهر و باطن این کهتر مستولی گشته ، از حضرت آفریدگار آناءاللیل و اطراف النهار صحت آن ذات مسئلت نمود ، و برای اتمام این هر دم بدعای صاحبا و اختیار و مشائخ روزگار استمداد کرده -

بر وعده حضرت ربانی "اجیب دعوة الداع إذا دعان" امید میدارد که هاتف مکارم الهی و کامن استار ناستناهی ندای بشارت صحت ذات به مسامع مبارک "ملئت بالسرور" رسانیده باشد ، اما خاطر بنده را که سبب انتشار آن نارسیدن اخبار صحت است ، بشرف اعلام صحت ارزانی فرماید ، تا ظاهر و باطن بنده از سقم انقسام شفاء یابد - خلعت صحت و کسوت عافیت بذات معظم و مکرم باد ، والسلام -

### (۱۲۳)

ایضا بملک الشرق -

-----

بنده دودمان سیادت و خادم خاندان رسالت عین ماهرو عبودیت تعریض کرده و نمود که احوال این طرف بنضل الله تعالی به فر اقبال پایدار خدایگان عالم مدار "خلد الله ملکه" و بمیان اشفاق خداوندی ملک ملوک الشرق مقارن خیر و صلاح است و امور مشکور است و مصالح بر حسب ارادت منتظم ، "الحمد لله علی هذا" -

خلاصه مقصود از ضمن مکتوب مرغوب و مرقوم محبوب فرزند عماد الدین که عنوان نامه زندگانی و دیباچه تحیات شادمانی است ، چنان روشن شد که صحت را به مصاحبت ذات اشرف بمشابه ای شرف حاصل شده که ایشان را بخدست آن عنصر ملایک سیرت :

قد شرف الله أرضاً أنت ساكنها و شرف النار إذ سواك إنسانا  
به استماع این خبر سار که موجب اهتزاز و استبشار است گل دل  
متبسم ، و بلبل جان بنوای

المجد عوفی إذ عرفیت والکرم و زال عنک إلى أعدائك السقم  
ولا أخصک فی بر بتمنیه و إن سالت فکل الناس قد سلموا  
مترنم گشته ، و بر این اخبار بشارت آثار که از فرزند عماد الدین داشتم ،  
تا قیامت ازو خوشنود گشتم ، فرحت و مسرت که بدین موجب حاصل  
شده است افلام از تحریر و اوهام از تصویر آن عاجز و قاصر است ،  
بنابراین بر کلمه "و هبت نفسی لصحتک و أسأل الله دوام عافیتک" اکتفاء  
نمودم - "إنه یسمع و یجیب و دعوة الملهوف لا یخیب" در عزت ابدی و  
نعمت سرمدی مقیم باد!

## (۱۲۲)

بجانب ملک فخر الدین و ملک سح الله ملک بهاء الدین -

جواهر زواهر عبارت و لالی متالی استعارت منشیان مقاطیر اقلام  
و مساطیر کلام خداوندان و مخدوم زادگان که سواد آن چون سواد  
دیدۀ حور و بیاض آن روشن تر از خرمن ماه و خور بود ، وصول یافت .  
بر سواد و بیاض دیدۀ نهاده آمد - گل دل که بسبب خداوندی مخدوم  
مرحوم ذبول تمام یافته بود ، به نسیم وصول قدوم آن خداوندان متبسم  
و بلبل جان مترنم گشت ، و ترانه "لاجد ریح یوسف" آغاز نهاد ، و  
زبان شکر و سپاس گشاد و از غایت فرح و شوق دوستدار می خواست  
"کالبرق الخاطف والریح العاصف" بخدمت خداوندان شتابد ، و سعادت  
ملاقات که منتهای مطلوب قصارای مقصود است ، دریابد - اما موانع  
و عوائق بخدمت خداوندان پوشیده نیست - بدان موجب نیل آن امانی  
که سرمایه حیات جاودانی است ، در حجاب توقف ماند و عیش که بسبب

واقعۀ خداوند ملک العرش مرحوم مکدر شده بود و مشرب حیات که صفات تکدر گرفته بر رجای لقای آن خداوندان صفا یافت - و چنان متصور افتاد که ملک مرحوم امروز زنده شد :

زنده است کسی که در دیارش ماند خلفی به یادگارش

امید داشته می آید که عزیزان را به نعمت حیات شما جراحات مصیبت خداوندی ملک مرحوم مندمل شود ، و در ظل لطف شما مرفه الحال گردند - حق سبحانه و تعالی عواطف و عوارف خداوند عالم مد الله ظلال اقباله را در باب آن خداوندان موفور دارد و ایشان را وارث اعمار و دولت ملک مرحوم "تعمده الله بالرحمة والرضوان"، گرداند -

### (۱۲۵)

بنام مولانا شهاب الملة والدين -

خداوند مولانا و سیدنا افضل العصر اعلم الدهر حاوی انواع الفروع والاصول ، جامع علوم المعقول والمنقول شهاب الملة والدين "ادام الله علوه وتقواه ورزقنا بالخير لقاءه"، خدمات وافره و مدحات متوافره از محب قدیم مصافات و متحد مستقیم موالات عین ماهرو مطالعه نماید و مقرر ضمیر منیر و خاطر خطیر گرداند که غلبه و جذبۀ آرزومندی مشاهده کریم خداوندی چنان گریبان دل گرفته است که اگر نه عوایق و علایق دامن گیر وقت باشد "سعیاً علی الرأس لا مشیاً علی القدم" بخدمت شتابد ، و سعادت دست بوسی دریابد -

علم الله ، این کهتر در غمرات فراق چنان متحیر و فرومانده است که در وصف نیاید و بسبب این که طریق وصول بساحل وصال در تصور نمی گنجد :

آنجا که تویی من آمدن نتوانم و اینجا که منم تو خود نیائی ، دایم

چون ابواب تفصی این کار مسدود می بیند در شب دجور از هجوم هموم  
و تراکم غموم سراسیمه و مدهوش گشته ، و سر رشته عقل گم شده ،  
تدارك این امر نمی داند و در غم فراق این بیت را ورد خود سازد :

سروکار من درین غم بکجا رسد ، ندانم

نه مرا بحال قربت ، نه ترا طریق یاری

و برهان این مقال و مصداق این حال آن است که درین مدت که این  
کمتر بدین طرف روان گشته بسلامی و پیامی یاد نیاورده ع :

یاد می دار که از مات نمی آید یاد

در افادات علوم و ثبات تقوی قایم و دایم باد ، آمین !

### (۱۲۶)

بنام مولانا بهاءالدین -

خداوند مولانا امام همام سید الائمه والعلماء بهاء الملة والدین سلمه الله،  
سلام و خدمت و ثنا و مدحت از عین ماهر و که عین ارادت او بکحل  
ملاقات برادران مکحول باد ، مطالعه فرماید و مقرر ضمیر منیر و خاطر  
خطیر نیرتأثیر گرداند که جان عزیز از درد فراق در غایت قلق و  
اضطراب و نائرة اشتیاق و آرزومندی و کمال نیازمندی در نهایت التهاب  
است :

النار ابرد من تلج علی کبدی والسيف ارفق بی من دجر مولائی

اگر تن مهجور از خدمت دور است جان عزیز در مقام حضور است :

فی القرب والبعد لا یزداد حبکم هذا تقرر فی قلبی من الازل

چون قضیه وحدت و یگانگی ثابت و مقرر است بقضیه شوق که ”فیا لها  
شوق فی شرحها طول“ عبارت از انست مشغول نشد ، تناجی ضائر  
طرفین حقیقت حال را عیان خواهد کرد - دوستدار را درین غیبت هم  
بوجود مولوی اعتضاد و استظهار بسیار است -

باید که بر معتاد و معهود ذات محمود خود در باب تهذیب اخلاق

کهنتر زادگان بذل مجهود ارزانی دارد ، در اوقات مرجوه و ساعات متبرکه کهنتر را بدعای خیر مدد نماید - تا چهره اجابت از سراپرده "اجیب دعوة الداع إذا دعان" جلال نماید ، کسوت بقای خداوندی تا ابد به طراز تقویٰ معلم باد ، والسلام -

## (۱۲۷)

بنام علامه سید عزالدین -

تا صوب رحمت الهی بر صوب بوستان خاندان نبوی منهمر و شجره برکت دودمان مصطفوی مشر خواهد بود ، حدایق سیادت و ریاض سعادت آن شعبه دوحه رسالت و آن دره دریای طهارت و آن غره اولاد بتول و آن سر معنی "قل لا استلکم علیه أجرآ إلا المودة فی القربی" اعنی علم الهدی ، علامه الوری ، عز الحق والدین به ازهار الطاف یزدانی و اثار عواطف ربانی ، ناضر و نامی باد و ایزد متعال ناصر و حامی ، بحق من قال "مثل کلمة طيبة کشجرة طيبة أصلها ثابت و فرعها فی السماء" -

بنده عین ماهر و که میوه چین ارم کرم آن عین المعانی است ، نهال عبودیت را از عین اخلاص سیراب کرد و مقرر آن سرو جویبار مهتری و نوباوه باغ پیامبری گردانید ، اگرچه از سموم قهر فراق مولوی نهال نهاد بنده را ذبول تمام حاصل شده است ، اما گل دل بهوای جناب نزهت مآب متبسم و بلبل جان به شناسرائی آن بهوای چمن کرم مترنم است و از غایت شوق دست بشاخ آرزومندی نمی تواند زد ، ج :

این ره نه بیای چون منی یافته اند

بر مقتضای "لا تأسوا من روح الله" نظر بر گلستان رجای رحمت الهی داشته شده است ، تا بو که مشام جان این خدمت گار بنسیم ملاقات معطر گردد -

تا آن زمان که غایت نهال متمنی مشمر گردد ، بنفحات سلام و فوحات پیام چمن دل بنده را تازه دارد و بگلدسته پرش یاد دارد -



(هذا باب) امام تاج بهاء که برابر بنده در شهر نو بود و نهال وجود او به جود مولوی ترشح یافته ، مدتیست که برای اعلام بر صوب هندوستان بیرون آمده بود ، هیچ از حال او روشن نه شده - ظن آنست که احرام جناب نزهت مآب گرفته باشد و در ظل ظلیل آن خدمت که انموذج جنة المأوی است مأوی یافته باشد - از هار تردد و فراق دل پدر او چو گل صد پاره گشته است ، [بوکه] نسیم اعلام سلام او به جان پدر برسد -

دیگر مقرر باد پیش ازین بخدست عرض افتاده بود که واحدی شرح دیوان متنبی بر ترتیب حروف بر مولانا افضل العصر ضیاء الملة والدین بخشی موجود است ، اگر به تربیت مخدومی انتساخ شود و برین بنده برسد بر سائر اکرام انضمام یابد - و چون خدمت مولوی دریاب وعده کرم فرمود ، چشم داشت آنکه بر قضیه انجامز مواعید که از عادات سادات است شرح موعود برین بنده بفرستد - درخت مجلس سامی به نیکنامی نامی باد ، والسلام -

## (۱۲۸)

بجانب سید عز الدین رقم یأنت ..

تا کسوت خاندان رسالت به طراز عز دارین مطرز و معلم و حریم دودمان طهارت مرکز مجد و کرم خواهد بود عز و اقبال و مجد و جلال قرین ذات ملک صفات آن قطب آسمان سیادت ، تاج هامة سعادت ، خلاصه انوار حدایق حسینی ، و زبده انوار اخلاق رسول مکی و مدنی ، چراغ دوده بطحا ، نهال باغ مصطفی ، دیباچه کتاب جود و سخا ، فهرست جریده فضل و عطا ، اعنی خداوند ملک ملوک السادات ، منع اللطایف والکرامات ، ناصب رایات الکرم ، صاحب آیات النعم ، عز الحق والدین "أعطاه الله عز الدارین" باد ، بحق من قال "و لله العزة ولرسوله" -

بنده درگاه خاندان سیادت عین ماهر و که بعین اختصاص و شرف اخلاص آن جناب اکارم مآب موصوف و بخدمت‌گاری و دولت‌خواهی آن آستان کرم مذکور و معروفست، مقام عبودیت به لب عزت می‌بوسد، و عرض می‌دارد که چون نهال صدق و مصادقت بماء اخلاص در غایت نشو و نما و مشارب موالات و موارد مصافات از شوائب مجانبت مصفا و لوح خلوص عقیدت بنشر حدیث آن خدمت آراسته، و غبار بیگانگی از طریق یگانگی برخاسته است، جدائی جسم کثیف مانع آشنائی روح لطیف نیست:

تا ظن نبری که من کمت می‌بینم      بی زحمت دیده هر دست می‌بینم

اما جسم مهجور که از مالوف طبیعت یعنی مقام قربت آن خدمت دور افتاده است و از عز مشاهده و مشاهده عز محروم مانده و دل و زبان به ولاء و ثنای مولوی بسته و گشاده و از غایت اشتیاق و آرزومندی و کمال اخلاص و نیازمندی ندای

نرفت، تا تو برقتی، خیالت از نظرم  
برفت در همه عالم ز پیخودی خبرم

بر چهار سوی محبت در داده و نظر انتظار برهگذر رجاء که دست‌آویز مؤمنان است داشته، و نقش ”ان مع العسر یسراً“ بر صفحه خاطر و صحیفه ضمیر نگاشته است، تا بوکه مفتاح الابواب کار بسته این هجران دیده بگشاید و عروس مطلوب از آئینه لطف الهی روی نماید و ایام فراق بوجهی احسن بسر آید:

امیدوار چنانم که کار بسته گشاید  
وصال چون بسر آمد فراق هم بسر آید

”إنه علی ذلک قدیر و بالاجابة قدیر“ - چون ذکر شوق از امکان تقریر افزون و مجال تصویر بیرون است بدین نظم اقتصار و اختصار افتاده:

تا ظن نبری که من صبورم      نزدیک توام اگرچه دورم

و بعرض غرض مشغول شد و باز نمود که چون بنده را محقق و

متیقن و روشن و مبرهن است که خدمت سیدی و مولائی را در نظام و انتظام امور بنده حسن اهتمام است ، شمه‌ای از حال خود عرض می‌دارد و باز می‌نماید که بنده درگاه دولت زمین بوس درگاه فلک جاه احراز کرد و بانواع اصطناع و اصناف الطاف اختصاص یافت ، و بمواعید عوطف موفوره و عوارف نامحصوره مخصوص شد ، و بر مبنای آن که انجاز مواعید خاصه سجیت ارجحیت خدایگانست یقین واثق و رجای صادقست که آثار آن بخیر در حیز ظهور خواهد آمد ، این معنی بحکم ”التحدث بالنعم شکر“ بزبان قلم عرض افتاد ، حق سبحانه و تعالی ذات نبی صفات خداوند عالم خلد الله ملکه را در نشر عدل و احسان و شرف بذل و امتنان إلى يوم التناد باقی دارد ، ”ویرحم الله عبداً قال آمیناً“ -

متوقع آن که بنده را برقرار معهود در سلک عبید مخلص منسلک دارند - و گاه به پیامی یاد دارند و بخدمات مایلیق اشارت فرمایند تا در اتمام آن کمر امثال بر میان جهد و اجتهاد بسته آید - بر مسند بقای زندگانی و منصب عیش و کامرانی تا انقراض عالم فانی باقی باد ، آمین!

### (۱۲۹)

مجانِب صاحب دیوان ریاست سعد الدولة ابراهیم نوشته است -

-----

تا سعادت ازلی قرین حال ارباب خلت حضرت الوهیت خواهد بود و معرفت از مطالع قلوب اصحاب عرفان تجلی خواهد نمود ، سعادت که از شائبه شقاوت مصون و دولت که عاقبت آن بخیر مقرون بود ، قرین ذات برادرم خلف الصدور والکرام سلالة الوزراء العظام اعنی صاحب دیوان ریاست سعد الدولة والدين ابراهیم باد ، که نور دیده و چراغ دوده ملک ناظر است و آثار نجابت و مخایل سری و سروری او از زمان صبا تا عنفوان نشو و نما بر مقتضای :

فی المهد ينطق عن سعادة جده اثر النجاة ساطع البرهان

ظاهر و پیدا و روشن و هویداست ، بحق من قال ”واتخذ الله ابراهيم خلیلاً“ -

عین ماهرو که عین خلت او بکحل اخلاص مکحول و زبّان مہدت بذکر محامد و مناقب برادری مشغول است ، غرر دعاء و درر ثناء که جید وجود محبت را بیاراید و از مطالعہ آن بوی یگانگی آید رسانید و مقرر ضمیر خدائوندی گردانید که چون سوابق محبت سوروث بلواحق مودت مکتسب مقرون گشته و کمال اتحاد طرفین در حیز ظهور وحدت رسیده ، بعد جسمانی مانع اتصال روحانی نیست :

تا ظن نبوی که من کمت می بینم  
بی زحمت دیده هر دست می بینم

اما حواس ظاهر که از مشاهده جال باکمال آن ذات کامل صفات که مسند کمالات انسانیت ، بی نصیب مانده و اضطراب ناک است ، از راه دید، و سوز سینه قصه

از درون سوز ناک و چشم تر نیمه‌ای در آتشم ، نیمی در آب

عیان دیده ، با این همه نظر انتظار برهگذر ”لا تأسوا من روح الله“ داشته ، تا بو که از امطار لطف ربانی و تأثیر سعادت آسمانی سببی متضمن خیر به ظهور آید که موجب اجتماع طرفین باشد و حواس ظاهره از طلعت میمون که معظم مقصود است محفوظ گردد ، بیت :

یکبار بمن نمای خود را من آرزوی دگر ندارم

وما ذلک علی الله بعزیز -

و عرضی دیگر ، که ضمنی و طفیلی است ، آنست که بنده درگاه هشت سر اسب تجمل بدیوان گذرانیده و قایم داشت - در اثنای این در ملتان بحکم فرمان روان می شد - چهار هزار تنکه بدل هشت سراسپ تجمل و حجت ظہیر الجیوش بحکم فرمان به تعین سند خمس سته -

متوقع آن کد درین باب بر قضیہ ”وتعاونوا علی البر والتقوی“ -

مدد و معاونت فرمایند ، تا این سیم متعلقان این محب را بدست آید و قانون معاملات رعایت یافته باشد و مال بنده درگاه بلطف اخوی احیاء شود بمن فراوان مقابل افتد و آثار ”محبة الالباء قرابة الابناء“ که رعایت آن از عادات کرام است بوجهی بهتر بظهور انجامد ، والسلام -

### (۱۳۰)

بجانب سید شمس الدین چهچور -

ابکار افکار خاطر وقاد و بنات منشآت طبع نقاد اعنی نتایج اقلام آفرین و موالید خاطر دوربین که آن کشنده درر غرر براعت در سلک عبارت در مقنعه تصریح نه در معرض تعریض کرده بود و در مصب صحیفه بلاغت بوجه احسن چنان جلوه داد که شاوَر چابک دست بجای چابک و سنان صناعت انگشت حیرت بدندان غیرت گزیده و به تفوق او در اجتلاب قلوب بر خداع محب و محبوب اعتراف نموده و از بحار زخار او اغتراف نموده ، رسید -

عین مشتاق بوفور آرزومندی و اشتیاق ملاحظه نمود ، و بخطبه موالات و عقد مصافات در حبل وداد و شبکه اتحاد بقبولی هرچه تمام در آورد ، و ایجاب صداق صداقت در ذمه صدق سودت متوجه شمرد ، و از پرتو انوار نو عروسان آراسته و سمن بران نوحاسته اعنی مضامین رقعۀ رفاعت و لامه صفوات نتایج معنی قنب لبید صوره و معنای مشاهده افتاد ، و از ابداع معانی دقیق و اختراع الفاظ رقیق و انشای رموز لطایف و کنوز ظرایف سراج شیخ سروج چنان افروخته و علم ساسانی بر نمطی افراخته است که بذروه کمال لطایف ارتقاء نموده ، و سنت سنیه سروجی و ساسانی بعد اندراس و انطلاس احیاء فرموده ، چون انشای فضایل و لطایف سخره خاطر سخن سرای و مسخر ضمیر گوهرزای اوست ظهور معانی حریری و بدیع الزمان از ابداع بدیع اوست ”لا غرو من المسک أن یفوح“ چه اسالیب قوانین که حریری در مقامات درج کرده است او در شبکه بند کاغذ در

آورده و دران ذکر بی مروتی و بی شرمی اصحاب باز داده و هنر خود بر دیگران نسبت کرده می آید ، و اگر دریافت قلوب اخوان و ایصال مقصود بکنار ایشان چنانچه در مثل مائثر آمده است ، از مروت می پندارد چون آن خدمت سر لشکریان و سپاه قابل آن جیش است نه شاید که خود را از فخر مالک این قوم خواند و دیگران را بی مروت داند ، و اشارتی که در ضمن صحیفه بر حسب اصطلاح مندرج است چون کسی بر غوامض اسرار و حقیقت کار واقف و عارف است ، معانی آن برو مشتبه نخواهد ماند و اگر از غایت غباوت آن را نه رسد شرکت خواجه به سر بام دارد ، والسلام -

### (۱۳۱)

بجانب سید شمس الدین چهجو -

تا از اضافت انوار شمس قمر را ضیاء و صبح را سناء خواهد بود ، و گوش و گردن عروس سپهر بزینت لالی متلالی "ولقد زینا السماء الدنيا بمصابیح" آراسته خواهد بود ، شمس شایل و بدر فضایل آسمان بلاغت و کوکب دری درایت آن دره درج معانی ، و آن اختر برج سخندانی ، و آن نور دیده خاندان رسول ، و آن زینت دودمان بتول ، اعنی شمس الدین چهجو که بحسن خالق احسن دیار هند از نور وجود او مشرف و مزین است ، بر آسمان معانی از مطلع فضل لایزالی طالع و لامع و از کسوف نوایب و خسوف مصایب مصون باد ، بحق من قال "وجعل الشمس ضیاء والقمر نوراً" -

عین ماهرو که عین هوا و هوای ولای آن به عین المبانی منور است ، شمس خدمت را برتبه اخلاص روشن کرد ، و بر ضمیر منیر و خاطر خطیر آن مطلع انوار فصاحت و مجمع آثار حصافت روشن گردانید که خلوت سرای دل چون قندیل آویخته محبت است و بمصابیح موالات و شموع مصافات آن شمع ضمیر چنان منور است که این دیار وجود از عکس لطایف انوار آن بدیع زمان روشن ، و نواثر اشتیاق آن نور حدقه بدایع و نور حدیقه

روایح در صمیم دل چنان مشتعل و ملتهم است که از خوف قلم رقم نمی یارم ، مصراع :

زان یم که ناگهان زبانش سوزد

تا نور دیده این کهتر از طلعت آن نور دیده فضل بی نصیب مانده است ،  
از حیات روی حظ و نصیب راحت ندیده :

ره ندیدم چو برفت از نظرم صورت دوست

همچو چشمی که چراغش ز مقابل برود

ازان روز باز که آن سراج و هاج مجمع انسانی که شیخ سروج بمقتبس انوار  
اسالیب و متمتع آثار تراکیب اوست در مشکات مسافرت قرین گشته است ،  
طاقت طاق شده و ماه صبر در محاق نوایب زمان افتاده و هیچ منظری  
چون منظر بی نظیر آن خورشید طلعت منظور نشده ، و خانه دل از نور  
و سرور خالی مانده و نقرت مودت و نصرت محبت را به هیچ وجه بر هیچ  
وجه انس حاصل نه شده :

فراقی من لاقی بعد بعده ولا شافی من شاقی بوصاله

وما لاح لی برق الجال کمثله ولا ذو خلال بان مثل خلاله

و دیده رجاء از آرزوی طلعت آن مشتری جبهت و زهره بهجت رمد دیده  
فراق دیده را چاره کرد ، تا بو که ملاقات آن انسان عین مردمی حاصل  
آید یا نامه آن نامور که سواد دیده و سویدای دل بدو مضمهر است برسد -  
اما به نوایب زمان سیاه کارنامه گرامی که سبب شادکامیست نرسید :

من زاب دیده قصه نبشتم هزار فصل

او زاب دوده یک رقم از من دریغ داشت

با این همه عین انتظار برهگذر "لاتیأسوا من روح الله" داشته ام و امیدوارم  
که سرا پرده دیده بنور طلعت زهره بهجت مولوی که "الشمس تطلع من  
بشره وجهته" عبارت از آنست روشن گردد -

چشم داشت آن که بعد ازین تاریخ بمسودات لطیف که عنوان

”النور فی السواد“ است روزگار تیره این فراق زده را روشن گرداند ، تا  
 قرة عین حاصل آید و عروس تمنا از آئینه مطلوب رو نماید :

گر لطف کنی و نه کنی محبوبی اندر نظرم بهر دو صورت خوبی  
 مقصود من از تو نیست تحصیل غرض اما تو بدین بهانه مطلوبی  
 چون ناردیده شوق [نه] بدان غایت است که حرقت و لوعت آن بدستگیری  
 سواد الوجه بدان آفتاب تنها رو که هم سایه ندارد ذره ای روشن توان  
 کرد ، به ضرورت بدعاء اختصار و اقتصار افتاد -

”الله نور السموات والارض“ انوار فضایل آن شمس را که دیار  
 هند بجمال ذات او بر مقتضای ”قد شرف الله أرضاً أنت ساکنها“ مشرف و  
 مزین است و بر سایر دیار مفتخر و مباهی ، منقطع نه گرداند ، و آفتاب  
 زندگانی او را بنور جاودانی منور دارد ، آمین رب العالمین -

## (۱۳۲)

بجانب سید شمس الدین یحیی ، عرف چهجو -

الطاف نامتناهی قرین ذات شریف و عنصر لطیف آن الطف زمان ،  
 و افضل عصر و اوان ، چراغ دوده خاندان رسول ، زینت دودمان بتول ،  
 اعنی ملک السادات شمس الحق والدین یحیی عرف چهجو ادام الله لطایفه  
 متواتر و متوالی باد ، بحق من قال ”الله لطیف بعباده“ -

عین ماهرو که صحایف اعتقاد او بلطایف اتحاد خداوندی آراسته  
 باد ، تحریر صحیفه لطیفه بر ضمیر منیر آن شمس آسان لطافت گردانید که  
 این متحد به منن لطایف حسنه ربانی در ضان سلامت در حضرت رسید و  
 بالطاف و مراحم خداوند عالم که از شرح و کتابت مستغنی است مخصوص  
 گشت - حق سبحانه و تعالی ظل ظلیل خداوند عالم را إلى يوم التناد ممدود  
 دارد -

(هذا باب) باعیان افاضل و افاضل اعیان در سرا خصوصاً باشراف



الملک که قدوه فضلاى روزگار است شرف محاوره دست داد - تضعیف مکمله و مجاوبه ذکر لطیف لطافت طبع وقاد و خاطر نقاد اخوی افتاد که درین عصر و زمان در اختراع بدایع و انشای صنایع ارباب بلاغت و اصحاب براءت را بدان جناب نسبتی نیست ، اگر افاضل گذشته دانشوری الحال آیند ، هم عیال آن خدمت باشند - ابن قداسه بتقدیم و تفضیل اعتراف و سبحان از بحار زخار لطایف مولوی اغتراف نماید ، و ابو عباده در سلک عباد آن خدمت مفتخر و مباهی باشد ، و لبید در مقام انشاد مقلوب شود و حریری و بدیع الزمان پیش فضل و علیای او مغلوب گردد و هیچ کس را مجال مبارزت و مکان محاربت آن شمسوار مضار بلاغت دست ندهد -

و خزائن لطایف و غرایب خاصه مولوی که در [دسترس؟] افاضل عصر و زمان و بلغای ما تقدم نبود ، چندانست که در حصر و احصاء نباشد ، لطیفه اول آن که خدمت مولوی نور زمین بوس وداع در موقف عرضداشت باسناد و پروانه التماس نموده و دوم آن که خدمت مولوی را عزم دارالملک دهلی شده بود ، برای استصحاب پدر رفته و در حضر توقف می شد ، در اثنای آن اعظم ملک سمت لشکر و بیراهی روان می شد ، خدمت اخوی بمصاحبت ملک اعظم در بیراهی رفت و هیچ نه پرسید که این راه بکجا می رود : ترسم نرسی به کعبه ای اعرابی کین ره که تومی روی به ترکستانست در محل ملک کمال الدین جاجرمی می گفت سبحان الله ”زهی قادر بر کمال که بلاغت و بلادت را در ذات واحد جمع کند و اوصاف متضاده را ایتلاف دهد ، چنانچه عناصر اربعه را که ضد یک دگر است در نهاد انسان نهاده“ -

و نتیجه این مقدمات آن است که ذات لطیف مولوی بر کمال قدرت حضرت صمدیت شاهد عدلست - بعد این مکمله و مذاکره دولت خواه بر ملک الشرق شرف الملک بمعارضه متصدی شده و گفت که بر سید چهجو اعتراض و تعریض واجب نیست ، زیراچه دیار هند را بوجود بدیع او شرف و افتخار است و منطقه نطق بلاغت و براءت بر نطق آن خدمت چست و درست است ، ”سبحان الذی جمع البلاغه والرفاعة فی ذات واحده“ ، والسلام -

## (۱۳۳)

بجانب سعد الملة والدين -

هر سعادت که از مصاعد آن سعاد آسمانی در حیز ظهور آید ، و هر عزت که از مطالع آن الطاف ربانی تجلی نماید قرین ذات و همنشین صفات مولانا و سیدنا افضل علماء الدهر و اکمل فضلاء العصر سعد الملة والدين ، لا زال مسعوداً ، باد ، بحق من قال "السعيد من سعد فی بطن امه" -

دولت خواه قدیم عین ماهرو که بر'ی دیدن و ادراک سعادت ملاقات و مشاهده کریم خداوندی عین انتظار برهگذر الطاف الهی داشته است ، عبودیت بوفور التیاع و تحن و برهء تعریض کرد و نمود که چون قصه و عرض فراق و شرح و بیان اشتیاق از احاطت اوهام و افهام افزون و از ادراک اقلام بیرون بود ازان اعراض نمود - بر مقتضای "نحن روحان حللنا بدنآ" حقیقت حال دل بیان خواهد کرد -

غرض عرض عریضه مبنی بر آن که دو نفر صراف از دونان و دیوان سیه و ضامنان ایشان در پٹن رفته اند ، و هفت صد و پنج تنکۀ این محب در ذمۀ ایشان دین است ، و نظام برای برآمد و انتظام این امر احرام خدمت مولوی گرفته - بر قضیۀ "وتعاونوا علی البر والتقوی" بر معتاد کرم طبیعی درین [باب؟] مساعی جمیله ارزانی فرمایند ، چنانچه این مستحق بغیر مماطلت بدست آید ، و بر سایر ایادی و منن و اکرام خداوندی انضمام یابد -

چون این محب متوجه پٹن<sup>(۱)</sup> شده یک منزل خانۀ مطبوع که ممکن باجارت یا باستعارت بهر وجه که مشروع و مقدور باشد به نظام بدهانند ، تا خانۀ بندۀ درگاه بدستیاری کرم مولانا معمور گردد ، والدعاء -

## (۱۳۴)

(مکتوب الیه نامعلوم -)

۱- در اصل : پٹن متوجه -

عرضداشت ایشان که مشتمل الضدین و محتمل النقیضین بود ، اعنی کلمات تصلف و خودستائی را در ذکر اطاعت بر سبیل زبان آرائی امتزاج داده و عنان سخن فراگشاده و مقدمات تواضع از ناصیه تکبر آویخته و خیر و شر بهم آمیخته ، و به تعبیرات نامقبول و تأویلات مجهول دران باز داده ، رسید و بر مضامین آن اطلاع شد ، ذکر هر یک چیز که در مکتوب شما مسطور بود ، به تفصیل نبسته می آید -

آن که در ثبات و رسوخ اطاعت خود مبالغه نمودید ، این معنی نیکو نیست - اگر مقال و آثار موافق افعال و کردار شما از زمره آنان باشد که ”یحبون أن یحذو بما لهم یفعلوا“ چه در ولایت مسلمانان که در تحت تصرف بندگان درگاه است ، مشتی مغلان در آمده و نفوس و اموال تلف و هدر انداخته ، و به تأویلات فاسده و حجج واحضه پیش می آئید - زهی اطاعت و زهی مطاوعت ، و نبشته اید که فرمان اعلی نفذه الله درباب مقدمان منجهوت که اقربای اقرب ما اند بر شحنگان و گماشتگان سیوستان صادر شده بود که زمین خالق و املاک ایشان بدیشان تسلیم نمایند - چون مقدمان و شحنگان و گماشتگان فرمان اعلی به امتثال نرسانیدند ، برای نفاذ احکام فرمان هایون جمعیت خود روان کردیم . شحنگان جدال و خصومت بنیاد نهادند - جمعیت ما از وحشت احتراز کرده و بر ایشان اعلام کرده آمد - بعد گفت و شنود شحنگان قبول کردند که بر قضیه فرمان اطاعت نمائیم و بعد ازین وحشت و مخاصمت نه کنیم - چون ایشان به عجز پیش آمدند به ضرورت از خصومت اعراض کرده شد و جمعیت ما باز گشت و آمد و در آمدن و رفتن خلق ولایت سیوستان و سیکهر را هیچ مضرت نه رسانید و اگر کسی بر عکس باز نماید ، درین پاس تفحص شود -

مقرر باد برین جواب ها که شما نبشته اید مردمان منصف و راست گو اید ، چه مغل که در دیار پادشاه اهل اسلام در آورده اید برای انقیاد فرمان است ، و آن که خلق و زن و بچه شحنگان و مواشی و ذخایر و دفائن که ایشان پیش کردند ، بردید و مخالفتی که برای تاخت و غارت میان مغلان و بانبنیه شده بود ، پوشیده نمانده است - صدق این است که تعرض نه رسانیده اید و از خصومت اعراض کرده اید و مکتوبی که

بانبنیه بر شجنگان اوان حصار سیوستان برای تعرض برسانیدن حصار سیوستان "والعیاذ بالله منها"، نبشته بود، آن نیز بر اخلاص و اطاعت شما شاهد عدل است - مثل این کلمات مموه حصه‌ای عرضه دارد، چون کاری به تغلب کرده اید به حجت درمانده چرا تمسک می‌کنید، بیت:

هم بسته‌ای خود بتار هم نای زنی

ممکن نبود دو دم به یک جای زنی

و امیر و حاکم مطلق العنان از جهت خداوند عالم "خلد الله ملکه و جعل أقالیم العالم ملکه"، منم - اگر دعوی شجنگان راست بودی اولاً کیفیت برمن می‌نبشتید و منصفان می‌طلبیدید - راه اخلاص و اطاعت این بودی، لیکن نیکو سره بگوئید که خداوند عالم را در کنف باری عز اسمه در لکهنوقی شنیده بودیم و لشکر ملتان روان کرده دانستیم که بنا بران دیگ سودا برسانیدیم و ماخولیا می‌پختیم، ع:

سودات پختم ای جان، سرمایه هم زیان شد

بر مقتضای "کلام العدی ضرب من الهذیان" می‌خواستم که جواب شما بزبان قلم نه دهم که، ع:

السيف أصدق ابناء من الكتب

اما چون سنت الهی جاری است که اگر رعیتی از جاده فرمانبرداری منحرف شود او را اطلاع نمایند و کشف شبهه کنند - بنا بران بر شما در قلم آمد - اگر فرمانبردارید چنانچه در وقت ولایه ماضیه خاصه بهرام را که به نسبت بندگان درگاه اعلیٰ چه باشد حدیث و مسن اطاعت می‌کردند، همچنان اطاعت کنید، بیت:

گر راست روی، هر آنچه ما راست، تراست

ور نی، تو بگو نفاق بیموده چراست

سبحان الله! دختران را میان پرستاران حرم فرستید و دم اطاعت زنید، بعده همچنین مکابره کنید - رایان هندو مشرک که دختران فرستاده اند به غدر و خداع نه فرستاده و به بد حرکتی اقدام نه نموده - آنها که

ہندو باشند از مکر و غدر شرم دارند و جبلت شاہ کہ خود را مسلمان می گویند و بر فساد مکابره و حجت می گوئید ، این عذر خواستن بدتر از گناہ است و چون این نوع استہزا است بر مقتضای ”جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا“ [سزا] خواهید یافت ۔

و آن کہ نبشتہ اید کہ جمعیت ما از خصومت اعراض کردہ آن نیز ہمچنین است ۔ سبب اعراض کردن معلوم است ، چون لشکر ما در تعاقب آن مخاذیل است بانہیہ چہ نوع با کسان از سیوستان یک شب میانہ تہتہ رفت ۔ اگر جلاوت و مردی داشت چرا بر سر انگشتان نہ ایستادہ ، و سپاہ خود را نصرت نہ کردہ ، بیت :

جولان گری سمندش این بود انداختن کمندش این بود

و آن کہ نبشتہ اید کہ سخنان اصحاب غرض پیش تفحص مسموع نہ فرمایند ، این معنی ہمچنین بود و سخن کسی در حق شاہ جای نہ یافت ۔ چندین سال در ظل رافت خدایگان آسودہ و خوش غنودہ بودید ، اما از غایت ابن الوقتی نظر و قدر آن نعمت نہ شناختید و امن و امان خود را بیک داو باختید ، بیت :

سالہا جام جم بدست تو بود چون تو نشناختی کسی چہ کند

تنبیہ شہنگان بسبب نقصان و مضرت مسلمانان اختیار نہ کردیم و اگر مسلمانی کشتن برادر اعیانی بخصوص برادر حقیقی و نہب و تاراج نفوس و اموال مسلمانان است ، خود کفر کدام است ”بئس ما یا مرکم بہ ایمانکم إن کنتم مؤمنین“ ۔

اگر نویسندہ شاہ را در منقول و معقول شعز بودی در شروع ، از نبشتن این چنین کلمات منحرف شدی و شاہ را تنبیہ کردی ، یا خود او درین کار خردی و خبرتی ندارد ۔ یا آنچه او را نبشتن می فرمائید ، صلاح شاہ نمی بیند ، بہ عجز و اضطرار می نویسد ۔ این چنین سخنان اگر بمشورت دانشمندان و دانایان آن جا نبشتی ، بہتر بودی ، و خود اگر دانشمند و دانا بودی آن جا سکوت اختیار نہ کردی و در زمرہ ”انما

جزاء الذين يحاربون الله و رسوله ويسعون في الأرض فساداً أن يقتلوا أو يصلبوا أو تقطع أيديهم و أرجلهم من خلاف، خود را منسلک نه گردانیدی -

اما لایق تر این بود که شا راست می نبشتید - نفس اماره برین آورد که بر این چنین معصیتی مرتکب شویم و فتنه خفته را بیدار کنیم و دران قسم در آئیم که ”الفتنة نائمة، لعن الله من أيقظها“ -

و آن که تعریفی کرده بودید که لشکر شا مسلمانان را پرده کرده و در بازار فروخته است ، جواب این آنست که کشتن این چنین مسلمانان ، که در دار اسلام در آیند و حکم قطاع طریق گیرند ، من حیث الشرع جایز است ، اما فروختن مسلمانان اگرچه در ایشان اسلام صوری باشد ، جایز نه - و من این معنی نفرموده ام - و نیز سخن شا که اعدائید در حق غزاة که بعد آن نقض عهد در ولایت شا بر سبیل مکافات در آمده ، از روی خرد و خیرت مؤثر نیست و اعتقاد را نه شاید - چه حکایت مکر و خداع دو دختر رای داهر که رای بزرگتر ازو در سند نبود در تاریخ داهر چچ مسطور ، و میان عامه خلق دیار سند مشهور است - و آن این است که دو دختر رای داهر از حرم او گرفتار آمدند و امیر محمد قاسم تقی ثقی ، ایشان را بدست خادمان حبشی بحضرت بغداد فرستاده بود - و خلیفه وقت ایشان را بخواجه سرایان پداد که تیار داشت ایشان کنند تا شایسته شبستان شوند - بعد از مدتی خلیفه یاد آورد و خواست تایکی از ایشان را خدمت فرماید - هر دو بیک زبان گفتند ”بقا باد خلیفه را که ما بندگان شایان شبستان شاه نتوانیم بود که امیر عماد الدین محمد قاسم ما را سه روز نزدیک خود داشت ، بعده بخدمت دارالخلافه فرستاده - این چنین فضیحتی پادشاهان روا ندارند - خلیفه را دران لحظه غلبه توقان بود ، امکان تفحص و تجسس نداشت ، دوات و قلم و کاغذ بخواست و فرمان بخط خود تمهید کرد ، ”محمد قاسم بهر موضوع که رسیده باشد باید که خود را در [چرم] خام گیرد و به دارالخلافه مراجعت نماید -“

محمد قاسم را چون فرمان به شهر اودها پر رسید ، بفرمود تا او را در [چرم] خام گرفتند و در صندوق نهادند و باز گشتند ، دوم روز جان بحق

تسایم کرد - چون صندوق بخدمت خلیفه بردند و حال او باز نمودند ، خلیفه فرمود که زنده است ، یا مرده ؟ گفتند - خلیفه را عمر دراز باد در عز مخلص و بقای مؤید ! چون فرمان نافذ به اودها رسید ، بر حکم فرمان خود را در [چرم] خام گرفت - بعد از دو روز جان نیز بحق تسایم کرده و بدار بقا رفته - خلیفه فرمود تا صندوق باز کردند و آن دو غداره را حاضر آوردند و بایشان آغاز کرد که فرمان ما بر گشتگان چنین نافذ است که همگنان متمسک و منقاد توانند بود - مخدرات نقاب از روی بگشادند و سر بر زمین نهادند و گفتند - بقای خلیفه در مزید اقبال فراوان شاد باد ! بر شاهان وقت که بکمال عقل متحلی باشند ، واجب است آنچه از دوست و دشمن استماع کنند بر سنگ محک فرمایند - چون بر خاطر عاطر و طبع نقاد ایشان تحقیق و بی شبهت گردد ، حکم بر جاده معدلت فرمایند ، تا مأخوذ غضب یزدانی و مذنوم نطق انسانی نه گردند - خلیفه را فرمان نافذ است ، فاما ضمیر مبارک از حکمت تمیز خالی است - محمد قاسم از طریق عصمت ما را به محل برادر و فرزند بود و دست تصرف او بماندگان نه رسیده - فاما بجهت انتقام آن که او پادشاه هند و سند را هلاک گردانید و دیار ما را تاراج نهاد و ما را از پادشاهی به بندگی برسانید ، برای مکافات و تشفی صدور خود در حضرت خلیفه باز نمودیم ، و غرض ما بمحصل پیوست و بواسطه این تمویه و تخیل چنان انتقام میسر شد و خلیفه حکمی محکم فرموده و اگر درین قضیه تنحص و تجسس واجب دیدی ، بوصمت ملامت موصوم و به سمت ندامت موسوم نه شدی ، و اگر محمد قاسم را حکمت و عقل بودی ، پیشتر آمدی تا بقرب یکروزه راه خود را در [چرم] خام گرفتی ، چون به تنحص رسیدی ، مخلص گشتی - خلیفه متاسف شده و از غایت غضب پشت دست بخائید و بفرمود تاهر دو را در دیوار گرفتند -

چون مکر و خداع و کلمات افترا عادت سندیان است ، در حق مسلمانان این حرکت که شما نسبت کردید ، چگونه مسموع داریم - اما چون سیوستان بیایم و درین باب تفحص نمایم ، بعد تفحص بر مقتضای شرع حکم شود - بوجود این قدر افعال نامستحسن و نامطلوب که بالا ذکر رفته است ، شما می پرسید که این تعریض فهم نه کنید ، دانشمندان

شما هستند ، اگر ندانید از ایشان پرسید -

و آن که نبشته بودید که جمعیت بسیار است ، اگر لشکر بار دیگر در خواهد آمد ، نباید گوشه کسی مکافات کند - مقرر باد از عون خدای تعالی از این چنین جمعیت اندیشه نیست - چه هر چند شکر بیشتر باشد تیر بیشتر خورد ، و نیز معلوم است که روستائیان تهته مقابل جمعیت عرصه ملتان و لشکر های اسلام چه قدر و خطر دارد و بدین خود تکیه نیست ، انکاء بر عون حق جل و علاست - و جمعیت شما اگرچه بیشتر و زیاده تر است ، چون بر باطل اید کشته و اسیر و دستگیر خواهید شد ، زیراچه شما نقض عهد کرده اید ، و حدیث نبوی برین جمله وارد است که وما نقض قوم ن العهد الا وسلط الله علیهم عدوهم - در دماغ شما عجب و غرور راه یافته است و آن سبب خذلان و خسران شما است - یکی تفکر کنید که مقطعان ماضی چه نوع مسلط بوده اند ، [به] خصوص بهرام که حدیث و مسن چگونه در امر و تصرف ایشان بوده اند ، یکبارگی خود را فراموش نباید کرد - شکر حق بجا باید آورد و از دهن سخن بزرگ بیرون نباید آورد ، بیت :

برگشته شد بخت زان سبک رأی کافزون کشد از گیم خود پای

و آن که نبشته بودید که مقطع گجرات و گماشته سیوستان بر ما هر چیز می بندد و متهم می کند ، این مکتوبی که بانبنیه بر شهنشاهان اوان حصار سیوستان نبشته بود ، ایشان فرموده بودند و تاقین کرده - فی الجمله کسان ما آمده و تقریر کرده که جام مردی فراهم است ، این هم فتنه ارباب تهته است - این نوع نیز عیب جام است ، چرا باشد که ارباب تهته را بر خود چنین استیلاء دهید - هر که ضابط باشد ، پسر و پسر برادر او هرگز نه توانند از امر او منحرف شوند -

همه وجه خلاصه این مقدمات آن است که اطاعت را شعار و متابعت را دثار خود سازند تا به لباس امن و امان زیب و زینت یابند - والسلام علی من اتبع الهدی -



## فهرست نامها و نسبت‌های اشخاص

- ( الف )
- بابنیه ، ۱۰۲ ، ۱۸۶ ، ۲۳۰-۲۳۱ ، ۲۳۲ -
- ابن قیصر ، ۱۳۰ -
- ابوالحسن لطیف الدین ، ۲۰۴ -
- بدرالدین قیماز ، ۴۸ -
- ابوبکر شبلی ، خواجه ، ۱۳۹ -
- بدیع الزمان ، ۲۱۰ -
- ابوبکر یزدی ، شیخ زاده ، ۱۴ -
- برهان ، قاضی ، ۱۰۶ -
- احمد (ولد ملک شاهو) ، ۲۱۲ -
- بهاء الحق والدین قادری ، ملک الشرق
- احمد خان ، ۳۰ ، ۳۲ -
- ۱۷۲ -
- خواوند خان ، ۴۶ -
- بهاء الدولة والدین ، ۱۵۷ ، ۱۵۹ -
- اسماعیل ، محمد ، شیخ الشیوخ ۳۵ -
- بهاء الدین (خلف ماهرو) ۱۵۵ -
- اشرف ، قاضی ، مشرف ۷۶ -
- بهاء الدین سبکتگین ، ۱۱۸ -
- اعظم خان ۱۰ -
- بهاء الدین قاضی (خلف شهاب‌الملک)
- اعظم همایون خانجهان ، ۸ ، ۷۷ ، ۱۵۳ ، ۱۹۹ -
- ۱۹۶ -
- بهاء الدین ، ملک ، ۲۱۶ -
- اعظم هایون ، خواجه جهان ، ۱۷۷ ، ۱۷۹ -
- بهاء الدین ، مولانا ، ۲۱۸ -
- بهل ، پسر لکهن رای ، ۲۳ -
- اقتخار الدولة والدین اقتخار الملک ، ۹۷ ، ۱۳۱ ، ۱۳۰ ، ۱۰۱ ، ۹۹ -
- ( ت )
- تاج الدولة والدین ، ۱۲۹ -
- اکرم الدین ماهور ، ۱۴۷ ، ۱۹۲ -
- تاج بهاء امام ، ۲۲۰ -
- الیاس حاجی ، ۱۶ -
- تاج الدین ، ۱۸۲ -
- امام الدین هروی ، ۶۹ -
- تاج الدین محمد تاج ، حاجی ابوبکر ، ۱۷۵ -
- امیر احمد - ۳۷ ، ۱۱۹ -
- تتار خان ، ۱۱۴ ، ۱۱۶ -
- امیر حسن رکن الدولة والدین ، ۱۰۲ -
- ( ج )
- امیر حسن ملتانی (المشهور به کندزی) ، ۲۱۰ ، ۱۱۰ -
- جام جونا ، ۱۸۶ -
- امیر کوه ، ملک (نایب ملتان) ، ۱۰۶ -
- جلال الحق والدین احمد بخاری ، ۵۱ ، ۱۸۶ -
- امیر میران ، ۱۳ ، ۱۴ -
- جلال الحق والدین صدرالصدور جهان ، ۵۷ -
- انوار الدولة والدین ، ۱۲۶ -
- جلال الدین سید ، ۱۸۷ -
- ( ب )
- جلال الحق والدین شیخ ، ۴۲ ، ۵۴ ، ۴۶ -
- هار بلدا ، ۴۵ ، ۴۶ -
- جمال الدین سید ، ۴۷ -
- باکی پاتر ، ۳۰ ، ۳۲ -

( ح )

- حاجی بهاری ، مولانا ، ۴۲ -  
حاجی رجب ، شیخ ، ۱۴ -  
حسام الدین ، ۱۹۱ -  
حسام الدین جنیدی ، خواجه ، ۴۲ -  
حسن ، شیخ ( سربرهنه ) ، ۵۵ -  
حسن الدولة والدین ، ۱۷۱ -

( خ )

- خان اعظم ( ظفر خان ) ، ۹۴ -  
۹۵ -

- خان جهان حاجی یار هایون ۱۵۳ -  
خان شهید ، ۳۸ ، ۷۹ -  
خضر ابوبکر ، ۵۹ -  
خطیر الدین نوح ، ۱۱۱ ، ۱۱۲ ، ۱۷۵ ،  
۲۰۴ ، ۲۱۲ -  
خواجه مجد الدولة والدین ، ۲۰۸ -  
خوند شه عراقی ، ملک ، ۲۰۷ -  
خیر الدین قرنفل ، خواجه ، ۲۱۱

( د )

- داؤد علیه السلام ، ۲۶ -  
داور الملک ، ۱۰۳ -  
داھر چند ، ۳۱ ، ۲۳۳ -  
دبیر ، حاجی ، عمدة الملک و عزالدولة و  
الدین ، ۱۱۷ ، ۱۱۸ ، ۱۱۹ ، ۱۲۰ ،  
۱۲۱ ، ۱۹۲ ، ۱۹۴ -

( ز )

- راگھو جیتا ، پنڈت ، ۳۱ -  
رانگھان ( فرقه ) ، ۸۸ -  
رشید ، خواجه مولانا ، ۱۹۰ -  
رضی الحق والشرع والدین ، ۴۱ ، ۴۴ ،  
۴۵ ، ۴۷ ، ۴۹ -  
رکن الدین ، ملک ، ۱۰۲ -

رکن الدین ، قاضی ، ۶۰ ، ۱۳۲

- رکن الدین ، ملک مجد الدولة ، ۱۹۵ -  
رکن الملت والدین ، ۶۰ -  
رفیع الدولة والدین ، ۸۲ -  
( س )  
سلطان شهید ، ۲۵ ، ۳۸ -  
سالمین سکھن ، ۲۹ -  
سعد الدین ( پسر مصنف ) ، ۹۴ ، ۹۸ ، ۱۹۳ ،  
۲۲۹ -

- سعد الدین ابراهیم ، ۲۰۶ ، ۲۲۲ -  
سعد الدین مسعود ، ملک ، ۱۴۵ -  
سعد الله ( پسر مصنف ) ، ۹۷ -  
مکندر شاه پسر شمس الدین ، ۱۵۳ ، ۱۸۳ -  
سہس مل ، رانا ، ۳۰ -  
سلیمان علیہ السلام ، ۲۶ -

( ش )

- شادی ، ملک مجد ، ۱۱۸ ، ۱۳۴ -  
شاهو ، ۲۱۲ -  
شاهین ، ملک ، ۱۳۵ -  
شرف الدین توامان ، مولانا ، ۸۹ ، ۹۰ -  
شرف الدین خواجه ، برادرزادہ ملک  
منصور ، ۱۵۸ ، ۱۷۰ -  
شرف الدین شاہین ، ملک ، ۱۳۲ ، ۱۳۵ -  
شرف الملک ، ملک الشرق ، ۲۲۸ -  
شمس الدین ، ۲۰۹ -  
شمس الدین چھجو ، مید ، ۸۳ ، ۲۲۴ ،  
۲۲۵ ، ۲۲۷ ، ۲۲۸ -  
شمس الدین خواجه مجد تاج ، ۱۸۱ -  
شمس الدین ، سلطان ، ۱۵۳ ، ۱۸۳ -  
شمس الدین عبدالقادر ، ۱۸۹ -  
شمس الدین متوکی ، ۶۴ ، ۶۸ -  
شمس الدین محمود بک ، ۱۰۵ ، ۱۰۶ ،

- ١٣١ - شمس الدین یحییٰ گردیزی ' ٨٣ -  
 شیخ ملک ' ١٦٣ -  
 شمس الدولة والدین ' ١٠٤ -  
 شهاب ' ٣٨١ -  
 شهاب الدولة ، ملک الشرق ٣ -  
 شهاب الملت والدین مهایی ملتانی ' ٤٣ -  
 ١٩٦ -  
 شهاب الدین ' مولانا ' ٢١٤ -  
 ( ص )  
 صدرالحق والدین ، محمد اسماعیل ' ٣٥ -  
 ٣٠ ' ٣٥ ' ١٨٦ -  
 ( ض )  
 ضیاء الدین ' ٦٢ -  
 ضیاء الدین منامی ' ٣٥ -  
 ضیاء الدین نخشبی ' ٢٢٠ -  
 ( ظ )  
 ظفر خان ، خان کبیر ' ٩٢ ' ٩٣ ' ٩٣ -  
 ٩٥ -  
 ظفر محمد ' ٩٣ -  
 ظہیر الدین ' قاضی ' ٩١ -  
 ( ع )  
 عبدالله ' خواجہ ' ٩٦ -  
 عبدالله ' ماهر و ' ١٢ -  
 عبدالله محمد شرف المشهور به عین ماهر و ' ١٨٦ -  
 عبدالله مقتدر (قاضی منهاج الدین) ٥٦ -  
 عبدالقادر ، شمس الدین ١٨٩ -  
 عزالدین ' سید ' ٢١٩ ' ٢٢٠ -  
 عزالدین ' ملک ' ١٨٠ -  
 علاء الدین علی بک (ملک) ١٩٠ -  
 علی قلی ٢٠٥ -  
 عادالدین عبدالرحمان (پسر مصنف) ١٣٦  
 ١٣٤ ' ١٣٨ ' ١٥٠ ' ١٥٢ ' ٢١٥  
 ٢١٦ -  
 عادالملک ماضی ' ٤٩ ' ٨٨ -  
 عمرالدین قاضی ' ٩١ -  
 عمیدالدین ' ١٥٢ ' ١٥٣ -  
 عین الملک ماهر و ' ٣٩ -  
 عین ماهر و ' ٢٤ ' ٣٦ ' ٣٤ ' ٣٠ ' ٣١  
 ٣٣ ' ٥١ ' ٥٥ ' ٥٤ ' ٥٨ ' ٥٩ ' ٦٠  
 ٦٣ ' ٤٣ ' ٨١ ' ٨٢ ' ٨٤ ' ٨٩  
 ٩٠ ' ٩١ ' ٩٢ ' ٩٣ ' ٩٣ ' ٩٥  
 ٩٤ ' ١٠١ ' ١٠٣ ' ١٠٥ ' ١٠٦  
 ١٠٨ ' ١٠٩ ' ١١١ ' ١١٣ ' ١١٦  
 ١١٤ ' ١١٨ ' ١٢١ ' ١٢٢ ' ١٢٥  
 ١٢٦ ' ١٢٩ ' ١٣٢ ' ١٣٦ ' ١٣٢  
 ١٣٦ ' ١٥٨ ' ١٦١ ' ١٦٣ ' ١٦٥  
 ١٦٤ ' ١٦٨ ' ١٦٩ ' ١٤٠ ' ١٤٢  
 ١٤٣ ' ١٤٦ ' ١٤٤ ' ١٤٨ ' ١٤٩  
 ١٨٠ ' ١٨١ ' ١٨٩ ' ١٩٠ ' ١٩١  
 ١٩٣ ' ١٩٣ ' ١٩٦ ' ١٩٨ ' ١٩٩  
 ٢٠٠ ' ٢٠٢ ' ٢٠٣ ' ٢٠٣ ' ٢٠٦  
 ٢٠٨ ' ٢١٠ ' ٢١٣ ' ٢١٨ ' ٢١٩  
 ٢٢١ ' ٢٢٣ ' ٢٢٥ ' ٢٢٤ ' ٢٢٩  
 ( ف )  
 فتح الله شب نویس ، فرید الدولة والدین  
 ٩٥ ' ١٦٠ ' ١٦٣ -  
 فتح خان ، خان اعظم و خاقان معظم  
 اعظم هایون ٢ ' ٣ -  
 فخر الدین ، امیر ٢٠٩ -  
 فخر الدین ' ملک ' ١٤٤ ' ١٤٨ ' ١٩٨  
 فخر شاری ١٤٥ -  
 فرید الدین ، ملک ٩٥ ' ٢٠٩ -

- فضل اللہ ۲۱۱ -  
فیروز شاہ ۲۴ -  
(ق)  
قتلع، الغ خاص حاجب، برہان الدولہ والدین ۱۱۳ -  
قطب الدین، سلطان ۴۵ -  
قطب الدین، ملک ۵۵، ۵۶ -  
قمر الدین، ۲۰۱، ۲۰۲ -  
قوام ملک، ۸۲، ۱۰۶، ۱۳۴، ۱۵۶، ۱۷۹ -  
قوام الدولہ والدین، ۱۲۵ -  
(ک)  
کبیر الحق والدین، ۱۸۹ -  
کبیر الدین فضل اللہ، ۲۰۰، ۲۰۲، ۲۰۳ -  
کبیر، ملک اعظم، ۹۲، ۱۵۶، ۲۰۲، ۲۰۳ -  
کبیر، مولانا، ۷۹ -  
کریم الدین، ۱۱۲، ۱۱۴، ۱۴۶، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۹۱ -  
کمال الدین جاجرمی، ۱۶، ۱۱۷، ۱۳۶، ۱۴۱، ۱۴۵، ۲۸۸ -  
کمال الدین، خواجہ ۴۲ -  
کمال تاج، ملتانی، ۴۸، ۵۹، ۲۰۴ -  
کمال، خواجہ علی، داسانی، ۷۲ -  
کنبوہان، ۶۵ -  
(گ)  
گچیت رای، ۲۷ -  
(ل)  
لکھن رای مقدم تلوارا، ۲۲ -  
(م)  
ماہرو، امیر، ۱۹۲ -  
محمد مصطفیٰ (صلعم)، ۸-۲۰ -  
محمد (برادر زادہ سید القضاة)، ۵۹ -  
محمد شاہ، ۲۵ -  
محمد قاسم ثقفی، ۲۳۳، ۲۳۴ -  
محمود ملک، ۱۰۶، ۱۳۵ -  
مخیر الدین، ملک، ملک الشرق تاج الملک شجاع الدولہ والدین، ۱۶۲ -  
معز الدولہ والدین، ۵۸، ۱۸۰ -  
معز الدین محمد سام غوری، ۳۸، ۳۹ -  
معینونی، سید محمد، ۱۲، ۱۳ -  
معز بہاری، مولانا، ۴۷ -  
ملک احمد، ۱۵۸ -  
ملک الشرق حسام الدولہ والدین، ۲۱۱ -  
ملک الشرق شرف الملک، ۲۱۴ -  
ملک العرش، ۲۱۷ -  
ملک حاجی، دبیر، ۱۵۱ -  
موسیٰ علیہ اسلام، ۵۳ -  
منتخب الدین ملک، ۱۷۱ -  
(ن)  
ناصر الحق والدین، (مقطع لاہور)، ۸۹، ۹۰، ۹۱ -  
نجم الدین سند یلوی، ۱۴۵ -  
نصر الحق والدین، ۷۴ -  
نصر الدولہ والدین (پسر عادل الملک)، ۱۶۶ -  
نصر الدولہ والدین، احمد شرف کاتب مشرف، ۱۶۸ -  
نصر الدین، ۲۰۱ -  
نصیر الدین محمود ملک، ۱۳۲، ۱۹۷ -  
نظام الحق والدین، شیخ الشیوخ، ۴۰، ۵۶ -

- وحید قریشی (المشتمربه سید المحجوب) ' نظام الدولة والدين ' ۱۶۸ ، ۱۷۰ -  
 ۱۰۹ ، ۱۱۰ ، ۱۱۲ -  
 هارون ، شيخ زاده ، ۴۰ -  
 هلال ، ملك ، ۱۰۶ -  
 همير دودا ، ۱۰۱ ، ۱۰۲ -  
 نور الدولة والدين حاكم ملتان ، ۱۲۲ ،  
 ۱۲۵ ، ۱۲۷ -

### فهرست نامهای بلاد و امکنه

- اجودهن ، ۱۶۸ -  
 اچه ، ۴۲ ، ۴۳ ، ۴۵ ، ۴۶ ، ۵۰ ،  
 ۵۸ -  
 اکداله ، ۱۸۳ -  
 اکره (آگره) ، ۹۳ -  
 افغان پور ، ۲۶ -  
 بدایون ، ۲۵ -  
 بروده ، ۱۵۶ -  
 بغداد ، ۲۳۳ -  
 بنارس ، ۳۰ ، ۳۲ -  
 بهروج ، ۱۳۳ ، ۱۵۶ ، ۱۷۱ -  
 پتن ، (پتن بتلفظ هندی) ۶۱ ، ۲۲۹ -  
 تاسرم ، ۲۹ -  
 ترهت (ترهٹ بتلفظ هندی) ۱۶ -  
 تلواره ، ۲۲ -  
 تھانيسر ، ۶۱ -  
 تھتہ ، ۲۰ ، ۱۸۷ ، ۱۸۸ ، ۲۳۲ ،  
 ۲۳۵ -  
 جاج نگر ، ۲۷ ، ۲۸ ، ۳۹ -  
 جگناتھ ، ۳۳ -  
 جندله ، ۹۳ -  
 جونیور ، ۲۸ -  
 چندیری ، ۱۹۵ -  
 دهلی ، ۷۲ ، ۷۷ ، ۱۷۷ ، ۲۰۳ -  
 دیپالپور ، ۱۱۳ ، ۱۱۵ -  
 دیسوفی ، ۱۵۶ -  
 سارنگ ، ۳۰ -  
 سامانه ، ۱۲۷ ، ۲۰۱ -  
 دمسکھر ، ۱۸۷ -  
 منبھل پور ، ۳۴ -  
 سند یله ، ۸۶ ، ۱۴۵ -  
 میوستان ، ۱۸۸ ، ۲۳۰ ، ۲۳۱ -  
 میکھر ، ۲۳۰ -  
 شهر نو ، ۲۲۰ -  
 عالم آباد ، ۲۱ ، ۲۲ ، ۴۵ ، ۴۷ -  
 کڑہ ، ۳۴ -  
 کولیه ، ۱۴ -  
 کوسی دریا ، ۱۷ -  
 کوئی ، ۳۴ -  
 کنجروت ، ۹۳ -  
 کھنایت ، ۱۳۳ -  
 کوه الوند ، ۲۶ -  
 کوه جودی ، ۹۹ -  
 گجرات ، ۱۳ ، ۱۴ ، ۱۰۱ ، ۱۰۲ ،

- |  |                      |
|--|----------------------|
| ۱۸۷، ۲۳۵ -   | ۱۶۸، ۱۷۱، ۲۲۳، ۲۳۵ - |
| لوهور (لاهور) ۷۲، ۸۹، ۱۷۰ -  | ملک پوره کھیکڑه ۹۳ - |
| لکھنوتی، ۱۵، ۱۶، ۲۸، ۶۲ -  | منجهوت، ۲۳۰ -        |
| لوسادی، ۱۵۶ -  | ناروت، ۱۵۶ -         |
| ملتان، ۱۱، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۷، ۳۸، ۴۶، ۶۶، ۸۸، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۷، ۱۱۱، ۱۲۳، ۱۳۱، ۱۳۷ - | نہروالہ، ۱۳، ۱۳ -    |
|  | ہرات، ۶۹ -           |

### فہرست مصطلحات و اسم های مناصب وغیرہ

- |                             |                               |
|-----------------------------|-------------------------------|
| احتساب، ۱۸ -                | دیوان استیفای ممالک، ۹۵، ۹۹ - |
| احتکار، ۷۰، ۷۲ -            | دیوانی، ۳۸ -                  |
| ادرار، ۷۳ -                 | دیوان ناظر الممالک، ۱۳۱ -     |
| استیفای ممالک، ۱۳ -         | دیوان وزارت، ۶، ۱۱۶ -         |
| اقطاع، ۱۱، ۱۷، ۲۱، ۶۶، ۸۶ - | زکوٰۃ، ۵۸، ۵۹، ۲۱۲ -          |
| جزیہ، ۳۸، ۶۲، ۶۳ -          | زمین وظیفہ، ۶۳ -              |
| خاص حاجب، ۶۵، ۶۷، ۱۱۵ -     | سر لشکر، ۱۹، ۲۰ -             |
| حصہ دیوانی، ۳۸ -            | سر دفتر داد، ۶۰، ۱۳۲ -        |
| خاصہ نویس، ۱۶۶ -            | شب نویس، ۱۶۰، ۱۶۳ -           |
| خراج، ۵، ۵۳، ۶۳، ۶۹، ۷۳ -   | شحنہ، ۱۲۲ -                   |
| ۷۹، ۱۶۵ -                   | شحنہ دیوان، ۱۳۰ -             |
| خراج مشروع، ۶۹ -            | شغل داد بیگی، ۱۷، ۴۶ -        |
| خراجی، ۶۳ -                 | شق، ۱۲، ۱۲۷ -                 |
| خطیب، ۴۵ -                  | شقہ دار، ۱۱۶ -                |
| خمس غنائم، ۳۴ -             | شیخ الاسلام، ۳۸، ۳۹ -         |
| خوط، ۲۳ -                   | عشری، ۶۳ -                    |
| داد بیگی، ۱۷، ۱۸، ۴۶ -      | غنائم، ۳۳ -                   |
| دانگاہ، ۵۸، ۲۱۲ -           | قاضی، ۲۵، ۴۷ -                |
| دانگی، ۲۳ -                 | قری، ۴۹ -                     |
| دبیر، ۱۹۴ -                 | قسمت، ۱۷، ۴۴ -                |

- کارکن (کارکنان) ۱۲، ۱۸۳ -  
 کیران، ۱۷ -  
 گاشگان، ۲۳۰ -  
 مختران، ۷۱، ۷۳ -  
 محدثات، ۱۷، ۳۸ -  
 مصادره، ۴۹ -  
 مفروزیان، ۱۷ -  
 مقدم (و مقدمان)، ۷، ۲۲، ۲۳ -  
 مقدسی و حشری، ۲۳ -  
 مقطع و مقطعان، ۱۱، ۱۲، ۲۵ -  
 ۴۲، ۲۱۲ -  
 نایب امام، ۴۶ -  
 نایب خاص حاجب، ۱۳۱، ۱۵۷ -  
 نایب شهنه بارگاه اعلی، ۹۴ -  
 نیابت، ۲۱ -  
 وجه معاش، ۱۴ -  
 وزارت، ۸ -

خواهشمند است قبل از مطالعه خطاهای زیر را اصلاح فرمایند -

صفحه	سطر	کلمه	خوانده شود
۳	۲	استقامت	استقامت
۱۶	۱۰	مخطور	مخطور
۲۱	۱	“	“
۴۴	۴	این	این
۴۶	آخر	یک ا	یکجا
۴۷	۲۵	پیش	پیش
۵۲	۶	مقدر	مقرر
۵۴	۲	از زهاد	از زهادت زهاد
۵۹	۱۷	بیارد	نیارد
۶۴	۱	متوکلی	متوکل
۶۸	۸	”	”
۸۷	آخر	آنست عمده	آنست که عمده
۹۱	۲۲	غبار	غبار
۹۶	۱۱ ، ۱۲	گر نپرسی و بیادم نبری	گر نپرسی و نام ما نبری
		چتوان کرد که جنگ نتوان کرد	چتوان کرد جنگ نتوان کرد
۱۱۰	۲۱	وحید قرشی	وحید قریشی
۱۱۲	۱۰	”	”
۱۳۰	۱۷	در	در
۱۵۶	۲۰	بهروج	بهریج
۱۵۶	۲۰	لومادی	نوساری
۱۶۶	۱۷	و سمت	وسمت
۱۷۰	۱۴	المملک	الملک
۱۷۱	۱۱	بهروج	بهریج
۱۸۳	۱	اچه	اچه
۱۸۹	۱۴	عبدالقاهر	عبدالقادر



# انشای ماهرو

۲۴۴

جین	جین	۱۹	۱۹۱
صفحه	صفه	۳	۱۹۳
عمده	عمده	آخر	۱۹۳
مرجوه	مرجو	۱۴	۲۰۰
پرورده	پروره	۲۰	۲۰۰
بمعاری	بمعاری	۱۶	۲۰۱
نیمه‌ای	نیمه	۲۲	۲۰۶
شیخ الله	سح الله	۱۲	۲۱۶
عذر	عذر	۱	۲۳۲
تهته	تهته	۵	۲۳۵
ضیاء	ضیا	۱۵	۲۳۸
بخشی	نخشی	۱۶	۲۳۸

از خوانندگان گرامی انتظار داریم که افتادگیهای حروف و غلطهای چاپی دیگر را تصحیح خواهند فرمود -

## REFERENCES

- 'Afif, Shams-i-Sirāj : Tārīkh-i-Firūz Shāhī, Bibliotheca Indica, Calcutta, 1890.
- Baranī, Ziā' ud-dīn : Tārīkh-i-Firūz Shāhī, Bibliotheca Indica, Calcutta, 1862.
- 'Iṣāmī. : Futūḥ us-Salāṭīn, Madras, 1948.
- Khusrau, Amir : Dawal Rānī Khizr Khān, 'Aligarh, 1917.  
Khazā'in ul-futūḥ, 'Aligarh, 1927.  
Tughluq Nāmah, Awrangābād, 1933.
- Kirmānī, Sayyad  
Moḥammad : Siyar ul-Auliya' Delhi (1302).
- Ma'sūm, Mir : Tārīkh-i-Ma'sūmī (Urdū Tr.), Siṇdhi Adabi Board, Haidarābād, Karāchī.
- Mehdī Hussain, Dr. : (Eng. Tr. of) The Reḥlah of Ibn Battūṭah, Vol. II, Oriental Institute, Baroda, 1953.
- Qureshī, I. H. : The Administration of the Delhi Sultanate, Karāchī, 1958.
- Rashīd, Sh. A. : Futūḥāt-i-Firūz Shāhī (Ed.), 'Aligarh, 1943.  
: (Eng. Tr.) Dastūr ul-Albāb fi 'Ilm ul-ḥisāb, (by Hāji Abdul Ḥamīd), Medieval India Quarterly, Vol. I, No. 3-4. 'Aligarh.
- Yahyā bin Aḥmad  
Sirhīndī : Tarikh i-Mubārak Shāhī, Bibliotheca Indica, Calcutta, 1931.

of the Qāzī of the Shafite sect, the Nikāḥ will not be valid. And every slave that I have shall forthwith be free. I have accepted all the above conditions and covenants in the presence of God Almighty who is a sufficient witness, and his angels, and have taken witness those who are present. So that henceforward this covenant might be a proof of the oath of allegiance taken by me.

Khalifah) is vested with absolute sovereignty, and submission and obedience to whom is obligatory and binding on all. With steadfastness and purity of heart and pure faith, and without doubts (I bind myself to be) his well wisher, and be sincere and unswerving (in my loyalty). I will regard his (king) friends as my friends and the enemies of his kingdom as my enemies. I shall abide by these conditions throughout my life and on no account and under no circumstances shall oppose the armies, or the retainers or well-wishers or adherents or servants of the court. And by God I shall not waver in my loyalty to the orders of the king. I will never make friends with the opponents of the throne, will never be friendly with the ill-wishers of the king, will never either overtly or covertly or by words, action or writing oppose the throne, and will never think of doing ill to the king, and never entertain evil in my mind against the king in rendering whatever submission, or loyalty, or proper service may be within my power or ability. I will further render obedience and submission and always conform to his orders with sincerity, with my heart and soul, secretly and publically, and will never come forward in opposition to the king, even if, God forbid, my sons and brothers were involved. I would leave them and try to punish and extirpate them (from such an evil) and consider it my duty in accordance with the commands of God Almighty, as laid down in the verse of the Qur'ān : "Obey Allah and obey the Apostle and those in authority from among you". I would render thanks, to the extent of power and ability to the court for its bounties ; and in serving the king will refrain from adopting the attitude of contumacy or opposition to the king, the fruit of which is eternal wretchedness. And if, God forbid, I were to transgress this agreement and were to act against all these conditions and oaths, or even against one of them, I would be breaking covenant of mine with God, and on the Day of Judgment may I be amongst those about whom the Quranic Verse has been revealed "He who breaks the covenant of Allah, etc." And may I turn away from the unity of Godhead, the reality of Apostleship of the Prophet Moḥammad, and all other Prophets, the angels, the Day of Judgment, the four religions and the Holy Book ; and whatever woman I have or wish to have as wife would be, without any pretext or interpretation of Shari'at, divorced from me and every time that I by pretence contract defective marriage by decree

of the kingdom and are in accordance with the Quranic verse : "Surely Allah enjoins the doing of justice and the doing of good (to others)". And the instructions to be followed by Maliks and Amīrs of that Iqtā' and others, such as the councillors, the clerks and other workers, and the inhabitants of that place are that they should strictly render obedience to the orders contained in this mandate, so that in time they should become contented, by the grace of God and His help.

**Letter No. 12 : pp. 24-25.**

III. Agreement to be executed by the Maliks, prominent Amīrs and Khāns, well wishers of the Court and officers of the State.

The institution of executing bonds and firm agreements has been prescribed by the Almighty Master of the World and his Apostle and from ancient times adherents and servants of kings who are religious minded, have always taken oath of allegiance as an expression of their loyalty and their (personal) nobility. On this account I tender submission voluntarily and with pleasure, and with honest intention in good faith. I declare, in the name of God of the Universe, God of the heavens and earth, God of the heavenly throne, God of men and Genii ; God on whose pavillion of splendour the dust of change does not settle ; God whose perfection the eye of deliberation cannot comprehend, since His determination is free from uncertainty of accident. His pure personality is free from partnership or a partner, God who has dinned into the ears of the faithful the word that "You who believe ; fulfil the obligation". God who has made it obligatory for men to keep their promises according to the verse of the Qur'ān: "And fulfil the covenant of Allah before whom you have made a covenant and do not break the oaths after making them fast, and by the name of God who is Powerful, the Summoner, the Master of the World, the Immortal, I, from this moment, that I have bound myself to this agreement, I have strengthened it with oaths, the breaking of which would be infidelity. I bind myself, to be obedient and the well-wisher of the king of the World, the deputy of the Amīr of the Faithful, the Caliph of the Cherisher of the World, the King of Kings, Al-Wāṣiq by help of the Merciful God, Abdul Muzaffar Fīrūz Shāh, who (possesses the kingdom). May God ever preserve his kingdom and suzerainty, his commands and his dignity ; who in accordance with the law of the Shari'at and the mandate of the Imām of the land (the

ferment of the governorship of the Province of Multān on Māhrū who is the servant of the throne.

The conferment of high dignities on and the expressions of kindness towards loyal persons who are the creatures of the court and who have attained to high ranks from us, and to favour the great Amirs and famous Wazirs who on account of their knowledge and loyalty have attained to positions of trust and who on account of their true faith have secured an honoured position in our confidence and whom because of their brilliant intellect and soundness of judgment, that unravels difficult problems and whom we regard as the means of the management of the affairs of the country and the nation, we consider them as essential for (securing) the good things of religion and this world. We have considered it our foremost duty to train these officers of State, who have illumined by the antimony of their skill the pupil of the country, and made the garden of religion blossom into splendour through their honesty. On account of this we have this day showered our bounties on the Lord of the East, the Wazir 'Ain ul mulk, Amin ud-daulah wad-din, the conqueror of infidelity and infidels, the destroyer of the wicked and the refractory, the mine of greatness, the master of the sword and the pen, possessor of knowledge and fortitude, the commander of the Persians, the grantees of the Universe, 'Abdullah Māhrū, the chosen one of God whose countenance is adorned with greatness and zeal and who excels in the field of bravery and chivalry. And prompted by generosity, we have permitted him to undertake the government of Multān and its affairs and conferred on him to unloosen or to tie, to confiscate or to give away, to appoint or to remove and to bestow and take away from people, so that he may, by his experienced sound judgment, and bright vision, see to the efficient execution of the affairs of the state. And with this display of these faculties in the building of cities, in the affording of comfort to the public and the welfare of the common people with whose safety and welfare we have entrusted and committed to in this world and about whom we will be addressed and questioned in the next world. Therefore, he should act according to the dictates and requirements of knowledge, wisdom, intelligence and power and make justice, generosity, beneficence and liberality his guiding principles because they constitute pillars of state, and ore the strengtheners of the foundations

province of Multān has been entrusted to such and such a person so that he may engage in this noble cause and promote religious affairs and should traverse the path of Shari'at and justice. With those persons who transgress the bounds of Shari'at and act in a manner which is against the precepts of religion, he should be able to deal firmly and in a proper manner and make them refrain from such (evil) actions. Some villagers of Multān take as wives women who have not yet been divorced by their previous husbands, and this practice which is held illegal by all religions, is rife amongst them. He (the Dādbeg) should punish those who are guilty of it and warn them in a suitable manner as becomes a Qāzī. And when God Almighty has made legal marriage a means of strengthening of one's self, and procreation of children and propagation of race, and the continual existence of this world, and based it on a pure practice, he should bring home the sinfulness of an adulterer to the ears of wisdom, according to the Quranic verse, "And go not nigh to fornication ; surely it is an indecency and evil is the way." He should admonish them with the pearl-scattering saying of the Prophet that has become brilliant and widely known, viz., "Nikāḥ (legal marriage) is my Sunnat" and notify throughout the villages of Multān "the sinful action (of the guilty) so that people may desist from this practice which is current amongst them, so that their religious beliefs be correct and they may turn to God who is the creator of the world and shows the path that is right and (warns against) that which is wrong. And if they say, "Surely we found our fathers following this course, and surely we are followers in their footsteps," that is they follow (only) in the footsteps of their forefathers, understand that they who acted like that were misguided except those who by the grace of God died as Muslims. So it is imperative that they should divorce the women whom they have kept in their houses and should observe the period of 'Iddat so that the children that are born to them should be deemed legitimate and save themselves from the fire of hell. Give them a period of one month to mend their ways as mentioned above, desist from illegal things by following the legal path and turn from sin to obedience. And if after this, a complaint against any person inclined to this evil practice is received by you, and it is proved, such person should be adequately punished.

**Letter No. 3 : pp. 11-12.**

II. This Royal Mandate was issued with the purpose of the con-

Māhrū, the Jām would be held responsible for the conduct of his relatives.

The letter belongs to Firūz's reign. It may have been written sometime after Lakhnautī campaign as there is a reference to the Sulṭān's going to Lakhnautī. This means that Māhrū's appointment to Multān and the antecedent quarrel with Khān-i-Jahān may have occurred before Lakhnautī expedition (probably the second one) (See letter No. 97. Baranī, p. 527). The letter is very important and should be studied in detail.

---

Three letters of Māhrū included in this Text are translated below. The translation is not literal but free. Titles, adjectives and adulatory phrases have been left out.

**Letter No. 7 : pp. 17—19.**

This Manshūr was issued for the Administration of Justice in the Province of Multān.

“The aim of sending prophets and apostles (May God bless them) and the appointment of Imāms and Walis is to ensure the welfare and the rights of life and property of the Muslims. There is a saying of the Amīr of the Faithful, Haṣrat ‘Umar (the second Caliph) to the effect : “Does not a ruler prohibit that which the Qur’ān prohibits?” This indicates that “the prohibitions of a ruler are mostly the prohibitions of the Qur’ān,” and it is said that this saying is derived from the verse of the Qur’ān, wherein God says, “You are certainly greater in being feared in their hearts than Allah.”

The Qur’ān is understood by a selected few—those who understand its meaning and deliberate over it and follow the truth (of its teachings) but if the people at large who do not fear the wrath of God Almighty were not to entertain any fear of the king, or the Walis, there would be highway robbery and murders ; the life, property and well being of the Muslims would be given up to destruction. Since this is an immutable law according to the Sharī‘at, and since men of wicked nature are overcome by sensual desires, it is incumbent that such people should be admonished and prevented (from their evil actions) so that such practices as are commendable may turn out for the better and the administration may be conducted according to the Sharī‘at. It was for these reasons that the administration of Justice and Iḥtisāb of the



This letter is in reply to a letter from the addressee which is frequently quoted here and Māhrū disapproves of and refutes statements made therein. The addressee, in his letter, had professed loyalty to the Sultān and had offered excuses for resisting the Shaḥnaḥs, etc. Māhrū tells him that he should have submitted the matter to him. He accuses Bānbhaniyah of complicity with the Mongols who had raided the Sultān's territory.

Māhrū reminds him how he had been loyal to the earlier governors, e.g. Bahrām (Aiba?). He rebukes him for contumacy, after having sent his daughters to the ḥaram and draws an unfavourable comparison with the Hīndū chiefs :

سبحان الله ! دختران را میان پرستاران حرم فرستید و دم اطاعت زنید ، بعده همچنین مکابره کنید - رایان هندو مسترک که دختران فرستاده اند به عذر و خداع نه فرستاده و به بد حرکتی اقدام نه نموده - آنها که هندو باشند از مکر و عذر شرم دارند و جبلت شما که خود را مسلمان می گویانید و بر فساد مکابره و حجت می گوئید ، این عذر خواستن بدتر از گناه است و چون این نوع استهزاء است بر مقتضای ”جزاء میثه سیئه مثلها“ (سزا) خواهید یافت -

He rebukes him for boasting of having a large following. He chides him, his secretary and his adviser for the wording of his letter.

As to the addressee's objection to Māhrū's army having captured Muslims and sold them as slaves, Māhrū says that this was not done by his orders. The execution of such Muslims who invaded Dār us-salām and committed loot, was permissible in Sharī'at, but they (the Muslims) could not be sold as slaves.

Māhrū says that the breaking of the plighted word and deceitfulness was an old habit of the Sīndīs and he relates the whole story of Moḥammad bin Qāsim and the daughters of Dāhīr. Māhrū, therefore, disbelieves the charges made against his government but promises to enquire into the matter on going to Siwistān. To the addressee's threat and boast of having a large army, Māhrū says : "The more numerous the animals, the bigger the bag" (in a hunting party).

As to the addressee's excuse that the charges against him had been fabricated, he says that his men have assured him of his (Jām's) loyalty and attributed the disturbances to the people of Thattah. But, says

**Letter No. 129 : pp. 222-24.**

To Ṣāhib-i-Diṡān-i-Riyāsāt, Sa'd ud-dīn Ibrāhīm.

This is the same letter as No. 115. There are, however, some variations of individual words and a verse. It is difficult to explain the reason of it. Either this letter is twice repeated in the collection by the oversight of the scribe or one is the rough draft of the author and the other a corrected version.

**Letter No. 130 and 131 : pp. 224-27.**

To Sayyad Shams ud-dīn Chhajjū.

A formal letter written in obtuse and ornate style, and full of praises for the addressee.

**Letter No. 132 : pp. 227-28.**

To Sayyad Shams ud-dīn Chhajjū.

Māhrū speaks of his visit to the court and the royal favours to him. There he happened to discuss with Ashrāf ul-mulk and other learned men the incomparable learning and erudition of Maulvī Chhajjū. A few anecdotes were also related about him at which Malik Kamāl ud-dīn Jājarmī remarked that the Maulvī was a learned man and a simpleton rolled into one. Māhrū protested to Sharf ul-Mulk that he should not speak lightly of the Maulvī.

**Letter No. 133 : p. 229.**

To Sa'd ud-dīn (or Sa'id ud-dīn) (See letter No. 107.)

The subject matter of this letter is the same as that of No. 27, though addressed to a different person.

**Letter No. 134 : pp. 229-35.**

The addressee's name is not given. This letter may have been written to the Jāms and as such may be a continuation of letter No. 88 or a fresh letter on the same subject. From the context, however, it appears to be a fresh letter dealing with Sindh affairs addressed probably to the Jāms, while letter No. 88 is complimentary as far as Jām Jūnā is concerned. This is harsh in its tone and severely condemns the conduct of the addressee.

the letter of his son, 'Imād ud-dīn. He expresses his joy at the news. It made him so happy as to reconcile himself to his son 'Imād ud-dīn with whom he had been displeased for sometime past.

**Letter No. 124 : pp. 216-17.**

To Malik Fakhr ud-dīn, Malik Shaikhullah (Ṣanā'ullah) and Malik Bahā' ud-dīn.

Māhrū expresses his pain and sorrow at the demise of Malik ul-'Arsh which was replaced with happiness on receiving the letter of the Malik's sons (the addressee). Māhrū hopes that the Sulṭān would continue his favours to them and that they would be a source of strength for the bereaved relatives.

Māhrū's relation with the addressee is not known.

**Letter No. 125 : pp. 217-18.**

To Maulānā Shihāb ud-dīn.

A formal letter.

**Letter No. 126 : pp. 218-19.**

To Sayyad ul-'ulamā' Bahā' ud-dīn.

Māhrū requests the addressee to do something for the moral upbringing of his sons. The addressee may well be the son of Shihāb-ud-dīn Multānī, Māhrū's teacher. The word "brother" suggests that the addressee is one of them.

**Letter No. 127 : pp. 219-20.**

To 'Allāma Sayyad 'Azz ud-dīn.

It is difficult to identify Imām Tāj Bahā' who was with Māhrū at Shahr-i-nau.

Māhrū wants the addressee to send to him Ziā' ud-dīn Bakhshī's only copy of Dīwān-i-Mutanabbī.

**Letter No. 128 : pp. 220-22.**

To Sayyad 'Azz ud-dīn;

A formal letter. Māhrū speaks of the favours of the Sulṭān towards himself.

to take over this land on Ijārah for three years. If the land and garden were not looked after, they would be ruined and land become saltish, evidently by water-logging. His son Kabīr ud-dīn will explain the matter in person.

**Letter No. 120 : pp. 212-13.**

To Aḥmad and Yāsīn, sons of Malik Shāhū.

The two brothers who are traders had lodged a complaint before Māhrū. The letter reproves them and accuses them of mischief and falsehood and gives four arguments in justification of his case. The letter is important as it suggests the mode of levying octroi duties (and danganah) and the issue of contracts for import of slaves. The brothers are accused of selling slaves in Khurāsān and horses to the Hīndūs which was against royal regulations. Probably the letter was written during 'Alā' ud-dīn's reign. Māhrū at the end says that he will not accept any bribe in order to relax royal regulations :

چه مخالف فرمان خدایگان عالم است و بنده درگاه ازان بندگان نیست که به رشوقی  
و تکلفی ازان اغماض کند ، و از دائره فرمان برون آید - بنده بی فرمان استقرار نه  
نماید -

**Letter No. 121 : pp. 213-14.**

Proclamation to peasants.

This proclamation is issued to the peasants to engage themselves in cultivation. After referring to the good harvest (probably for the current year), Māhrū says that as of old, the peasants of long standing shall have to pay the state demand half in cash and half in kind while those who were freshly engaged in it will have to pay the tax entirely in kind.

**Letter No. 122 : pp. 214-15.**

To Sharf ul-mulk.

Personal letter enquiring after the health of the addressee. Mark the florid style.

**Letter No. 123 : pp. 215-16.**

To Sharf ul-mulk.

Māhrū received the news of the recovery of the addressee through

people, if the Bait ul-māl is not in a position to bear the expenses. Any deviation from this practice will adversely affect cultivation and the people at large.

It is an important letter, showing the policy of the state in regard to irrigation by canals. 'Alī Qulī is advised to take necessary steps in this behalf.

**Letter No. 115 : pp. 206-07.**

Sa'd ud-dīn Ibrāhīm, Ṣāhib-i-Diwān-i-Riyāsāt.

After a long and polite introduction, Māhrū says that by royal order he is entitled to 8 horses and requests the addressee to get them delivered to his dependents. The addressee appears to be the son of Malik Nāzīr.

The wording of the last portion of the letter is not quite clear. This is repeated in letter No. 12, and the office which he is holding is more clearly stated—Ṣāhib-i-Diwān-i-Riyāsāt.

**Letter No. 116 : pp. 207-08.**

To Malik Khwaṇḍsbah 'Irāqī.

Māhrū acknowledges a letter and thanks the addressee for it. The letter was sent through Mubārak Daulatdār (probably dawātdār).

**Letter No. 117 : pp. 208-09.**

To Khwājah Moḥammad ud-dīn.

A formal letter. At the end, Māhrū requests the Khwājah to show kindness to Shams ud-dīn.

**Letter No. 118 : pp. 210-11.**

To Amīr Ḥasan Multānī, *alias*, Khaṇḍrī.

A formal letter written in a flowery style with many puns on the word "Ḥarīrī."

**Letter No. 119 : pp. 211-12.**

To Khair ud-dīn Quranfāl.

Māhrū received a letter from the Khwājah stating that the latter was looking after the garden and land belonging to Mīhrū's late brother Fazlullah and was cultivating Māhrū's land. He requests him

**Letter No. 111 : pp. 201-02.**

To Qamr ud-din.

The letter is typical. More than one page is taken up in formal expression of affection and regard. The real object of the letter is contained in five lines at the end.

Māhrū requests the addressee (who appears to have occupied some position similar to that of a Dabīr) to present his application to the Sultān at some suitable occasion.

متوقع آن که دولتخواه را در سلک مخلصان و دولتخواهان خاص منسلک و  
منخرط گرداند و به او امر و نواهی اشارت دهاند ، تا در اتمام آن کمر مطاوعت  
بر میان جان بسته آید ، و التماس و اقتراح دیگر آن که عرایضی که رفع می شود به  
محل صالح بگذراند ، و در ستن جواب آن حسن عنایت ارزانی دارد ، والسلام -

**Letter No. 112 : pp. 202-03.**

To Qamr ud-din.

20,000 tankahs out of the grant to Māhrū had been ordered to be paid to him in Delhi. Māhrū had sent an application to Kabīr ud-din in this connection. He now requests the addressee to present his application before Kabīr ud-din at an opportune occasion.

Qamar ud-din is probably the son of Kabīr ud-din (See the previous letter and letter No. 108.)

**Letter No. 113 : p. 204.**

To Abul Ḥasan Latīf ud-din.

Māhrū had sent horses, saddles and camels along with his son Khaṭīr ud-din Nūḥ to the court. He requests the addressee to get receipts from the officers of the Kārkhānahs for these as well as earlier consignments.

**Letter No. 114 : pp. 204-05.**

To Kamāl Tāj.

The letter relates to the repair and the digging of a canal. Māhrū says (and cites Caliph 'Umar in support of his statement) that there are certain types of canals for which expenses can be levied from the

but at the same time reminds him of the urgency and importance of attending the court. The name of the addressee, either from the heading of the letter or the contents of the letter, is difficult to identify. It is suspected that the title of letter was inserted by the scribe afterwards. (See letter Nos. 98, 78, etc.)

**Letter No. 107 : pp. 197-98.**

To Malik Naṣīr ud-dīn.

This is a personal letter. The subject matter is vague. There is a reference to one Sa'īd who is commended to the addressee.

**Letter No. 108 : pp. 198-99.**

To Malik Fakhr ud-dīn.

Māhrū, after expressing his ardent wish to see the Malik, describes the robes and other honours conferred on him by the Sultān. He had further been awarded 50,000 tankahs for the purchase of slaves, out of which 20,000 tankahs are to be handed over to him in Delhi. A parwānah to the effect with the seal of Khān-i-Janān had been issued. Māhrū requests the addressee to get the money handed over to his men. This Fakhr ud-dīn may well be Fakhr-i-Shādī as is suggested by the use of the word Shādī in the opening sentences.

**Letter No. 109 : pp. 199-200.**

A formal letter politely acknowledging the receipt of a letter from the addressee.

**Letter No. 110 : pp. 200-01.**

To Kabir ud-dīn Faḡlullah.

It appears that the addressee (Māhrū's nephew?) had been put in charge of the people of the village Saḡhawah which he had been asked to rehabilitate as a *mustajir*. In his youth and at the beginning of his career, he is advised to stay the hand of oppression. He transfers the addressee to the village of Samānah and advises him and Naṣīr ud-dīn (addressee's brother?) not to do anything to which people might object.

و سر معنی این آیت "ولو كنت فظاً غليظ القلب لانفضوا من حولك" نصب عین می باید داشت ، تا مکارم اخلاق که خلاصه آدمیت بر آن منوط است معلوم شود و در ریاست و امارت او را بکار آید -

means that Sayyad Jalāl ud-dīn interceded twice on behalf of the rebels.

In the alternative, the letter could have been written sometime after the Thattah campaign but this is improbable.

**Letter No. 100 : p. 189.**

To Sayyad Kabīr ud-dīn.

Personal letter.

**Letter No. 101 : pp. 190-91.**

To Malik-i-‘Āli ‘Alā’ ud dīn ‘Alī Bak.

Personal letter.

**Letter No. 102 : pp. 191-92.**

To Karīm ud-dīn.

Māhrū learnt from the addressee’s letter brought by Ḥusām ud-dīn of the birth of a grandson to him on 7th Zi-Qa’d, 755 A.H. Māhrū regrets that he could not come to see his grandchild due to preoccupations. We have here one of the rare dates which one comes across in this collection.

**Letter No. 103 : pp. 192-93.**

To Ḥājī Dabīr (‘Azz ud-dīn).

Māhrū congratulates the addressee on the recent conferment of a title on him.

**Letter No. 104 : pp. 193-94.**

To ‘Umdat ul-mulk (‘Azz ud-dīn Ḥājī Dabīr.)

Congratulating the addressee on his new assignment.

**Letter No. 105 : pp. 195-96.**

To Malik-i-Mu‘azzam Majd ud-daulah Rukn ud-dīn.

The letter congratulates the addressee on the conferment of iqtā’s of Chaṇḍairī and other parganahs on him and recommends to his kind care Qāzī Bahā’ ud-dīn, son of Shihāb ud-dīn Multānī, Māhrū’s teacher.

**Letter No. 106 : pp. 196-97.**

Māhrū congratulates the addressee on the birth of a son to him,



**Letter No. 97 : pp. 183-84.**

To the Kārkuns of Uchh.

Māhrū instructs them to celebrate the victory of Firūz Shāh over Sikaṇḍar Shāh of Lakhnautī. This letter may be studied along with letter No. 74.

It may be inferred that Māhrū was appointed to Multān before Firūz Shāh's setting out for the second Lakhnautī expedition (*i.e.*, in 760 A.H., Baranī, p. 527).

**Letter No. 98 : pp. 184—86.**

To Shihāb (?)

The letter begins abruptly :

شهاب رو بتافت ، چابک سخن که نه مرد است نه زن ، بیت -  
 نه در حساب زن آمد نه در طویلۀ مرد  
 اگرچه هردو صفت حاصل است خنثی را

The context of the letter is not clear. It appears to be a letter admonishing the addressee in language which is unusual for Māhrū. It censures him for not having confessed his guilt. It condemns him as unmanly, deceitful and dishonest. The language reminds one of Baranī. Shihāb appears to have been guilty of defalcations or misappropriation of funds or breach of trust.

**Letter No. 99 : pp. 186—88.**

To Jām Jūna and Bānbhaniyah.

The parwānah is addressed to Jām Jūna (who is praised for his loyalty) and Bānbhaniyah who is condemned for his refractoriness and threatened with punishment. The letter refers to an '*arḍāsh*' (written undertaking) which they had submitted and which had been accepted by Firūz Shāh due to the intercession of Shaikh ul-Islām Ṣadr ud-dīn and Sayyad Jalāl ud-dīn Bukhārī. The Jāms had promised to give 50 horses worth one lac tankahs. The undertaking was not fulfilled and Bānbhīnah raided the state territory in conjunction with the Mongols. Bānbhīnah is threatened with dire punishment in case of failure to submit to the terms of the Parwānah. The mention of the Mongol raids, which is also found in letter No. 88 indicates that this letter was probably written immediately after the Lakhnautī expedition. If so, it

of which had been paid to him in Delhi. Māhrū requests Khān-i-Jahān to send the balance to him at Multān. The usual complimentary words and phrases which in other letters are a prominent feature of Māhrū's style are missing here.

**Letter No. 92 : pp. 177-78.**

To Malik Fakhr ud-dīn.

A formal letter. Māhrū says that the Malik is a source of strength for him as well as for other of his friends.

**Letter No. 93 : pp. 178-79.**

To Fakhr ud-dīn.

A formal letter expressing Māhrū's desire and his hope of seeing the addressee.

**Letter No. 94 : p. 180.**

To Khwājah Nizām ud-dīn.

It had been ordered that 13 populous villages should be assigned for the upkeep of the daughters of the late Qiwām ul-mulk. On receiving the order, Khwājah Jahān had written a letter that the villages should be handed over to Sayyad Tabraizī who was to administer them. The addressee seems to be the holder of some office in the accounts or revenue department. (See letter No. 33 on the same subject).

**Letter No. 95 : pp. 180-81.**

To Mu'izz ud-dīn.

After expressing his anguish at separation from the addressee, Māhrū requests him to take letters from his son and send them along with his own letters, as Māhrū was not getting any letters directly from his relations. In this letter, the stress is on the word "Mu'izz".

**Letter No. 96 : pp. 181-82.**

To Shams ud-dīn Khwājah Moḥammad Tāj.

Māhrū thanks him for his letter and expresses the desire to see him which he is unable to do because of his pre-occupations. The style of this letter is a good specimen of the elegant language of which Māhrū was past master.

merchants actively engaged in trade. The letter appears to have been written during the reign of Firūz.

**Letter No. 88 : pp. 174-75.**

To Malik Kabīr Amīr Taghāji (Tamāji).

The addressee appears to be some neighbouring chief. He may be either Rukn ud-dīn Jām Tamāji or Khair ud-dīn Jām Taghāji, the Samma rulers (768 A.H.—777 A.H.). It is a letter of eulogy praising the loyalty and justice of the addressee and his successful handling of the rebellious sections of the people. Māhrū expresses his desire to see him.

**Letter No. 89 : p. 175.**

To Tāj ud-dīn Muḥammad Ḥājī 'Alam Bak Khāṣ.

Māhrū requests the addressee to help his son Khaṭīr ud-dīn Nuḥ who was coming there for the purchase and sale of horses and other articles.

It is suspected that Khaṭīr ud-dīn was engaged in horse trade. References may be found in other letters also.

**Letter No. 90 : pp. 175-76.**

To Fakhr-i-Shādī.

Māhrū writes that there was a mention of the resourcefulness and intelligence of Fakhr-i-Shādī in Majlis-i-A'lā. Māhrū also eulogises him. There was now complete trust in his ability. He should perform his official duties in accordance with the orders and the temperament (of the powers that be?)

The letter appears to have been written while Māhrū was at the court and Fakhr was away from it.

It may well belong to Firūz's reign.

Māhrū's views on the style of writing letters current in his time are interesting.

**Letter No. 91 : p. 177.**

To Masnad-i-'Ālī Khwājah Jahān.

Māhrū refers to a farmān awarding 50,000 tankahs on him, 5,000

Personal letter beseeching the addressee's help.

**Letter No. 83 : p. 168.**

To Nizām ud-dīn Muqtī of Ajodhan.

It appears that some officials had been summoned to Delhi. When the farmān reached Multān, it was found that the road from Ajodhan to Multān was unsafe due to the revolt of the Khokhars. Māhrū hopes that the Muqtī would be able to restore order. He requests him to be kind to the Khidmatgārs when they reach Ajodhan and to send them on to Delhi.

The date or period of the letter is difficult to determine. The insecurity of the highways due to the revolt of the Khokhars suggests that the letter was written during the reign of Moḥammad bin Tughluq.

**Letter No. 84 : pp. 168—70.**

To Naṣr ud-dīn Aḥmad Sharf, Kātib-i-mushrif.

A formal communication of no historical value.

**Letter No. 85 : pp. 170-71.**

To Malik Nizām ud-dīn Aḥmad 'Umdat ul-mulk.

Māhrū had been favoured with an order to rehabilitate (or build) Lahore. The order had been left at the Dabir's office. Māhrū requests the Malik to inform him of the date of the order and its despatch.

Dabīr Khānah may be the office of the Dabīr from where letters were despatched. (See also letter No. 72 for Dabīr Khānah).

**Letter No. 86 : pp. 171-72.**

To Ḥasan ud-dīn.

Māhrū says that from Broach he arrived at the royal court. He received fruits sent by the addressee through Malik Muntajib ud-dīn. The letters from Delhi indicated the kindness of the addressee (to Māhrū's household). Māhrū was now in Multān and hoped that he (the addressee) would help his dependents whenever they sought his help.

**Letter No. 87 : pp. 172-73.**

To Bahā' ud-dīn Qādrī (Shams ud-dīn). Māhrū speaks of the

the Sarai A'lā, and to balance their income and expenditure in accordance with the circumstances and the times and in consultation with his brother Shaikh Malik. Māhrū also wants him to present Shaikh Malik at the court (or to allow him in his own presence) if an opportunity arises. Māhrū says that he had sent admonitions and advice to his brother even before and would do so now again in most emphatic manner.

Shaikh Malik may be Māhrū's brother Shaikhullah mentioned by Ferishtah. If so, the letter belongs to Moḥammad bin Tughluq's reign or an earlier period.

**Letter No. 80 : pp. 163-64.**

To Naṣr ud-dīn Mardān Daulat.

It appears that some amount of money due from Lakhnauti (or from some other part of Bengal) had remained unrealised. Māhrū writes to say that it was due not to any fault of the addressee (who was in charge of that part of the country) but to the carelessness of his subordinates. Māhrū, however, requests him to order the remittance of the amount to him.

It may be inferred from the frequent pun on arch, bow and horse-riding that the addressee was a noted archer and rider. (See Tārīkh-i-Mubārak Shāhī, p. 133). It is difficult to determine the connection of Mardān Daulat with Lakhnauti.

Māhrū may have been Mustaufi at the time of writing this letter, in which case the letter may have been written in the time of Firūz.

**Letter No. 81 : pp. 164-66.**

To Farīd ud-dīn Shab-navīs (Malik Fatḥullah?)

Māhrū expresses his anguish at being away from the addressee and complains that Farīd ud-dīn has not written to him. He is pleased, however, to learn that the Malik is proceeding successfully with the work of stabilising the imposition and collection of Kharāj. He hopes that this would reconcile the Sultān to him. He requests him to inform him of the details of his successful work. (See letter No. 78 also.)

**Letter No. 82 : pp. 166-67.**

Naṣr ud-dīn s/o 'Ādil Malik Khāṣah-navīs.

Tauqi (Farmān) from the platform of the mosque and continue the beating of drums for 20 days.

**Letter No. 75 : pp. 155—57.**

To Bahā' ud-dīn. The Malik had written to the Sultān that the rebels of Samānah had forsaken their villages and were creating disorders. Māhrū advises him to act quickly, report the matter to Malik Kabīr and ask for reinforcements, for if contumacy spreads, the consequences may be disastrous.

Māhrū informs Bahā' ud-dīn that he had been honoured with robes twice and had been appointed by the Sultān to stabilize the revenues of Broach, Dihlū, Barodah, Nādwat, Nausārī, etc. After completing the task, he would join Qiwām ul-mulk. Further he has now no concern with the shiqq of Samānah. Māhrū asks him to see that money and materials reach his house (in Delhi) regularly. The affectionate and equally respectful tone of the letter suggest that the addressee is Māhrū's nephew.

**Letter No. 76 : pp. 157—59.**

To Bahā' ud-dīn Naṣrullah (Abū Rājah) Nā'ib Khāṣ Ḥājib. A farewell letter.

**Letter No. 77 : pp. 159-60.**

To Bahā' ud-dīn. It is not clear as to who the addressee is. He is addressed as Farzand (son).

**Letter No. 78 ; pp. 160—62.**

To Farid ud-dīn Faṭḥullah Shab-navīs.

Māhrū excuses himself for not having written to him for a long time. It appears that the addressee is under the displeasure of the Sultān. Māhrū wishes that God may turn the heart of the Sultān so that he may pardon him and be pleased with him. (See letter No. 81).

**Letter No. 79 : pp. 162-63.**

To Malik Mujīr ud-dīn (Mukhīr ud-dīn) Shujā' ud-daulah.

Māhrū is informed of the welfare of his people by the addressee. Māhrū requests him to look after his brother and relatives and impresses on them the necessity of serving and attending

grandson Nizām ud-dīn Māhrū (son of ‘Imād) as he had sent one on a similar occasion for Akram ud-dīn Māhrū. Akram ud-dīn and Nizām ud-dīn are grandsons of Māhrū. For his visit to the court and the affairs of Multān see letter No. 102.

**Letter No. 71 : pp. 148—50.**

To his son ‘Imād ud-dīn.

Māhrū reproves his son for neglecting his education. He cites the example of the sons of his peers. He dilates upon the aim of learning and education as the means of attainment of grace. For the standard of education in the days of Māhrū, see p. 148.

**Letter No. 72 : pp. 150—52.**

To ‘Imād ud-dīn. Māhrū reproves him for being so illiterate and impresses on him the truth that it is only high education and not high birth that avails a man in this world as well as in the hereafter. “The geneological tree does not bear fruit”.

و در کلمات پیرھروی آمده است کہ ”تا سگی را بار و سنگی را دیدار است ، عبدالله  
را با نو میدی چه کار است“

تو فرشته شوی ار جہد کنی روزی چند برگ توت است کہ گشته است بتدریج اطمس  
اگر ہمت فرزندی بدین درجہ مساعدت بناید باری بہ کوشش میان اصحاب یمین جائی یابد۔<sup>28</sup>

Reference to Ḥājī Dabīr and Malik Kabīr places the letter in the reign of Moḥammad bin Tughluq.

**Letter No. 73 : pp. 152-53.**

To ‘Imād ud-dīn, ‘Amīd ud-dīn and Karīm ud-dīn, sons of Māhrū.

A brief formal letter reiterating the advice to his sons to obtain education. This suggests that all the three sons were quite young. For a possible date of this letter, see the following letters.

**Letter No. 74 : pp. 153-54.**

To ‘Amīd ud-dīn and Karīm ud-dīn.

Māhrū informs his sons that information had been received by Khān-i-Jahān of the Imperial victory over Sikandar, the ruler of Lakhnautī. He instructs them to broadcast the information and the

---

<sup>28</sup>. Text. p. 150.

معجب و مفتون مانده، و بدین غرور که سبب ویل و ثبور است مبتهج و مسرور، کما قال عز من قائل "فلما جاءتهم رسلهم بالبینات فرحوا بما عندهم من العلم و حاق بهم ما كانوا به يستهزؤن" و از مطالعۀ صنیع محبوب محبوب "کلا انهم عن ربهم یومئذ لمحجوبون" چه حرف عشق در ظرف ماده و صورت نمی گنجد و پایه محبت بالا ترازان است که حسی و فلسفی و معتزلی بذروه کمال آن تواند رسید - "ختم الله علی قلوبهم و علی سمعهم و علی ابصارهم غشاوة" - ای برادر عزیز این طبقۀ فلاسفه و فرقۀ معتزله چگونه در سرا پرده معرفت جائی یابند که از حقیقت محبت منکرند و مجاز از رضا می دارند و سلوک این راه عیب می پندارند - لاجرم چشم سرائشان از نور عرفان محروم "مثلهم کمثل الذی استوقد ناراً، فلما أضاعت ماحوله ذهب الله بنورهم و ترکهم فی ظلمات لا یبصرون صم بکم عمی فهم لا یرجعون" -<sup>26</sup>

**Letter No. 68 : pp. 141-44.**

To Malik Kamāl ud-dīn Jājarmī. Māhrū complains that his previous letter has not been attended to. It is written in an inflated style. There is, as most of the personal letters contain, a caustic reference to the philosophers for their not believing in the corporeal appearance of God on the Day of Judgment.

اما چنان برخاطر می گذرد که در فلاسفه چاشنی وفا و بوی محبت نه تواند بود، زیرا که ایشان رویت باری تعالی را منکرند و این دال است که در دل ایشان محبت رویت نه بود، چگونه چشم احباء بر ادراک رویت محبوب گشاده نه دارد و آن را نعمت عظمی و سعادت کبریٰ نه پندارد و آیت "یحیوهم و یحبونهم" را به تأویل فاسد تمسک نماید و از حقیقت محبت به مجاز گراید، و محبتی که "لله و فی الله" نبود ثبات و دوام را چگونه صورت بندد<sup>27</sup>

**Letter No. 69 : pp. 145-46.**

To Malik Kamāl ud-dīn Jājarmī. Māhrū recommends Nājm ud-dīn of Saḍīlah, a friend of Ṣadr ud-dīn Mas'ūd Simghānī to the addressee for appointment to (or the assignment of) the desired parganah and help him in realising the debts which some persons owed to him.

**Letter No. 70 : pp. 46-47.**

To his son 'Imād ud-dīn. Māhrū, in order to treat all his sons equitably, promises the addressee to send him a robe for the newly born

26. Text. p. 138.

27. Text. p. 143.



Rukn ud-din Sardaftardār. It is an admonitory letter couched, however, in polite terms. It appears that Māhrū was sent to Khanbayat to collect money and material. He gives a glowing description of the city :—

صورت این شهر معظم که جید وجود "اوبحلیه و جدتها کما تصفها الالسن و فیها ماتشتهی الانفس و تلذالاعین"، از روی عبارات رفیعہ کہ ہر یک دست در کمر جوزا کردہ بود و ہامہ خود را بر کلاہ خورشید روز افزون می سود و از جہت نزہت سواد از لطافت میاہ و انہار و طراوت بساتین و اشجار چون عذار یار و رخسار گمذار، آراستہ بود، و چون عرائس جنان کہ "حور مقصورات فی الخیام"، عبارت از انست، بس دلکش و زیبا دید و انگشت تعجب بدن دان حیرت گزید و کلمہ "سبحان مبدع البدائع"، بر کمال صنع ذی الجلال بیدہ و ارتجال ایراد نمود۔ فی الجملہ چون صفت این شهر از حد تحریر و تقریر بیرون بود بغرض مشغول شدہ۔<sup>25</sup>

He found in Khanbayat none of the above three co-addressees present. In the meantime there came a farmān from the Sulṭān along with a letter of Qiwām ul-mulk to expedite supplies. Māhrū expresses his inability to go to Broach owing to the insecurity of the high-ways. Māhrū states three prerequisites for the due completion of state business.

Māhrū's reference to the previous record of Maḥmūd Bak and Malik Shāhin are interesting.

Malik Shāhin finds mention in Firūz's reign. According to Tārīkh-i-Mubārak Shāhī (P. 122), he was the son of Maḥmūd Bak. Malik Nāṣir ud-dīn may very likely be Shāhin's brother.

The letter belongs to Moḥammad bin Tughluq's reign (see also letter No. 75, pp. 155—57).

**Letter No. 67 : pp. 136—41.**

To Malik Kamāl ud-dīn Jājarmī. The letter treats of Ṣūfism. Māhrū condemns the philosophers, the Mu'tazillah and the "Hissi", probably perceptionists or materialists.

اما چہ توان کرد، فلاسفہ کہ راکب مرکب جہل و سفہ اند از رموز لطایف و کنوز ظرایف تنزیل خبر ندارند و بہ علمی کہ عین و بال و محض ضلال است

25. Text. p. 133.

**Letter No. 60 : pp. 125-26.**

To Nūr ud-dīn, Hākīm of Multān. Appears to be a personal letter.

The pointed reference to Khilāfat and the mention of the conquest of Karnāl places the letter in the year 750 A.H.—Moḥammad bin Tughluq's reign. The style of letter Nos. 59 and 60 are typical of Māhrū.

**Letter No. 61 : pp. 126—27.**

To Anwār ud-daulah wad-dīn.

This seems to be a mistake for Nūr ud-dīn referred to in letter No. 60. A personal letter.

**Letter No. 62: pp. 127—29.**

To Nūr ud-dīn, Hākīm of Multān. A personal letter.

Māhrū praises Nūr ud-dīn for his dealing with a certain case before him and his magnanimity in getting the accused party acquitted. In this letter as well as the previous one, Māhrū expresses his desire to go and see the "Maulvi", probably Nūr ud-dīn.

**Letter No. 63 : pp. 129-30.**

To Tāj ud-daulah wad-dīn Ziā' ud-dīn. A formal letter expressing distress at being away from the addressee.

**Letter No. 64 : pp. 130-31.**

To Tāj ud-dīn. The addressee appears to be the same as Tāj ul-mulk in letter No. 63. Māhrū acknowledges receipt of a letter from Tāj ul-mulk through Qaiṣar, Shaḥnah of Diwān-i-Multān.

Māhrū hopes that Tāj ul-mulk would continue to despatch news about the affairs there particularly regarding the arrival of Malik Shams ud-dīn (who belongs to the reign of Moḥammad bin Tughluq) (See also Letter No. 128).

**Letter No. 65 : pp. 131-32.**

To Ṣāḥib-i-Diwān-i-Nāẓir-i-mumālik.

A formal personal letter with much useful information.

**Letter No. 66 : pp. 132—36.**

To Naṣīr ud-dīn Maḥmūd Bak, Malik Sharf ud-dīn and Qāẓī

Dipālpur, the Malik raised an objection as the value of horses from Multān had not been properly estimated.

This Burhān ud-dīn belongs to Fīrūz's reign (See Baranī, p. 527). Māhrū's frank and forthright statement of facts reveals the character of Māhrū.

اگرچه از نزغات شیطانی و هواجس نفسانی میان جانبین مباحثه و مکالمه که در مذهب مروت و شریعت فتوت جایز نباشد ساختن شده بود، چون بعد ازان از طرفین دست در اذیال اعتذار و اهداب استغفار تمسک کرده و در تلافی هفوات مافات اجتهاد نموده، و این محب بر بیان مصادقت صادق بود و خدمت ملکی در زمانی که فرزند کریم الدین در دیپالپور رفت، شفقت و تربیت عمداً نه فرمود و مراعات ظاهر و مواخات باهر بتقدیم نه رسانید چه واجب کند که آن خداوند بوجود آنکه دعوی کم آزاری و وفا بر حسن عهد با احباب می کند چنانچه این محب را در امر معروف بترک مکافات مبالغت می نمود و مواخات قدیم را یاد می داد، چهره محبت را به غبار ایداء بپوشد و بانواع در آزار خاطر این دوستدار بکوشد.<sup>24</sup>

Letter No. 55 : pp. 115-16.

To Burhān ud-dīn Khāṣ Ḥājib.

Māhrū complains firstly, that the 10,000 tankahs for which Tātār Khān had stood surety had not yet been paid, and secondly that the Malik had spoken against him in the presence of Tātār Khan (See also letter No. 54).

Letter Nos. 56, 57 and 58 : pp. 117-22.

To 'Umdat ul-mulk A'izz ud-dīn Ḥājī Dabīr. (See Baranī p. 528.)

The context of these three letters is not clear. They, however, do not appear to contain any useful information and are purely personal letters.

In letter No. 58, A'izz ud-dīn is addressed as Malik ul-kuṭṭāb.

Letter No. 59 : pp. 122-24.

To Nūr ud-dīn, Ḥākīm of Khittah-i-Multān. A personal letter.

In this letter Multān is referred to as Iqlīm, Iqtā', Khittah and even as Shiqq.

<sup>24</sup> Text. p. 114.

**Letter No. 51 : pp. 109-10.**

To Ma'rūf Sayyad ul-ḥujjāb. (See Baranī, p. 528).

A personal letter without any historical value.

**Letter No. 52 : pp. 110—12.**

To Sayyad ul-ḥujjāb known as Waḥid Quraishī.

1. Māhrū informs the addressee about having sent Khaṭīr ud-dīn Nūḥ, his son, with horses, saddles and camels. Sayyad ul-ḥujjāb is requested to present them at an opportune moment before the Sultān.

2. The delay in sending these was due to floods in rivers Rāwī and Chenāb that threatened the two forts of Multān. (See also letter to Sayyad Razī ud-dīn).

3. Sayyad ul-ḥujjāb is requested to look after the welfare of Karīm ud-dīn, son of Māhrū who was then at the court.

4. The Sayyad is further requested to give all assistance to Khaṭīr ud-dīn.

The identity of this person is difficult to determine. Baranī mentions one Malik Khālid Nā'ib Sayyad ul-ḥujjāb. (Baranī, p. 528.)

**Letter No. 53 : pp. 112-13.**

To Sayyad ul-ḥujjāb Nuṣrat ud-dīn Ma'rūf (Baranī, P. 528). The context of the letter is not clear.

**Letter No. 54 : pp. 113—15.**

Letter to Burhān ud-dīn Ulugh Qutlugh Khān, Khāṣ Ḥājib. Māhrū refers to the treatment meted out by the addressee to his son Karīm-ud-dīn when the latter was in Dipālpur.

Māhrū enumerates his complaints against the Khāṣ Ḥājib as follows :

1. When going to Tātār Khān, Māhrū had written to Khāṣ Ḥājib to plead for the decrease in the excessive kharāj, which was being levied. When next day Māhrū argued his case, the Malik spoke against him.

2. According to the royal orders the sum of 10,000 tankahs was due from Malik Khāṣ Ḥājib which had remained unrealised.

3. In obedience to royal orders, he had sent some goods to the court. The Malik managed to delay their presentation to the court.

When the Sultān was estimating the value of the horses from

Māhrū refers to the favours of the Sultān. He had the charge of the affairs of Multān and the Shiqdārī of Lahore under Qiwām ul-mulk. The Sultān sent him to Multān after conferring robes on him, ordering him to supply 2,500 cavalry along with boats and equipment.

Māhrū after arriving in Multān tried his best to carry out the order, but complains of the utter mismanagement of Multān by the preceding officials. (See other letters complaining of the maladministration of Multān under 'Imād ul-mulk). This letter probably was written sometimes after 744 A. H., because firstly, Māhrū speaks of himself as کمینہ و کمتر which suggests that Moḥammad bin Tughluq had appointed him to Multān and Lahore after forgiving him for his rebellion (740-41 A.H.); secondly, it refers to Moḥammad bin Tughluq as Nā'ib Mutlaq-i-Amīr ul-mu'minīn. The mandate from the Khalifah was received in 744 A. H. (1344 A. C.). It is difficult however to say with certainty as to whether this letter was written in the time of Firūz or his predecessor.

**Letter No. 49 : pp. 106-07.**

To Shams ud-daulah Maḥmūd Bak.

1. Māhrū thanks Maḥmūd Bak for his having spoken to Qiwām ul-mulk of Māhrū's devotion to him. This enhanced the effect of his own letter to Qiwām ul-mulk.

2. The rest of the letter is a repetition of the last letter. Māhrū needs 10 lac tankahs for the equipment of the army and the river-navy.

3. Māhrū hopes to send petitions to Qiwām ul-mulk more frequently in future when he completes the work in hand.

(For Maḥmūd Bak see Yaḥya, pp. 122—25 ; for Qiwām ul-mulk, *ibid.* pp. 99, 102, 106.)

**Letter No. 50 : pp. 107—09.**

To Shams ud-dīn Maḥmūd Bak.

Māhrū offers excuses for not having written to him for a long time. Māhrū expresses his pleasure on learning of the favours of the Sultān towards the addressee, and makes polite enquiries about Malik 'Alā'ud-dīn 'Alī Bakhsh, (probably the son of the addressee) and others of his relatives.

letter and felicitations on learning of the Sultān's favours shown to the latter.

**Letter No. 45 : pp. 99-100.**

To Iftikhār ul-mulk. On learning that Iftikhār ul-mulk had gone to the court, Māhrū expresses his desire to go there but was prevented by his pre-occupations.

**Letter No. 46: pp. 100—03.**

To Iftikhār ul-mulk requesting patronage of and support for Hamir Dodā Somra, who was the protege of Rukn ud-dīn, brother of the addressee.

2. Punishment and suppression of Bānbhaniyah 'Umar who was the source of disorders and rebellions in Multān and Gujarāt and was responsible for having brought Mongols in the Panjāb who had been defeated by Māhrū. The increasing instigation to rebellion of the Muqaddams of Gujarāt by Bānbhaniyah was a matter of concern. Māhrū's advice to check the disturbances.

3. Amir Aḥmad Fidā who is related to Māhrū is recommended to the addressee.

The letter deserves detailed study and comparison with other accounts regarding Sindh affairs and Bānbhaniyah, particularly letter No. 134 to an unidentified person. The last letter may be a part of this letter.

(For the affairs in Sindh, See Tārīkh-i-Ma'sūmī (Urdū), Sindhī Adabi Board, Haiderābād Karāchī, n.d.)

**Letter No. 47 : pp. 103—05.**

To Dāwar ul-mulk Iftikhār ul-mulk. Māhrū speaks of the unlimited favours which the Sultān had shown him. One of these was the grant of 20,000 tankahs, to be handed over to him in Delhi. Māhrū requests Dāwar Malik to hand it over to his servants so that it may reach his family easily.

**Letter No. 48 : pp. 105-06.**

To Shams ud-dīn Maḥmūd Bak. Usual expressions of affection and grief at the separation from him.

and *Diwān-i-Arz*. The case that is referred to him is that of Moḥammad Zafar. The letter also refers to the rehabilitation of a number of parganahs like Khaikarah, Kaṇjrūt and Jaṇdalah.

**Letter No. 40: pp. 93-94.**

To Khān-i-A'zam Zafar Khān begging pardon for any impudent remark made about Malik Khāṣ Ḥājib. Māhrū informs him that he was sending his son to the court with certain requests and solicits the Khān to get them approved. Refer to letter No. 29 for an understanding of Māhrū's complaint against the Khāṣ Ḥājib.

**Letter No. 41 : pp. 94-95.**

To Khān i-A'zam Zafar Khān.

Māhrū says that he had refrained from writing to the Khān due to his high position, (Khān, the Khān A'zam, احتشام منزل). Now that his son (Sa'd ud-dīn) had written to him of the frequent enquiries made by the Khān about him, he has had the courage to write to the Khān. For the name of the son refer also to letter No. 40 above.

**Letter No. 42 : pp. 95—97.**

To Malik us-sharq Iftikhār ul-mulk Farīd ud-dīn Shihāb, *Diwān i-Istifā'-i-Mamālik*. A personal letter.

Khawājah 'Abdullah was proceeding to Ka'bah for pilgrimage without any adequate provisions and that in spite of his efforts to dissuade him. The addressee is requested to look after him when the pilgrim reaches his place.

The addressee was posted in Gujarāt. This Iftikhār ul-Mulk, Nā'ib of Gujarāt and Mustaufī is either one and the same person or (more probably) the father of Nizām ul-mulk, the Nā'ib of Gujarāt who was Nā'ib Wazir under Firūz. (See Baranī, pp. 527, 582 ; 'Afif, pp. 219, 280, and *Munsha'āt* for further information about him).

**Letter No. 43 : pp. 97-98.**

To Iftikhār ul-mulk Ṣāhib-i-Dīwān-i-Istifā'. A personal letter.

**Letter No. 44 : pp. 98-99.**

To Iftikhār ul-mulk.

A formal letter expressing thanks for Iftikhār ul-mulk's kind

**Letter No. 34 : pp. 83—87.**

To Sayyad Shams ud-dīn Yaḥyā Gardezī.

Māhrū expresses his grief at his being away for long from the Sayyad and complains about the latter's not having written to him. This letter is in highly inflated style and covers three pages without much material interest for the historian.

**Letter No. 35 : pp. 87—89.**

Māhrū had been in Multān for 3 years which period he had utilised in informing himself of the real condition of Multān. Multān was in a deplorable condition due to, (1) fall in revenues and (2) unproductivity of land. All this was due to the late 'Imād ul-mulk's maladministration. Conditions were returning to normal, though slowly. The Ra'ūsā' (chiefs) had been subdued in the first year but had again shown contumacy and he had gone out to suppress them.

**Letter No. 36 : pp. 89-90.**

To Nāṣir ud-dīn, Muqṭī of Lahore.

Reminding him of his promise to send Māhrū the Maqāmāt of Sharf ud-dīn Tawāmān.

**Letter No. 37 : pp. 90-91.**

To Sayyad Nāṣir ud-dīn.

Māhrū thanks the addressee for sending him the Maqāmāt referred to above.

**Letter No. 38 : P. 91.**

To Sayyad Nāṣir ud-dīn.

Māhrū had sent Qāzī Zahīr ud-dīn 'Umar ud-dīn for the purchase of horses from Lahore. Māhrū requests the Sayyad to personally examine the horses so purchased. The style of the letter is of interest as illustrating Māhrū's command of the language and his selection of words and phrases in keeping with the subject matter of the letter which is reminiscent of Khusrau.

**Letter No. 39 : pp. 92-93.**

To Majlis-i-'Āli Zafar Khān.

The letter has very important references to the auditing and adjustment of accounts between the provinces, the Dīwān-i-Wazārat



conducive to contumacy, and lastly, (d) the Mongol menace. Māhrū says that it was only with clever devices that he was paying the army much less than was due to them and also keeping the soldiers contented. He was also realising the taxes half in cash and half in kind. Māhrū thus pleads his inability to pay the pensions (in cash) which were as large as the entire revenue from these paganahs *i.e.*, 38,000 tankahs.

(3) Complaint to the Khān-i-Jahān by Qāzī Ashraf, Mushrif-i-Khazānah, that Māhrū had given unproductive land in lieu of 1,000 tankahs fixed as Ṣadaqah for the Qāzī's cousin. The arguments defending his action are the same as given above. Previously, he says, he himself used to make payment in full as the finances allowed that. Māhrū requests the Maulānā not to listen to such complaints.

Māhrū again pleads his inability to meet in full the demands of the 'Ulamā' and Ṣūfis on account of the decline in the revenues of Multān. This he ascribes to three causes ; (1) 'Imād ul-mulk's maladministration resulting in the ruining of the prosperity of Multān ; (2) abolition of certain taxes by Moḥammad bin Tughluq and the continuation of those remissions by Firūz. (3) The huge sum of 3 lac tankahs earmarked as pensions and allowances by Firūz. It was, therefore, impossible to pay the demand in cash and Māhrū had given in lieu of that land, half of which was cultivated and half virgin.

Only 500 tankahs were left with Māhrū in the treasury of Multān. He refers to the duties of the various classes of people.

**Letter No. 32. : pp. 81.**

To Maulānā Shihāb ud-dīn.

A formal letter without any useful information.

**Letter No. 33 : pp. 82-83.**

To Sayyad ul-'ulamā' Rafī ud-dīn, Incharge of Royal Kitchen.

The letter deals with the assignment of 13 populous villages for the upkeep of Malik us-sharq Qiwām ul-mulk's daughters. Qiwām ul-mulk Maqbūl had been appointed to the iqtā' of Multān by Sulṭān Moḥammad. A royal order to this effect had been sent to Malik Kabīr. The rest of the letter is vague.

**Letter No. 30 : pp. 68—73.**

A letter on matters of Fiqh addressed to Maulānā Shams ud-dīn Mutawakkil.

Māhrū first refers to the discussions with the addressee which were held when he had the honour of meeting him on an earlier occasion.

He tries to prove the inadequacy of the taxes as permitted by the *Shari'at* to meet the state expenditure. That the taxes were heavier than permitted by *Shari'at* was due to financial exigencies. He argues the legality of *extra-Shara'i* taxes and cites in his support the famous book on *fiqh* known as *Kāfi*—*Al Kāfi fi'l Fiqh* by Moḥammad bin Moḥammad al-Maraazī.

Next he argues the legality of price control as an emergency measure. Here again *Kāfi* is quoted in support of his assertions. The greedy merchants of Multān had continued hoarding and profiteering, inspite of his orders and threats of punishment. This was causing grave inconvenience to the people, especially to the army. Māhrū cites examples of the disregard of regulations. To counteract this, he had to resort to state purchase and state selling of certain articles. The profiteers of course objected to it, but it was enforced as it was, firstly, for the good of the people ; secondly, the 'Ulamā', soldiers and slaves ; thirdly, the *bait ul-māl*, which also got something out of the profits and fourthly, for the employees, probably those engaged in purchase and sale of these articles, and who were paid 10 tankahs.

Maulānā's considered opinion is invited on the above points.

**Letter No. 31 : pp. 73—80.**

To Maulānā Shihāb ud-dīn.

The letter refers to the

(1) Prosperity and plenty prevailing in Multān during the current year, leading to fall in prices (one-tenth of the previous year) and bringing in consequence small revenue returns to the state. چنانچه غلّه جواری (که گذشتها هشتاد جیتل منی بود امسال به هشت جیتل باز آمده (2) Complaint to the Maulānā against Māhrū that he had given unproductive land in lieu of pensions to the Ṣūfis and the 'Ulamā'. Māhrū's justification for this. He ascribes this to ; (a) low revenue returns ; (b) the priority given to the army which was the mainstay of the government ; (c) that wealth was

campaign. When he went to Lakhnauti with Firūz Shāh, the employees of the Department of Quzzāt, with the connivance of the Qāzis, misappropriated the Jiziyah, on the pretext that Jiziyah belonged to the owner of the lands. Māhrū argues against this principle, censures the conduct of the Qāzis and threatens the recalcitrant with punishment. The letter is addressed to the entire department. The arguments advanced by the Qāzis are regarded by Māhrū as based on ignorance and he severely castigates them. This is an important letter regarding the rights of the assignees enjoying income from lands as iqtā's or as madad-i-ma'āsh.

**Letter No. 29 : pp. 64—68.**

To Maulānā Shams ud-dīn Mutawāẓkil.

It deals with 'Māhrū's relations with the late Malik Khāṣ Ḥājib (Malik Burhān ud-dīn Qāzī Shāh Khāṣ Ḥājib, (Muqti of Dipālpur) during Firūz's reign (see Barani, p. 527). It also refers to his (Māhrū's) visit to Dehli to see his sons. Robes of honour were conferred on him at the court on that occasion by the Sultān. He submitted that the charges brought against him by the Kamboḥs were mere fabrications.

چون بنده درگاه می دانست که کمبوهان بدروغ پیش آمده اند به مقال ایشان که افتراء و هزاء و "کلام الصدق منه براء" بود التفات ننمود - ایشان فرصت غنیمت شمردند ، و این فرقه پرزور و تزویر ، مستوجب طعن و تشویر ، تذکرة مفتري بموقف عرضه رسانیدند و رأی خدایگان که الهام سر "انی اعلم" است سراسر معنی افتراء معلوم کرد و فرمود که این طائفه اشرار و طبقه فجار ملتان را آبادان نمی توانند دید -<sup>23</sup>

To disprove the charge, he offered his army to be examined and his iqtā' accounts to be audited. The Sultān ordered that the slanderers be handed over to Māhrū to be taken to Multān to be given sound beating at the gates of the city of Multān and then put in prison.

It is indirectly alleged that Malik Khāṣ Ḥājib had also instigated the Kamboḥs and preferred fabricated charges against Māhrū which were rejected by Khāns and Maliks. But Māhrū, out of certain considerations, mainly his earlier good and cordial relations with Ḥājib Khāṣ, forbore from bringing the matter to the notice of the Sultān.

23. Text. pp. 65-6.

may be studied along with letter No. 17 where Shaikh Ḥasan is referred to in disparaging terms unless the Shaikh Ḥasan mentioned in letter No. 17 is some other person.

**Letter No. 24 : pp. 56—57.**

Letter to Qāzī Minhāj ud-dīn ‘Abdullah Muqtadī requesting a copy of *Shara’-i-Kashaf-i-Yamīnī*.

**Letter No. 25 : pp. 57—58.**

Letter to Ṣadr us-Ṣadūr-i-Jahān Jalāl ud-dīn thanking him for his solicitude for the sons of Māhrū. He informs him that he has not levied any zakāt or daḡanah upon horses bought for the Ṣadr by Shaikh ‘Alī.

**Letter No. 26 : pp. 58—60.**

To Sayyad ul-quzzāt Mu‘izz ud-dīn, Ḥākim of Uchh. (1) Khizr Abū Bakr of Uchh had complained to Māhrū of the highhandedness that of Moḥammad, nephew of Mu‘izz ud-dīn. Māhrū asks him to see the aggrieved party receives justice and Moḥammad desists in future from such acts. (2) It was reported to Māhrū that Mu‘izz ud-dīn had been interfering with the levy of zakāt (custom dues) also called *battah* and when Kamāl Tāj had tried to set things right, he had been prevented from doing so. Māhrū asks him to allow Kamāl Tāj to function, as the delay in realising *zakāt* was causing loss to the *bait ul-māl* and inconvenience to merchants. If Kamāl was not acting correctly, he should be proceeded against.

**Letter No. 27 : pp. 60-61.**

To Qāzī Rukn ud-dīn Sardaftardār.

Two crafty goldsmiths had taken 700 tankahs from Māhrū. Māhrū now requests the assistance of the Qāzī in this matter and further requests him to get a house on rent or free of rent for him in Pattan. Letter No. 132 has references to the same matter.

**Letter No. 28 : pp. 61—63.**

To the Qāzīs of Thāneswar.

Jiziyah and agricultural revenue of a village had been assigned in lieu of salary to one Ziā’ud-dīn for equipping himself for the

misinformed, (1) regarding Āzān, (2) a complaint made to the Dīwān-i-Wazārat and (3) the relationship between a Dādbeg and a Qāzī.

**Letter No. 20 : pp. 47—49 .**

Letter in reply to a letter from Shaikh Raḡī ud-dīn who had complained about the re-imposition of taxes that had been earlier abolished by Sulṭān Moḥammad bin Tughluq. Māhrū disclaims having imposed any new taxes and expresses ignorance of the action of Kamāl Tāj. The Shaikh's complaint about the poverty of the people and their inability to pay such taxes was based on misinformation. Māhrū refers to the abundance of grain and the high wages obtaining in the country. Māhrū refers to the need of controlling prices in the interest of the army.

**Letter No. 21 : pp. 49—51.**

Letter to Shaikh Raḡī ud-dīn. Four important matters are discussed—(1) that the income from villages was limited but there was a large number of darwaishs seeking assistance. Māhrū promises to report the matter to the Sulṭān on his return to Delhi. (2) The rivers' changing course towards the Fort of Uchh which was a matter of concern for Māhrū who promises to visit Uchh personally. (3) Shaikh's intention of sending his son to Māhrū which the latter seems to avoid. (4) Misstatements about Māhrū.

**Letter No. 22 : pp. 51—55.**

This letter is addressed to Sayyad Jalāl ud-dīn Bukhārī (707/1307—785/1383). Māhrū expresses his reverence for the Sayyads in general and his concern at the illness of the saint. Māhrū says that he has always tried to be as just in his dealings with the people under his charge as was possible and asks the saint's blessings to help him in his efforts. He complains that the undertaking regarding the mausoleum of Shaikh Kabīr had not been carried out and asks the Shaikh's assistance in this behalf. Māhrū complains that there is a general lack of respect for laws of the state in the country.

**Letter No. 23 : pp. 55—56.**

Letter to Shaikh Ḥasan Sar-brahnah requesting him to arrange for the regular payment of the allowance of 150 gold tankahs annually to the sisters and other relatives of the late Malik Quṭb ud-dīn Dabīr as well as meals from the Khānqah of Shaikh Nizām ud-dīn. This letter

- (2) Those for the benefit of the 'Ulamā', the Mashā'ikh and such Amīrs who had brought under the plough dead lands. This letter is one of the few that bear a date—763 A. H. (1361 A. C.)

**Letter No. 17 : pp. 39—41.**

The Maktūb addressed to Shaikh ul-Islām Ṣadr ud-dīn Muḥammad recommending assistance for the family of the late Quṭb ud-dīn Dabīr to be paid out of the income of the Khānqah of Shaikh Nizām ud-dīn and which had been stopped by Shaikh Ḥasan and Shaikhzādah Hārūn.

(For Quṭb ud-dīn Dabīr, see *Seir ul-Auliya'*, pp. 272—74. For Shaikh Ḥasan, see *Rauzat ul-Aqtāb*, p. 84 ; for Shaikh Ḥasan Sarbrahnah see *Yaḥyā, Tārīkh-i-Mubārak Shāhī*, p. 119.)

**Letter No. 18 : pp. 41—44.**

This letter is addressed to Shaikh Raṣī ud-dīn. A certain Ḥājī Bihārī (Shaikh Mu'izz later) had written a letter to Khwājah Ḥusām ud-dīn Junaid complaining against the acts of oppression of local officers particularly that of one Kamāl ud-dīn, Muqṭī of Uchh. This Muqṭī is accused of extracting forced unpaid labour, using vile language, keeping persons in confinement and extracting money from them. Māhrū observes that the complaint should have been addressed to him and requested the Shaikh to enquire into the truth of these complaints and to punish Kamāl Tāj, if the complaints are proved true and to exonerate the administration if they are untrue. Māhrū is particularly anxious to bring the guilty to book, as any act of oppression committed by a subordinate of his is indirectly an act of oppression committed by himself. Shaikh Bihārī is referred to again on page 47. The numerous references to matters relating to the late Sulṭān Moḥammad bin Tughluq who had abolished certain taxes mean that the letter was written to Shaikh Raṣī ud-dīn during the reign of Firūz when Māhrū was the Governor of Multān. Shaikh Bihārī appears to have been a disgruntled officer, dismissed from service during the reign of Sulṭān Moḥammad bin Tughluq.

**Letter No. 19 : pp. 44—47.**

Letter addressed to Shaikh Raṣī ud-dīn probably in reply to a letter received by Māhrū from the Shaikh. This letter deals with three important points about which the Shaikh appears to have been

(a) *dāngānah* (for which see 'Afif, p. 375.) or (b) *dānagī* "a contribution made by travellers or others for their common expenses"—Steingass.

**Letter No. 12 : pp. 24-25.**

This is an undertaking given by the nobles of the Sultān to be loyal to him. It gives us an idea of the relationship between the Sultān and his officers and recognition of their mutual rights and obligation.

**Letter No. 13 : pp. 25-27.**

An 'Arzdāsht from Malik us-sharq Shihāb ud-daulah, Muqtī of Badā'ūn offering condolence on the death of Sultān Ghiyāṣ ud-dīn Tughluq and felicitating Muḥammad bin Tughluq on his accession.

**Letter No. 14 : pp. 27-35.**

An 'Arzdāsht in reply to the proclamation of Sultān Firūz's victorious campaign of Jājnagar. A reference is made to the demolition of temples. There is also a reference, unrelated to the subject of the 'Arzdāsht, regarding the restoration of the shari'ah distribution of spoils between the state and the soldiers. Firūz Shāh in his Futūḥāt-i-Firūz Shāhī claims that he reversed the practice of the earlier rulers and restored the shari'ah share of the soldiers to legal 4/5th of the spoils. There is no reference to the mis-adventure in Jājnagar which Firūz Shāh met with there. (See author's Futūḥāt-i-Firūz Shāhī, p. 6.)

**Letter No. 15 : pp. 35-37.**

A letter, probably personal, congratulating Shaikh Ṣadr ud-dīn Moḥammad Ismā'il on his appointment as Shaikh ul-Islām. The reference is to Shaikh Ṣadr ud-dīn Moḥammad (d. 701 A. H. 1346 A. C.).

**Letter No. 16 : pp. 37-39.**

An 'Arzdāsht regarding endowments in the territories of Multān submitted to the Sultān for confirmation by Māhrū. The lands so granted were surveyed as directed by the Diwān Wazārat. Such lands are divided into two categories :

(1) Those intended for the upkeep of the mausoleums of past kings and,

Shaikhzādah Abū Bakr Yazdī in Nahrwālah (Gujarāt) for his maintenance and that of those residing in the khānqah.

**Letter No. 6 : pp. 15—17.**

This Miṣāl is addressed to religious leaders, Sayyads, Mashā'ikh and the entire population of Lakhnautī. This is an important document giving us an insight into Fīrūz's intention in regard to Lakhnautī. The reference to the revenues of the "following year" is intriguing.

**Letter No. 7 : pp. 17—19.**

Manshūr appointing a Dādbeg (dād-bek) in Multān. (See Qureshī, p. 161, for the duties of dād-bak).

**Letter No. 8 : pp. 19—21.**

A Miṣāl appointing an unnamed Amīr as the Sar Lashkar of Iqlīm-i-Sīnd. This letter appears to have been written by Māhrū apparently after his own appointment as the Governor of Multān. The Amīr so appointed is directed to meet the Mongol menace and suppress other recalcitrant elements in Thattaḥ. This may have been an official letter or a model letter. Sind is variously designated as an iqlīm, a khittāh, an iqtā', and a wilāyat. An eighteenth century writer writes of it as اعظم البلاد.

**Letter No. 9 : pp. 21-22.**

A Miṣāl appointing an Amīr as Nā'ib of the Iqtā' of 'Alimābād. Probably issued by Māhrū.

**Letter No. 10 : pp. 22-23.**

A Miṣāl appointing Bahl son of Lakhan Rāi incharge of Talwāra apparently belonging to his father who is referred to as its Muqaddam. The Miṣāl is vague but it appears that Lakhan Rāi had participated in a local rising and was later pardoned and rewarded for having rendered assistance in suppressing the rebellion.

**Letter No. 11 : pp. 23.**

A Miṣāl in favour of a Muqaddam directing the Khuṭs and the Muqaddams to render assistance to him. (For Khuṭ see Qureshī pp. 194, 195, 211, 236.)

*Dānagī :*

This may refer either to the officer collecting :



his letters which as already stated consist of royal farmāns and official and private letters written by Māhrū either on behalf of the Government or in his private capacity.

**Letter No. 1 : pp. 2—3.**

This is a manshūr conferring the government of Sindh on Prince Faṭḥ Khān who was born in 1351 and died in 1376. This document contains many instructions for the guidance of the Prince in the government of the province assigned to him. He is earnestly directed to promote agriculture, look after the prosperity of the subjects and the contentment of the army and particularly to show kindness and consideration to Sayyads, 'Ulamā' and the Ṣūfis. Special favours are to be conferred on faithful servants of the state. In the last passage, all classes of people are directed to render obedience to Faṭḥ Khān's orders as if these orders were issued by the Sulṭān himself.

**Letter No. 2 : pp. 8—11.**

This Manshūr confers the office of Wazārat on Khān-i-Jahān. That this Manshūr was issued by Firūz Shāh and relates to the appointment of Khān-i-Jahān as Wazīr is indicated by a respectful reference to the 'Ulamā', Mashā'ikh and Sayyads and that Khān-i-Jahān is addressed as brother. 'Afif confirms this. The Khān-i-Jahān is advised to continue the pensions and the stipends of the recipients of the above named classes. Similar titles are used for Khān-i-Jahān in letter Nos. 31 and 91 also.

**Letter No. 3 : pp. 11-12.** [See 'Afif, p. 94]

This Manshūr relates to the appointment of 'Ain ul-mulk Māhrū as the Governor of Multān. The Manshūr is particularly interesting as it gives the full titles of 'Ain ul-mulk.

**Letter No. 4 : pp. 12-13.**

This Manshūr orders the assignment of a well and a khānqah to Sayyad Moḥammad Ma'jūnī which the latter had held for a long time and whose custody he appears to have lost.

**Letter No. 5 : pp. 14-15.**

This Manshūr relates to the assignment of the khānqah of

at Calcutta. According to Ivanow the manuscript is very defective.<sup>21</sup> "The preface and the beginning of the work as well as portions in the middle and its end are lost in this transcript which is apparently at least four centuries old, perhaps older."<sup>22</sup> The letters vary in length and importance. No dates are given as to when the letters were issued and it is sometimes difficult to determine as to which of these letters are copies of central government orders, apparently drafted by Māhrū in his capacity as the governor of Multān. It is equally difficult to determine the identity of many of the numerous persons referred to by him in his letters. In spite of these defects the Inshā' contains valuable and varied information about important princes, government officers, ṣūfīs, divines, members of his own family, the attitude of the government to different classes of people, manners and morals of the age, government taxes, current prices and several other details which could well form valuable adjuncts to the political and cultural history of this period.

The total number of letters in this collection is 134 and not 124 as given in the Catalogue of Persian Manuscripts in the Library of the Bengal Asiatic Society. A copy of this manuscript was made for the Allahābād University, another for the library of that talented scholarly prince Dr. Raghūbir Singhji of Sitamau and another for me. It was on the basis of these three copies transcribed by three different scribes that the press copy of the present edition has been prepared. It was published by the 'Aligarh Muslim University when I was the Head of the Department of History and Director of Historical Research at that University. But with the exception of 12 copies of the Text, no other copy could be recovered from the Press in Bombay where it was printed. Brief notices of these letters are given below as also a free translation of three of them in order to give the reader an idea of the sort of information that is available in them.

**Author's Preface. pp. 1-2.**

The author states the reason for the preparation of a collection of

---

21. W. Ivanow, pp. 579-80.

22. The lost portions appear according to Ivanow to have been later partly restored in "the peculiar nasta'liq of that time". Neither the name of the scribe nor the date of transcription of this unique manuscript is given.

embellishes his letters. There he appears not only as a master of style, supremely eloquent in an age of rhetoric, but also as one having profound knowledge of the Qur'ān, Ḥadīṣ, Fiqh and Arabic and Persian classics. True to the medieval epistolary standards, he does not write a single line without quoting from the Qur'ān, or referring to some classic. His main interest, however, lay in rhetoric and fiqh. At many places in his letters, he quotes the Qur'ān not so much to strengthen the legality of his argument, but to heighten the effect of his statement and to add force to his arguments. In his hands, the Qur'ān becomes a book of rhetoric rather than a law book.

It appears that 'Ain ul-mulk won his spurs very early in the academic circles of the day. In the early years of Alā' ud-dīn Khaljī's reign, he was appointed Dabīr of Ulugh Khān and in spite of his heavy military and responsible duties, he maintained his interest to the last in literature, religious as well as profane. He possessed the fine art of couching his writings in vague terms where necessary but he is frank and forceful when he is pressing his own point of view and conveying instructions. Sarcasm is his main weapon of attack and the barbs of ridicule are clothed in velvet. No less a person than Amīr Khusrāu bears testimony to Māhrū's use of the sword as well as the pen with equal facility and effectiveness. He says :

اگرچ این تیغ زن صاحب قلم بود  
به خنجر نیز در لشکر علم بود

(Dawal Rānī Khizr Khān, 'Aligarh, 1917. p. 68.)

Elsewhere he writes :

که ای دانا بفضل و دانش و رأی خرد را بوده دایم کار فرمای  
هم از بهر قلم خنجر کشیده هم از زخم قلم خنجر بریده

(Tughluq Nāmah, Deccan, 1933, p. 65.)

### MUNSHA'AT-I-MAHRU':

There is only one known manuscript of Inshā'-i-Māhrū in any public or private library of which printed lists are available. The manuscript (No. F. 11) belonged originally to the library of Tipū Sulṭān and was later transferred to the now defunct College of Fort William

ing mind always helped him in handling a difficult political situation with remarkable success. He was always calm and self-confident even in extremely disturbing circumstances.

‘Ain ul-mulk was a loyal servant of the state. Loyalty and sincerity were ingrained in his very nature. The circumstances under which he was driven to rebellion during the reign of Moḥammad bin Tughluq were extraordinary. Suspicion and fear and not personal ambition drove him into the rank of the rebels as later in the case of Bairam Khān. It was Moḥammad bin Tughluq, not ‘Ain ul-mulk, who was responsible for that act of rebellion. A man with ‘Ain ul-mulk’s uniform devotion to the ruler and the efforts he made to make Oudh a very prosperous province of the Empire, could hardly feel happy about the suspicion cast on him by the actions of the Sultān. That his loyalty to the Sultān and his wisdom and foresight were beyond doubt, is clear from the Sultān’s attitude towards him after his rebellion had been successfully crushed.

‘Ain ul-mulk was a man of principle. He never allowed his ill-will towards anybody to blur his judgment or to blind him to realities. A cool-headed, clear-sighted statesman, cautious and calculating, he succeeded in maintaining his prestige and official position on one hand and preserving his life like Abbe Sieyes and Talleyrand through dangerous times on the other. Baranī and ‘Afif speak very highly of him as a soldier, statesman and scholar. “‘Ain ul-mulk,” says ‘Afif, “was an intelligent, accomplished and learned man and unsurpassed in wisdom, ability and judgment. He was the author of several works of learning in the reign of Moḥammad Shāh and Firūz Shāh. One of them is the well-known Tarassul-i-‘Ain ul-mulk”. Baranī equally—and he is difficult to please—speaks very highly of him.

#### ‘AIN UL-MULK AS A SCHOLAR.

‘Ain ul-mulk was a man of refinement and culture. He had a fine literary taste and was perfect in the humanities of the day. His letters bear testimony to his deep erudition and profound learning as well as his wide knowledge of history, Muslim jurisprudence, theology and literature. That he was widely read is evident from the apt quotations from books of fiqh as well as literature with which he

clear-headed analysis and a correct understanding of the political situation. His keen insight never failed him in finding the real cause of political unrest. His wise and far-sighted policy proved highly conducive to the contentment of those sections of the people within the country who contributed to its prosperity.

### 'AIN UL-MULK AS A STATESMAN AND A DIPLOMAT

From the beginning of 'Alā' ud-dīn's reign to the time of Firāz Shāh, 'Ain ul-mulk appears as a soldier, administrator, statesman and a seasoned diplomat. His family could not, due to its Indian origin, make its mark during the early Turkish period when Iltutmish and Balban were not prepared to give any important post to any non-Turk, however gifted. But conditions changed with the advent of 'Alā' ud-dīn, who converted the Turkish State into an Indian State and threw offices of state open to talent. 'Ain ul-mulk 'Abdullah bin Māhrā succeeded in winning over the confidence of the Khaljī Sultān and created a place for himself amongst the highest officers and Maliks of the State by sheer dint of merit. As he himself used to say, no Tājik had ever attained to such eminence and prestige as he had. During the reign of Moḥammad bin Tughluq when foreigners were employed in large numbers and feeling of rivalry and jealousy existed between the Indian and foreign Amirs, 'Ain ul-mulk became the rallying point of the Indian nobles. This was both his strength and his weakness. While one group was always by his side, the other group hated, despised and opposed him right and left. No reader of the Rihlah of Ibn-i-Battutah will be left in any doubt about the nature of struggle that was going on between the two groups and how 'Ain ul-mulk had to suffer on that account.

However, 'Ain ul-mulk is the only statesman who figures in the list of the important officers of state during the time of all the Sultāns of Delhi from 'Alā' ud-dīn Khaljī to Firūz Shāh Tughluq. That he could adapt and adjust himself to so many rulers bears eloquent testimony to his tact and shrewdness. His diplomacy is seen at its best during the Khusrau interregnum. He won the confidence of Khusrau Khān, yet did not wholly lose the goodwill and confidence of Ghāzī Malik. While men of lesser intelligence like Yūsuf Ṣūfī showed extraordinary zeal in favour of Khusrau Khān, 'Ain ul-mulk played a waiting game. His shrewdness and cool calculat-

### 'AIN UL-MULK AS AN ADMINISTRATOR :

'Ain ul-mulk displayed his administrative capabilities in Dhar, Ujjain, Oudh, Zafarābād, Deorgīr, Gujarāt, Mālwah and Multān. Wherever he went he applied himself strenuously to the task of ameliorating the condition of the people, establishing law and order, promoting prosperity of the peasantry and crushing recalcitrant elements. Baranī comments about his work in Gujarāt thus :

عین‌الملک ملتانی را کہ رأی زن بی‌نظیر بود همواره سیری کرده و بہ تجارب  
بسیار پختہ شدہ و بکار دانی و کارگزاری مشار الیہ گشتہ ، در گجرات رفت ---  
و از تأثیر رأی و رویت عین‌الملک و غلبہ حشم دہلی ، نہر والہ و تمامی ولایت  
گجرات بتجدید در ضبط در آمد - (Text, p. 128.)

,Iṣāmī refers to a more important aspect of his work in Gujarāt when he says :

رمیدہ دلان را دل آورد جای

The rebellion of Ḥaidar and Zīrak had disturbed peaceful life of the people and every one felt distracted and puzzled under the rule of the rebels. 'Ain ul-mulk gave to the people what they needed most—peace of mind and security of life.

'Ain ul-mulk had a knack of dealing with the rebellious and the contumacious people. It had become almost a practice with the Sultāns of Delhi to assign a refractory province to 'Ain ul-mulk. When Moḥammad bin Tughluq entrusted him with the government of Oudh and Zafarābād, this region was a hotbed of sedition and conspiracy. For many generations unruly elements had made these areas their places of refuge. 'Ain ul-mulk succeeded in not only crushing them but also improved the economic condition of these regions to such a degree as to turn the same into surplus areas. At a time when the Doāb was in the grip of a severe famine, he could supply thousands of maunds of rice and wheat to the Sultān who was staying at Sarugdawārī. One can form fair estimate of 'Ain ul-mulk's work as an administrator from his letters. His eagerness to improve the condition of the peasantry, to make regular payments to the soldiers, and to improve the general tone of administration is evident from the letters which he wrote to his friends from Multān.

'Ain ul-mulk's success as an administrator lay in his scientific and

معامله کارکنان ماضی چنان شده است که اگر شمه ای از آن بخدمت عرضه افتد معاذالله تردد بخاطر مبارک راه نماید - نظر بعنایت حق تعالی داشته بقدر وسع و طاقت کوشش نموده ، حق سبحانه و تعالی انتظام امور بر وفق فرمایش حضرت از عالم لطاف خود میسر گرداند -<sup>18</sup>

How long Māhrū continued to hold this office is equally difficult to determine. It was a difficult charge and Māhrū did much to restore peace and prosperity in Multān. There are numerous references in his letters to the conditions that obtained in Multān, the difficulties he had to face and the new measures introduced by him. In a letter to Malik us-sharq Maḥmūd Beg, he says :—

عبدالملک ماضی عفی الله عنه آن دیار را چنان خراب کرده که امکان استالت ندارد ، بیت :  
هر دل که خراب کرده زلفش هرگز نپذیرد استالت<sup>19</sup>

Three years later he again refers to the conditions obtaining in Multān.

سال سوم است که این کهتر در دیار ملتان است - همه ظاهر و باطن خود برای اصلاح امورات دیار موقف ساخته است و بجهد و طاقت در پیوسته - اما چون کار این دیار چه از عسرت وجوه دخل و فقرات انصار و اعوان و چه از سبب تمرد و خرابی زمین از جهت افلاس رعایا و دهاقین (که هریکی ازین دو قسم موجبی متفاوت دارد و سر رشته آن موجبات امرت عباد الملک ماضی است عفی الله عنه) از دست رفته بود و بر قضیه "التسع الخرق علی الراقع" از حد اصلاح تجاوز نموده، حالیا بتدریج دست می دهد و اندک اندک انتظام می پذیرد - فرقه رانگهان که سال اول بعون حق مطیع کرده شده بودند ، درین سال بعضی از ایشان تمرد ظاهر کرده - این کهتر بر صوب ایشان بیرون رفته تا مهم ایشان بکفایت رساند -<sup>20</sup>

Māhrū succeeded in effecting many reforms and restoring peace and prosperity in a region which had been neglected by the centre and had suffered considerably from the depredations of the Mongols, the rapacity of provincial governors and the sulking discontent of the local chiefs and muqaddams.

The Governorship of Multān appears to have been the last military or civil charge held by him. The year of his death or the place where he died is equally difficult to determine.

18. Text. p. 106. It is not clear as to whether this refers to an earlier assignment or to the last one.

19. Text. pp. 78-79.

20. Text. p. 88.

'Ain ul-mulk for his opinion, which was full of political wisdom. 'A measure like this may shake the foundations of the empire ; whoever proceeds to do things of this sort cannot be a well-wisher of the state. For Khān-i-Jahān is a wise and incomparable Minister. Who knows what might follow if things went on like this ? Can this ensure the stability of the Empire ? No. On the other hand, the ship of state will founder and may bring about disaster to the empire.' The Emperor was immensely pleased with the words of 'Ain ul-mulk, and further consulted him as to the course to be followed. The faithful Māhrū continued : 'It is not possible that the Minister should not have been secretly informed of these proceedings. He may be sent for and informed (of the decision), that all fear and apprehension might be removed from his mind. He should be perfectly reassured, so that he may pursue the duties of State without any anxiety and care. Otherwise, due to the apprehensions that already exist in his mind, he may always consider his life in danger and consequently may not be able to discharge his arduous duties properly. In course of time the affairs of government will take their normal course.' Some persons who had taken part in these proceedings have informed the writer that the Sulṭān at once sent for Khān-i-Jahān. When the courtiers brought in the Khān and informed him of all that had passed in the meeting, he was lost in amazement and sat down, melancholy and dejected. As the Sulṭān saw that the faithful Minister was overwhelmed with grief, he gave him assurances of his pleasure and, clothing him in his own royal robe, sent him back with every mark of honour and favour. The Minister returned pleased and satisfied, and, taking 'Ain-ul-mulk in his embrace, said, 'I never knew that you had such a great regard for me ! I was wrong to have entertained unkind feelings about you.' 'Ain ul-mulk candidly replied : 'You should not think that I expressed a favourable opinion for your sake. The enmity and ill-will that have existed between you and myself do still exist. All that I had said was in the interest of the safety of His Majesty's dominions and power. Although Khān-i-Jahān insisted that 'Ain ul-mulk should come with him to his house, the Malik would not agree.'"<sup>17</sup>

The date of his appointment is not given by 'Afif. Māhrū reached Multān on 29th of Shawwāl according to his own statement.

این کهتر به کشش و کوشش بیست و نهم ماه مذکور در ملتان رسید و بقدر قدرت و توانائی خود بترتیب لشکر و بحر مشغول شده است - اما کار ملتان به سبب



removed from the office of Ishrāf. He did not come to the palace for three days. After the third day, he saluted the Sultān from the place of obeisance. Sultān Firūz called him near and said, 'Khawājah 'Ain-ud-dīn, listen ! Countries are ruined by dissensions, and people, young and old, are driven to despair. As under Divine will differences exist between you and Khān-i-Jahān, the iqtā's of Multān and Bnakkar and Siwistān are conferred on you. Go to the iqtā's and assume their charge.'

(Afif, p. 414.) در اقطاع برو و درکارها و کردار های آن مقام مشغول باش -

The Malik frankly replied, 'When I carry on the administration of those lands and collect revenue, it will not be possible for me to render accounts to the Minister. I will present them before His Majesty.' 'Khawājah 'Ain ud-dīn, I remove the iqtā's of Multān (etc.), from the jurisdiction of the Ministry', said the Sultān, adding, 'Whatever you will have to say about your work in the iqtā's of Multān (etc.) will be attended to. A note from you will be enough'. On these terms 'Ain ul-mulk accepted the iqtā's of Multān.

"God be praised ! A wonderful story which deserves a place in history, is told of 'Ain ul-mulk : The dismissal of 'Ain ul-mulk on account of Khān-i-Jahān alarmed the trusted courtiers of Firūz Shāh, who all assembled at a place and passed the following resolution : 'It is not a fortunate occurrence that 'Ain ul-mulk should have been dismissed on account of Khān-i-Jahān. For if this has happened to 'Ain ul-mulk to-day, the same thing might happen to any of us tomorrow !' Firūz Shāh was a sagacious and discerning ruler. He remarked : 'If Khawājah 'Ain ud-dīn would have been here, his opinion would have been taken on this matter.' The Malik had already started for the iqtā's of Multān. When he reached Ismā'il, 24 karohs from Delhi, he received a farmān from the king directing him to leave his baggage there and hasten back as he was wanted in connection with an urgent business . . . . . and he could return when he had heard about it. When he arrived in Delhi, the Sultān held a private council with him and other courtiers. Everyone of the faithful counsellors expressed his opinion in the light of his mature experience—that it was not expedient to give the minister such a long rope, and that his actions need to be carefully watched. The Sultān turned to

sleeping tent, and the Minister also has similar tents ; elephants stand before the Minister's door just as they stand before the King's door.' When the ambitious 'Ain ul-mulk finished his vicious speech, Khān-i-Jahān retorted : 'My stay in this country is no longer possible, and I will now proceed to the Holy Ka'bah, for upto this day, contentions between us were in regard to money (matters). In whatever manner it was possible we carried on. But now the mischievous 'Ain ul-mulk has caused a rift between me and the Emperor and my life is no more secure. Travelling provisions may be given to me for my journey to the Holy Ka'bah.' The Sultān rose and retired into his private tent upset on account of the discord between the two officers.

"The dispute continued unabated and it is not possible to describe all that passed between the Minister and the Mushrif. One day both were sitting in the Ministry, exchanging extremely bitter remarks, when suddenly, the Minister said in the face of the Mushrif : 'You villain !' 'Ain ul-mulk also replied insultingly, and used foul language. His Majesty was then in his private chambers whither the Minister repaired. On finding him extremely excited the Sultān enquired : 'Khān-i-Jahān ! what is the matter ? (*i.e.*, what has brought you here during the Sultān's time of retirement?)' The Minister replied : 'This villainous 'Ain ul-mulk, sitting in the Ministry, has used improper language in the very face of this servant of the Lord of the World. His Majesty, having favoured his servant, has exalted him to the dignity of Minister and, putting his trust in him, has placed him on the masnad. If anybody viciously insults me in this very place, my prestige will be gone. When His Majesty's trusted servants lose their dignity, they also lose credit among the people. Order may graciously be issued for the bestowal of the masnad on 'Ain ul-mulk.' After some reflection the Sultān replied : 'Khān-i-Jahān, I have placed the Ministry under your charge. All its officers are your subordinates. Whomsoever you keep, he remains in his office : whoever is removed by you, is dismissed. If 'Ain ul-mulk treats you with contempt, remove him from the Ishrāf office and appoint somebody else in his place.' At the same time Khān-i-Jahān also received royal robes, (Khill'at) and returned home, rejoiced and triumphant. He sent the Superintendent of the Ministry to 'Ain ul-mulk with orders from the Ishrāf office. The order of dismissal was delivered to 'Ain ul-mulk and he was

the details of income and a brief account of expenditure to the Ishrāf office ; details of expenditure and a summary of income to the Istifā' office ; details of both income and expenditure should be sent to the office of the Diwān-i-Wizārat. From that time (upto this day) this order of Sultān Firūz issued to the Ministry, (has remained in force) while before that time under the former Sultāns, the officers used to send detailed description (both of income and expenditure) to all the offices. The contention of the two parties reached such a height that often, in the course of conversation, Khān-i-Jahān would openly use harsh language in the face of 'Ain ul-mulk who also replied in a similar strain, without observing the slightest delicacy.

"It has been related to the writer ('Afif) that once Sultān Firūz went out of Delhi on a hunting expedition, accompanied by Khān-i-Jahān Maqbūl and the impertinent 'Ain ul-mulk. The Emperor had encamped on the way. At mid-day 'Ain ul-mulk suddenly rode out from his tent. On reaching in front of the entrance of Khān-i-Jahān's tent (by mistake), he alighted from his horse and entered it. The Khān's attendants informed Khān-i-Jahān of 'Ain ul-mulk's arrival, but before he could come out of his tent to receive the Malik, one of 'Ain ul-mulk's companions pointed out that the camp they had entered was Khān-i-Jahān's. 'Ain ul-mulk thereupon reprimanded his men and said, 'O absent-minded fellows ! why did you not tell me this when I had alighted before the Minister's camp ?' Saying this the Malik turned back without meeting Khān-i-Jahān and proceeded to the royal camp to see the Sultān. When Khān-i-Jahān learnt that 'Ain ul-mulk had returned without seeing him and had gone to the royal camp, he also rode to see the Sultān and complained of the Malik's discourtesy. Firūz Shāh called 'Ain ul-mulk and smilingly addressed him thus : 'Khawājah 'Ain ud-dīn, what was the reason of your entering Khān-i-Jahān's camp, and then returning without seeing him ? You ought to have met him at least.' 'Ain ul-mulk replied : 'This servant had not intended to go to Khān-i-Jahān's camp. I was coming to the royal camp but alighted at Khān-i-Jahān's tent by mistake. This error was due to the fact that there was apparently nothing to distinguish between the two camps. The King has the red tent, and the Minister has also the red tent ; the King has the reception-tent, the court tent and the

recognition of Māhrū's administrative ability and the complete confidence in which he was held. He, however, soon came in conflict over the question of jurisdiction of the Mushrif and the Mustaufi<sup>16</sup> with Khān-Jahān.<sup>17</sup> The following account of the conflict and the way it was resolved throws interesting light on the working of the different departments of state. Firūz, ever anxious to prevent unseemly quarrel between two of his officers, solved the difficulty by transferring Māhrū from Delhi to Multān as its governor. The special favour shown to him, and an unusual one, was the release from the usual obligation of a provincial officer to get his accounts audited by the Central Revenue Ministry. 'Afif's account is given below in extenso :

"On receiving the office of Ashrāf-i-Mamālik in Firūz Shāh's reign" writes 'Afif, " 'Ain ul-mulk occupied his seat in the Ministry, and began discharging his duties with great zeal, checking the account of the maqṭa's. But, under Divine's will, differences arose between him and Khān-i-Jahān, the Minister, several times. Due to the immense bitterness that existed between them, they passed sarcastic remarks against each other. Their quarrel reached such a great pitch that while they occupied their seats of office in front of the door of the palace, they freely indulged in raillery and exchanged insolent remarks ; their altercations exceeded all bounds. One day, while discussing the duties of the Ashrāf, the Minister said to 'Ain ul-mulk, 'What has the Mushrif got to do with the register of expenditure, that he should take it into his head to demand those details from the maqṭa's? The Mushrif is in charge of the income. The duty of the verification of expenditure appertains to the Mustaufi.' 'Ain ul-mulk retorted : 'What concern has the Mustaufi with the detailed register of income?' Both went, discussing and exchanging abusive language, before the Sultān to get a ruling from him regarding the respective duties of the Mushrif and the Mustaufi. Sultān Firūz thereupon ordered to the effect that the maqṭa's and other officers of the empire should be instructed to furnish

---

16. For a detailed account of the functions of Mushrif and Mustaufi, see *Dastūr ul-albāb fī 'Ilm ul-hisāb*.

English translation by Sh. 'Abdur Rashīd, *Medieval India Quarterly*, 'Aligarh, Vol. No. 3-4, pp. 85-87.

17. For Khān-i-Jahān, see 'Afif, pp. 394-422. Khān-i-Jahān died in 770 A.H. (1368 A. C.)

Ghiyāṣ ud-dīn Tughluq on his accession continued him in his service.<sup>12</sup> We do not hear of 'Ain ul-mulk being assigned any important charge by Ghiyāṣ ud-dīn. This was probably due to the fact that 'Ain ul-mulk had cautiously kept out of the conflict which won for Ghiyāṣ the crown of Delhi and there may have been some lurking suspicion against him. He was too important to be ignored but too slippery to be trusted. In the following reign, the sobriquet Māhrū is suffixed for the first time to 'Ain ul-mulk's name by Baranī.<sup>13</sup> We find 'Ain ul-mulk as the governor of Oudh and Zafarābād in the reign of Moḥammad bin Tughluq. It is not clear as to when and by whom this assignment was given to him. It is quite probable that he might have obtained this assignment in the reign of Ghiyāṣ ud-dīn who may have later changed his mind, and Moḥammad bin Tughluq simply confirmed it. 'Ain ul-mulk appears to have repaired to Oudh with his brothers and kinsmen and by his firm but benevolent administration won over the confidence of his subjects whom Moḥammad bin Tughluq, by his harshness and wilfulness, had started alienating. Rebellions had already started breaking out in different parts of the empire. The revolt of Nizām Miān at Karra (1338—39) was put down by 'Ain ul-mulk when disconcerting news arrived in the capital of disturbances in the Deccan. Moḥammad bin Tughluq decided to send 'Ain ul-mulk there. This may have been due either to the recognition of 'Ain ul-mulk's ability to tackle the rebels or to remove him from his present charge where he had won considerable popularity and thus render him incapable of harm. It was this suspicion of the Sultān's intentions that made Māhrū go into open rebellion (1340). He was, however, defeated and unexpectedly pardoned and restored to favour by Muḥammad bin Tughluq.<sup>14</sup>

Firūz Shāh on his accession appointed Māhrū as Mushrif-i-Mamālik in 1352 A.C.<sup>15</sup> This was an important post and a befitting

---

12. The name of 'Ain ul-mulk appears in the list of officers of Ghiyāṣ ud-dīn. He is not mentioned as "Māhrū", but this was probably due to the carelessness of the scribe. Baranī, p. 424.

13. *Ibid.* p. 454.

14. For a more detailed account of 'Ain ul-mulk's rebellion, the only time that he rebelled against his sovereign, see Baranī, p. 491 ; 'Afif, pp. 406-7.

Ibn Battutah, pp. 105—09. Gaekwad Grental Series, Baroda ;

'Iṣāmī. pp. 472—76

15. Yahyā, p. 124.

Khān, probably the brother of 'Alā' ud-dīn Khaljī.<sup>5</sup> Ziā' ud-dīn Baranī includes his name for the first time among the leading officers of 'Alā' ud-dīn's time,<sup>6</sup> and Baranī later speaks of him as one of the principal notables of the time during the reign of Quṭb ud-dīn Mubārak Shāh,<sup>7</sup> and an Āṣif (wazīr of Sulaimān) and Buzurgimihr (wazīr of Khusrau Naushīrwān) of the age. Māhrū was held in high esteem by that shrewd ruler 'Alā' ud-dīn who consulted him about the causes of rebellions during the early years of his reign and the means of suppressing them. 'Alā' ud-dīn appointed him as the governor of Dhar and Ujjain.<sup>8</sup> When rebellion broke out in Gujarāt soon after the accession of Quṭb ud-dīn Mubārak Shāh, the latter commissioned 'Ain-ul-mulk to suppress the rebellion and restore order there. Baranī speaks of him as one who was wise in counsel, much travelled, of ripe experience and highly esteemed for his sagacity and successful tackling of difficult problems.<sup>9</sup>

'Ain ul-mulk was again selected as Viceroy of Deogir when Malik Yak Lakhī revolted there. 'Ain ul-mulk with his characteristic energy and resourcefulness succeeded in restoring order in Deogir and eradicating dissentient elements.<sup>10</sup> When Khusrau Khān proclaimed himself king by assassinating Quṭb ud-dīn Mubārak Shāh, he honoured 'Ain ul-mulk, who was then in the capital, with the title of 'Ālam Khān.<sup>11</sup>

was a Tājik is acknowledged by him in one of his letters thus :

با آن که مرتبه و جاه بهرام موفوره پادشاه جهان پناه بدان  
 مشابه است که هیچ تاجیکی را نه ، اما از منال و مال  
 ازدیادی نیست مگر ملامت ایام و عداوت حساد نا تمام :  
 ان العرائن تلقاها محسدة ولاترى للثام الناس حساداً  
 (Text. p. 80.)

5. Yahyā bin Aḥmad Sirhindī, Tārīkh-i-Mubārak Shāhī, A. S. B., Calcutta, 1931, pp. 77—78 ; 87 f. n. Shihāb is prefixed to his name and there is no doubt that the person is Māhrū. *Ibid.* 87 f. n.

6. Ziā' ud-dīn Baranī, Tārīkh-i-Fīrūz Shāhī, Bibliotheca Indica, Calcutta, p. 241.

7. *Ibid.* p. 396.

8. *Ibid.* p. 323.

9. *Ibid.* p. 388.

10. *Ibid.* pp. 397—98.

11. *Ibid.* p. 410.

## INTRODUCTION

Inshā'-i-Māhrū or, Tarassul-i-'Ain ul-mulk as more correctly described by Shams-i-Sirāj 'Afif,<sup>1</sup> is a collection of letters written by 'Ain ud-din 'Abdullah Māhrū, a distinguished officer of the time of the Khaljis and the Tughluqs. These letters according to the author himself had been written on different occasions over a number of years to high placed government officials, Muslim divines, literary men, local chiefs, personal friends and his own relations. Some of these letters were written on behalf of the government in his official capacity and some are purely personal letters. The collection is not merely a book on "inshā'" giving specimens of epistolary style written to fictitious persons but "true copies"<sup>2</sup> of original correspondence. In the opening paragraph, the author who abruptly and briefly introduces himself simply as Māhrū states that he had been writing letters for sometime and these letters were so liked and commended by some of his friends that they wanted copies of these letters to preserve as elegant models of epistolary branch of literature so highly prized and so carefully cultivated all over the Muslim world in polite society. The demand of his friends was so insistent that he decided to collect these letters which had been scattered during the passage of time and put them in the present collection.<sup>3</sup>

### The Author :

Māhrū is variously referred to by contemporary historians as 'Ain-ul-mulk Multānī, 'Ain ul-mulk Māhrū or by himself as simply Māhrū. We have no information about his early life or his ancestral home. He is known as Multānī either because his family hailed from Multān and he was born and bred there or because of his association with that region.<sup>4</sup> He appears to have served for sometime as Dabīr to Ulugh

---

1. Shams-i-Sirāj 'Afif, *Tārīkh-i-Firūz Shāhī*, Bibliotheca Indica, p. 408.

2. W. Ivanow, *Letters of Māhrū*. *Journal of the Royal Asiatic Society*, October 1922, pp. 579—80.

3. *Inshā'-i-Māhrū*, Text, p. 1.

4. For further information see my article, "Inshā'-i-Māhrū" published in the *Journal of the Research Society of Pakistan*, Vol. I, No. II, pp. 79—109. That he





## PREFACE

I obtained a transcribed copy of the Inshā'-i-Māhrū about twenty five years back from Calcutta, but for various reasons could not publish the Inshā' earlier. It was at the insistence of the talented scholar-administrator Dr. S.M. Ikrām and Pīrzāda Ḥusām ud-dīn Ṣāhib that I finally decided to publish the text. I am most grateful to them for all the kindness and courtesy I have received from them.

Dr. Muḥammad Bashīr Ḥusain was of considerable assistance to me in revising the text and reading the proofs. Mr. Rafīque Afzal was kind enough to see the book through the press at all stages.

The summary of the letters in the Inshā' is based on the analysis made of them by Dr. Rīāz ul-Islām who prepared it at my request when he was working on his Doctoral Thesis under me at the 'Aligarh Muslim University. I gratefully acknowledge his assistance to me.

3/F-4, Samanābād,  
Lahore.  
October, 1965.

Sh. 'Abdur Rashīd

**Publication of the Research Society of Pakistan**

*No. 1.*

*(All rights reserved)*

First Impression : October, 1965.

Price : Rs. 15.00

Printed at  
The Sunbeam Commercial Art Press, 41-Chamberlain Road, Lahore.

# INSHĀ'-I-MĀHRŪ

(Letters of 'Ain ud-Din 'Ain ul-Mulk  
Abdullah bin MAHRU)

EDITED BY

**Prof. Sh. 'ABDUR RASHID**

*Head of the Department of History,  
University of the Panjab, Lahore.*

---

ASSISTED BY

**Dr. MUHAMMAD BASHIR HUSAIN**

*M.A. (Pers.), M.A. (Urdu) Pb. Lhr., Ph.D. (Tehran)*

**Research Society of Pakistan,**

*University of the Panjab,*

**LAHORE.**